الأدبُ خيرٌ من الذهب

عِقد اللآلی

سَر کتابُ القلیوبی

۱۳۹۷ھ

تالیفِ

ابو طاہر محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ

خادم مدرسہ حسینیہ دار العلوم

توا کھالی

میر محمد کتب خانہ

آرام باغ، کراچی

الأدبُ خيرٌ من الذهب

عقد اللآلی

شرح

کتاب القلیوبی

۱۳۹۷ھ

تالیف

ابو طاہر محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ
خادم مدرسہ حسینیہ دار العلوم
نواکھالی

میر محمد کتب خانہ
آرام باغ، کراچی

مقدمہ

ادب کی تاریخ

ادب کی ابتدائی تاریخ اور آغاز کے بارے میں ایسی کوئی نص صریح نہیں ہے جو اس کلمے کی تاریخی حیثیت سے بحث کرے۔ نہ سامی زبانوں میں اس کی ابتدا کا سراغ ملتا ہے نہ عربوں کی جاہلی شاعری میں۔ ہاں عہد جاہلی کی تاریخوں میں کچھ حوال ایسے ملتے ہیں جن سے اس سلسلے میں مدد ملتی ہے۔

بعض محققین کا خیال ہے کہ عربی اور دوسری سامی زبانوں میں سمیریوں کی زبان سے جو قدیم زمانہ میں جنوبی عراق میں آباد تھے ان سے کلدانیوں نے اس لفظ کو اڑا لیا۔ سمیریوں کے یہاں اس لفظ کے معنی انسان تھے۔ سامی زبانوں میں یہ لفظ ادب سے ادم اور ادم سے آدم ہو گیا لیکن عربوں نے اس لفظ کو اپنی اصلی حالت میں محفوظ رکھا۔ انہوں نے اس لفظ کو آدمیت یا انسانیت کے معنی میں استعمال کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال صحابہؓ سے عربی زبان میں لفظ ادب کے وجود کی تائید ہوتی ہے۔ حدیث مشہور ہے ادبنی ربی فاحسن تادیبی۔ میرے پروردگار نے میری تربیت کی اور خوبی سے کی۔ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان ہذا القرآن مادبۃ اللہ فی الارض فتعلموا من مادبتہ "بیشک قرآن اس دنیا میں ایک خوان الہی ہے پس اس سے تم استفادہ کرو۔ ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لفظ عہد رسالت عہد صحابہ اور خود ایام جاہلیت میں جانا پہچانا تھا۔ بنی امیہ کے زمانہ سے لفظ ادب کی اصل تاریخ شروع ہوتی ہے۔ ان کے عہد میں یہ لفظ رائج اور شائع ہوا۔ اسی زمانہ سے اس لفظ کا استعمال سب سے پہلے تعلیم و تربیت کے معنی میں ہوا۔ رفتہ رفتہ ان ناموں نے اصطلاحی شکل اختیار کر لی۔ اور علوم ادب تعلیمی میں داخل ہو گئے۔ ادب تعلیمی کا مفہوم وسیع ہو گیا۔ لفظ ادب کا اطلاق نظم و نثر، انساب، اخبار، لغت، نحو اور صرف پر ہونے لگا۔ صاحب لسان العرب نے مادہ ادب سے بحث کرتے ہوئے لکھا کہ ادب دو چیزوں کا نام ہے۔ ایک تہذیب نفسی اور دوسرے تعلیم نظم و نثر۔ بنی امیہ ہی کے زمانہ سے ادیب اور شاعر کے درمیان فرق قائم ہوا۔ جس شخص پر ادب اور اسکی تعلیم کا غلبہ ہوتا تھا اس کو ادیب کہتے تھے اور جس کا رجحان شاعری کی طرف ہوتا تھا وہ شاعر کہلاتا تھا۔

ادب کی لغوی تحقیق

ادب کے لغوی معنی بلانا ہے۔ وہ کھانا جس کی طرف لوگوں کو بلایا جاتا ہے اسکو مدعاۃ اور مادبۃ کہا جاتا ہے۔ وہ لٹریچر جس سے ادیب متادب ہوتا ہے اس کو ادب سلئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو بھلائیوں کی طرف بلاتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے۔ الادب (متحرک الاوسط) کے معنی لطافت طبع اور خوش اطواری کے ہیں۔ ادبہ یعنی علمہ (سکھایا) تادب بمعنی تعلم یعنی سیکھا۔ الادب (بفتح ہمزہ۔ سکون غین) کے معنی تعجب کے ہیں جیساکہ الادبۃ (بضم ہمزہ) کے معنی تعجب اور خود پسندیگی کے ہیں۔

ادب کی اصطلاحی تعریف

ادب چند ایسے علوم کے مجموعہ کا نام ہے جنکے ذریعہ کلام عرب میں ہر قسم کی کتابی اور خطابی غلطیوں سے محفوظ رہنے کا ملکہ حاصل ہوسکے۔

علم ادب کا موضوع

ہر علم کا ایک موضوع ہوتا ہے جس میں اسکے عوارض ذاتیہ کے سلب و ثبوت سے بحث کیجاتی ہے جیسے علم طب کا موضوع جسم انسانی ہے۔ اس حیثیت سے کہ امراض جسم انسانی کو لاحق ہوتی ہیں اور علاج کے ذریعہ ان کا تدارک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے کہ علم نحو میں کلمہ اور کلام کے ان عوارض اور احوال سے بحث کیجاتی ہے جو ان کو معرب اور مبنی ہونیکی حیثیت سے پیش آتے ہیں۔ لیکن علم ادب کا کوئی مستقل موضوع نہیں ہے کیونکہ اسکے بارہ اجزاء ہیں۔ جن میں سے آٹھ اصول اور چار فروع ہیں۔

اصول علم اللغۃ، علم الصرف، علم الاشتقاق، علم النحو، علم المعانی، علم البیان، علم العروض اور علم القوافی۔

فروع علم رسم الخط، علم قرض الشعر، علم الانشاء، علم المحاضرات۔ پس ان علوم دوازدگانہ میں سے ہر ہر فن کا موضوع گویا کہ علم ادب کا موضوع ہے

علم ادب کی غرض منظوم اور منثور کے دونوں فنون میں جودت اور مہارت پیدا کرنا علم ادب کی غرض ہے

علم ادب کی اہمیت علوم عربیہ میں علم ادب کا جو مقام ہے وہ علوم دینیہ کے ماسوا کسی علم کو حاصل نہیں۔ اس واسطے کہ کلام الٰہی اور اس کی تفسیریں اور احادیث نبویہ اور ان کے شروحات اور فقہ و عقائد کی بیشتر کتابیں عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے ان پر آگاہی کا وسیلہ عربی علم ادب ہے۔ سو انسان جسقدر علم ادب میں ماہر ہوگا اتنا ہی وہ وجوہ اعجاز کے ادراک اور علوم دینیہ کی سمجھ میں بہرہ مند ہوگا۔ حضرت امیر المومنین سیدنا عمر رضؓ کا ارشاد گرامی ہے۔ علیکم بدیوانکم شعر الجاہلیۃ لا تضلوا فان فیہ تفسیر کتابکم و معانی کلامکم یعنی اپنے اوپر جاہلی اشعار لازم کرلو بھٹکو گے نہیں کیونکہ اسمیں تمہاری کتاب کی تفسیر اور تمہارے کلام کے معانی ہیں۔
بنا بریں تشنگان علوم دینیہ پر ضروری ہے کہ وہ پوری توجہ اور کامل انہماک کیساتھ ادب عربی کی کتابوں کو مطالعہ کرتے ہوئے کتب ادب و دروز اس کی تحصیل میں لگے رہیں۔

ادب کی شرافت : قرآنی آیات اور اسکی فوقیت کی بین دلیل ہے ارشاد باری تعالیٰ لسان الذی یلحدون الیہ اعجمی و ہذا لسان عربی مبین۔ اسی طرح باری تعالیٰ کا قول انا انزلناہ قرآنا عربیا وغیر ذالک من الآیات۔ حضرت ابن عباس رضؓ کی روایت ہے کہ سید کونین ؐ نے فرمایا ہے۔ احبوا العرب لثلاث۔ لانی عربی والقرآن عربی ولسان اہل الجنۃ عربی۔ یعنی تین باتوں کی وجہ سے عربوں کو محبت کرو۔ کیونکہ میں عربی ہوں اور قرآن کی زبان عربی ہے اور بہشتیوں کی گفتگو عربی میں ہوگی۔ حضرت عمر رضؓ کی ایک روایت میں ہے کہ عربی سیکھو کیونکہ اسکا لگاؤ تمہارے دین سے ہے۔ اکثم بن صیفی نے فرمایا ہے کہ انسان بغیر ادب کے ایسا ہے کہ اسکے پاس ہتھیار نہ ہو، یا جسم بلا روح۔ وقال الشاعر ؎ لکل شیئ زینۃ فی الوریٰ، وزینۃ المرء تمام الادب — قد یشرف المرء بآدابہ ؛ فینا وان کان وضیع النسب۔ یعنی مخلوق میں ہر چیز کے لیے ایک زینت ہے۔ اور انسان کی زینت کمال ادب ہے۔ آدمی اپنی آداب کے سبب ہمارے درمیان ذی شرف ہوجاتا ہے۔ اگرچہ معمولی نسبت والا ہو۔

سوانح مصنف آپ کا نام احمد بن احمد بن سلامہ کنیت ابو العباس اور لقب شہاب الدین ہے، اہل قلیوب سے تعلق ہونے کی وجہ سے قلیوبی کہلاتے ہیں۔ بہترین فقیہ اور لائق ادیب تھے یکتائے زمانہ اور یگانۂ روزگار تھے۔ اپنے تمام معصروں میں بے مثل تھے۔ آپ کی متعدد تصانیف ہیں مثلاً رسالہ قلیوبی ادب میں۔ تحفۃ الراغب اہل بیت کے تذکرہ میں، رسالہ مکہ و مدینہ اور بیت المقدس کے فضائل میں۔ اوراق لطیفہ، جامع صغیر سیوطی پر تعلیق ہے جسمیں حسن، ضعیف اور صحیح روایات کی نشاندہی کی ہے۔ کتاب الہدایۃ من الضلالۃ فی معرفۃ الوقت والقبلۃ من غیر آلہ وغیرہ۔ آپنے ۱۰۶۹ھ مطابق ۱۶۵۹ء میں وفات پائی۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

غرض شارح زیر نظر کتاب قلیوبی جو ادب عربی کی تعلیم کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ مصنف علام نے اسمیں یہ کوشش کی ہے کہ اسکے ذریعے طلباء میں اسلامی غیرت و حمیت، علو ہمت، اخلاق کی درستی، ادبی دلچسپی اور علوم عربیہ کی قوت و استعداد پیدا کیجائے۔ نیز مضامین ایسے شگفتہ ہوں کہ ان کو محبت کیساتھ یاد کرنے میں طلباء کے اذہان کو نہ تعب ہو اور نہ تشویش۔ غرضیکہ عربی ادب کا یہ بہترین گلدستہ اور ادیب وقت کے حسن انتخاب کا بے بہا نمونہ ہے یہ مقبول عام کتاب اپنی جامعیت اور افادیت کی بنا پر صدیوں سے مدارس عربیہ اسلامیہ میں داخل نصاب ہے — چونکہ اردو زبان میں اسکی کوئی شرح نظر سے نہیں گذری اسلئے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اردو میں اس کی ایک شرح لکھ دی جائے جسمیں توضیح مطلب کیساتھ ساتھ ادبی تحقیق اور نحوی ترکیب کا بالخصوص لحاظ رکھا جائے لیکن بندہ ظلوم و جہول کے لئے اپنی تہی مائیگی اور عدیم الفرصتی ہمیشہ مانع رہی تاہم بعض محترم اعزہ و احباب کی ہمت افزائی سے توکلاً علی اللّٰہ کام شروع کردیا گیا۔ یہاں تک کہ مورخہ ۶ رجب ۱۳۹۷ھ یوم سہ شنبہ کو فجر کے بعد اس اہم امر سے فراغت ملی لہذا اسکا نام "عقد اللآلی شرح کتاب القلیوبی" رکھا گیا اور یہی تاریخی نام بھی ہے۔ کیونکہ تعدادی ابجد کے اس کا مجموعہ ۱۳۹۷ ہے۔
وہ قادر مطلق کبھی ذرہ حقیر سے بھی کام لے لیتا ہے ورنہ یہ تو اپنے بس کا کام نہیں ہے لہذا ارباب علم و ادب کی خدمت بابرکت میں انتہائی لجاجت سے عرض ہے کہ اگر کہیں غلطی نظر آجائے تو خیرخواہانہ طور سے خاکسار کو مطلع کیا جائے۔ انشاء اللّٰہ تعالیٰ آئندہ ایڈیشن میں اس کی تصحیح کردی جائے گی۔ فقط

ابو طاہر محمد عبد اللّٰہ تبسم
خادم الطلبہ بدار العلوم الحسینیہ - نواکھالی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ :- میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے۔

حرف بار کے بہت سے معانی ہیں۔ الصاق، استعانت، مصاحبت، سببیت، بدل، مقابلہ، تبعیض، قسم، تاکید اور تعدیہ وغیرہ اور یہاں استعانت اور الصاق دونوں کے لئے ہو سکتا ہے۔ لیکن استعانت سے الصاق زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ استعانت کی صورت میں لفظ بسم اللہ آلہ بنے گا جیسے کتبت بالقلم میں قلم کتابت کیلئے آلہ بنتا ہے۔ اور آلہ مقصود بالذات نہیں ہوتا ہے۔ **قولہ** اسم۔ بصریین کے نزدیک اصل میں سُمُوٌّ تھا۔ بقول بعض بضم اوّل وثانی وتشدید ثالث۔ اور بقول بعض بکسر اول وسکون ثانی ہے۔ بمعنی رفعت۔ واو کو خلاف قیاس نسیاً منسیاً حذف کر دیا اور پھر سین کو ساکن کرکے اس کے عوض میں ہمزۂ وصل مکسور لے آئے اِسْمٌ ہوا۔ اور کوفیین کے نزدیک یہ اصل میں وِسْمٌ تھا۔ بمعنی علامت۔ واو مکسور ہمزہ سے بدل گئی جیسے اشاح کہ اصل میں وشاح تھا بس اسم ہو گیا۔ بہر صورت بسم اللہ میں اس کا ہمزہ کثرت استعمال کیوجہ سے کتابت اور تلفظ میں گر جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کے عوض میں بار کو طویل لکھتے ہیں۔ **قولہ** اللہ۔ لغۃً بمعنی معبود برحق اور اصطلاح میں اس ذات واجب الوجود کا نام ہے جو تمام صفات کمالیہ کا مستجمع ہے۔ پھر اس کی لغت میں اختلاف ہے۔ ابو زید بلخیؒ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ سریانی یا عبرانی ہے۔ اور جمہور علماء فرماتے ہیں کہ یہ لفظ عربی ہے اور یہی مذہب حق ہے۔ پھر عربی کہنے والوں میں اختلاف ہے کہ یہ لفظ جامد ہے یا مشتق۔ سو قاضی بیضاوی اور دوسرے محققین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ صفت مشتق ہے۔ اور سیبویہ، خلیل اور علامہ زمخشری وغیرہ محققین فرماتے ہیں کہ یہ لفظ جامد ہے علم ہے اور مشتق نہیں ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ باری تعالیٰ کی ذات میں جس طرح کوئی تغیر وتبدل نہیں ہے اسی طرح اس کے اسم ذات میں بھی کوئی تغیر وتبدل نہیں ہونا چاہئے اور جو لوگ اس کو مشتق مانتے ہیں ان میں پھر اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ لفظ اصل میں "اِلٰہٌ" تھا بر وزن فعال بکسر فار بمعنی مَألوہ یعنی پرستیدہ۔ ہمزہ کو حذف کرکے اس کے عوض میں الف ولام لایا گیا پس لفظ اَللّٰہ ہو گیا۔ بعض نے کہا کہ اصل میں "اَلْاِلٰہ" تھا۔ ہمزہ کو بقاعدۂ یَسَلُ حذف کر دیا پھر پہلے لام کو ساکن کرکے دوسرے لام میں ادغام کر دیا لفظ اَللّٰہ ہو گیا۔ پھر اس کے اشتقاق کی نسبت کہا گیا کہ یہ لفظ اَلَہَ یَاْلَہُ اِلَاہَۃً۔ اُلُوہَۃً (باب فتح) بمعنی پوجنا سے مشتق ہے۔ اور بعض نے کہا کہ اَلِہَ یَاْلَہُ اَلَہاً (باب سمع) بمعنی ڈرنا، متحیر ہونا سے مشتق ہے۔ یا اٰلَہَ یُؤْلِہُ ایلاھاً (باب افعال) بمعنی پناہ دینا سے مشتق ہے اَلرحمٰن الرحیم۔ یہ دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں۔ اور رحمۃٌ سے مشتق ہے۔ جیسے ندم سے ندمان اور ندیم۔ اور رحمت کے لغوی معنی رقّت قلب کے ہیں۔ قاعدہ ہے کہ ممکنات کی صفات کا اطلاق جب واجب الوجود پر کیا جاتا ہے تو اس وقت غایات مراد ہوتے ہیں۔ بنا بریں یہاں رحمت سے مراد احسان ہے جو رقت قلب کا اثر اور غایت ہے۔ رحمٰن رحیم سے ابلغ ہے۔ اس لئے کہ حروف کی زیادتی معنی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔ بعض کے نزدیک دونوں صفت مشبہ ہیں۔ اور بعض کے نزدیک رحمٰن صفت مشبہ اور رحیم اسم فاعل مبالغہ ہے۔

ترکیب :- بار حرف جار اسم مضاف لفظ اَللّٰہ موصوف اور رحمٰن ورحیم دونوں صفت ہیں۔ پس موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا۔ اور مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر بار جارہ کا مجرور ہے اور جار اپنے مجرور سے مل کر اَبْتَدِءُ فعل مقدر کے متعلق ہے۔ اور ابتدأ فعل اس میں ضمیر اَنَا مستتر فاعل ہے۔ پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو گیا۔

فائدہ :- یہاں جار ومجرور کا متعلق یا تو فعل ہے یا اسم۔ ہر ایک دو قسم پر ہے۔ یا تو عام ہوگا یا خاص۔ پس یہ چار قسمیں ہوئیں پھر ہر ایک یا مقدم ہوگا یا مؤخر پس کل آٹھ قسمیں ہوئیں۔ اگر عامل اسم ہو خواہ عام ہو یا خاص۔ مقدم ہو یا مؤخر تو اس وقت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ

مطلب خیز ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ثابت ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اور رحمت کاملہ اور سلامتی نازل ہو جیو

بقیہ گزشتہ صفحہ) وہ اسم مبتدا ہوگا اور بسم اللہ الخ ثابت مقدر سے متعلق ہو کر خبر ہوگی مثلاً اسم عام مقدم جیسے ابتدائی بسم اللہ الخ اسم خاص مقدم جیسے قرأتی بسم اللہ الخ موخر جیسے بسم الخ ابتدائی اور بسم اللہ الخ قراتی اور اگر عامل فعل ہو خواہ عام ہو مقدم جیسے ابتدأ بسم الخ موخر بسم اللہ الخ ابتدأ خواہ خاص ہو مقدم جیسے اقرأ بسم اللہ الخ موخر جیسے بسم اللہ الخ اقرأ۔ ان اقسام ہشتگانہ میں سب سے اعلیٰ و عمدہ آخری قسم ہے۔ یعنی جب عامل فعل خاص ہو اور موخر ہو اس لئے کہ اس صورت میں مشرکین کے طریقے پر رد ہو جاتا ہے کیونکہ وہ ہر کام کو باسم اللات والعزیٰ شروع کیا کرتے تھے۔ پس موحدین کو لازم ہے کہ وہ اس مقام میں بلکہ ہر کام کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام حصر و اختصاص سے لیں اور یہ حصر و اختصاص اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جبکہ معمول کو اس کے عامل پر مقدم کیا جائے اور فعل خاص سے فعل کی بھی تعیین ہو جائے گی (متعلقہ صفحہ نمبر۱) تحقیقات۔ قولہ الحمد بالفتح بمعنی تعریف اس کی جمع مستعمل نہیں ہے اور محامد محمدۃ کی جمع ہے نہ کہ حمد کی۔ حمدًا و محمدًا فضیلت کی بنا پر تعریف کرنا۔ از سمع۔ اور اصطلاح میں حمد اس ثنا کو کہتے ہیں جو زبان سے جمیل اختیاری پہ تعظیم کے ارادہ سے ہو خواہ نعمت کے مقابلہ میں ہو یا بغیر نعمت کے ہو۔ اور شکر وہ ہے جو تعظیم منعم پر دلالت کرے اور نعمت کے مقابلہ میں ہو خواہ وہ زبان سے ہو یا دل سے۔ یا اعضاء و جوارح سے۔ پس حمد باعتبار مورد و محل شکر سے خاص ہے اس لئے کہ حمد کا مورد و محل صرف زبان ہے۔ اور شکر کا مورد زبان اور دل اور جوارح ہیں۔ لہٰذا شکر حمد سے عام ہے اور باعتبار متعلق حمد شکر سے عام ہے اس لئے کہ حمد نعمت اور غیر نعمت دونوں کے مقابلہ میں ہوتی ہے۔ بخلاف شکر کے کہ وہ صرف نعمت کے مقابلہ میں ہوتا ہے۔ اور مدح اس ثنا کو کہتے ہیں جو جمیل اختیاری پر ہو یا غیر اختیاری پر۔ بخلاف حمد کے کہ اسمیں محمود علیہ کا اختیاری ہونا ضروری ہے۔ اگرچہ حکماً ہی کیوں نہ ہو جیسے صفات باری تعالیٰ۔ پس حمدت زیداً علی علمہ وکرمہ کہہ سکتے ہیں۔ لیکن حمدت زیداً علی حسنہ نہیں کہہ سکتے بلکہ مدحت زیداً علی حسنہ کہیں گے۔ اسی طرح مدحت اللؤلؤ علی صفائہا، کہہ سکتے ہیں۔ حمد کا مقابل ذم، مدح کا مقابل ہجو، اور شکر کا مقابل کفران ہے اور ثنا، کا مقابل کبھی ہجو اور کبھی مدح ہوتا ہے۔ قولہ رب یہ صفت مشبہ ہے اس کی جمع ارباب ہے اور یہ چند معنی میں مستعمل ہے۔ پالنے والا، مالک وغیرہ۔ آخری معنی کے لحاظ سے بغیر اضافت استعمال نہیں کیا جاتا جیسے رب الدار، رب الفرس۔ اور اول معنی کے لحاظ سے اضافت اور بغیر اضافت دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے جیسے قولہ تعالیٰ رب غفور۔ ربکم و رب آبائکم الاولین۔ اور شیخ کے قول میں معنی اول مراد ہیں۔ بعض نے اس کو مصدر کہا ہے بمعنی پرورش کرنا۔ از باب نصر۔ لیکن اس وقت ذات باری تعالیٰ پر اس کا اطلاق بطور مبالغہ ہوگا جیسے زید عدل میں یا وہ اسم فاعل کے معنی میں ہے بمعنی پرورش کرنے والا یا وہ اسم فاعل کا مخفف ہے۔ قولہ العالمین بفتح لام یہ عالم بفتح لام کی جمع ہے بمعنی جہان۔ یہ اسم آلہ معنوی ہے کیونکہ بعض محققین کے نزدیک فاعل بفتح عین ایک وزن ہے جو کہ اسم آلہ کے معنی کا فائدہ دیتا ہے جیسے خاتم بمعنی ما یختم بہ پس عالم بمعنی ما یعلم بہ الشئ یعنی وہ چیز جس سے دوسری چیز معلوم ہو۔ لیکن بعد میں اس کا استعمال اس چیز میں غالب ہو گیا ہے۔ جس سے صانع معلوم ہو۔ اور وہ ماسوائے اللہ تعالیٰ ہے۔ پس عالم عرف میں جمیع ماسوائے اللہ تعالیٰ کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع عالمون وعالمین اور عوالم ہیں۔ اور یہ باب سمع سے ہے مصدر علم بمعنی حقیقت علم کو پالینا۔ جاننا۔ قولہ الصلوۃ بمعنی رحمت کاملہ اور بعض کے نزدیک مشترک لفظی ہے یعنی جبکہ اس کی نسبت خدائے تعالیٰ کی طرف ہو تو مراد رحمت ہے۔ اور جب ملائکہ کیطرف ہو تو مراد استغفار ہے۔ اور جب مومنین کیطرف ہو تو مراد دعا ہے۔ اور جب طیور و ہوام کیطرف ہو تو مراد تسبیح اس کی جمع صلوات ہے۔ صلاۃ از تفعیل بمعنی دعا کرنا، نماز پڑھنا۔ ناقص واوی صلیًا و صلیًا از سمع بمعنی آگ کی گرمی برداشت کرنا، آگ میں جلنا، ناقص یائی۔ قولہ سلام بمعنی تحیت و سلامتی۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک ہے۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔

ترکیب۔ الحمد مبتدا لام جارہ لفظ اللہ موصوف رب العالمین مضاف مضاف الیہ صفت موصوف باصفت مجرور جار با مجرور ثابت مقدر سے متعلق ہو کر خبر ہوئی پس مبتدا خبر جملہ اسمیہ ہوا

علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فہذہ حکایات غریبۃ جمعہا شیخنا

مطلب خیز ترجمہ :۔ ہمارے سردار پر جن کا مبارک نام محمدؐ ہے اور ان کے تمام آل اور اصحاب پر۔ اما بعد۔ یہ ایسی انوکھی حکایتیں ہیں جن کو ہمارے بزرگ
تحقیقات : قولہ سید بمعنی سردار اس کی جمع سادۃ اور سیائد ہیں اور سائد بمعنی سید جمع سادۃ جمع الجمع سادات ہیں سودًا وسیادۃ وسیدودۃ از نصر بمعنی شریف ہونا، سردار ہونا اور بزرگ ہونا اجوف واوی۔ سید اصل میں سیوِد تھا مری کے قاعدہ سے واؤ کو یاء کر کے یاء کو یاء میں ادغام کر دیا۔ قولہ آل۔ یہ اسم جمع ہے بمعنی اولاد۔ اس کا اطلاق صرف اشراف میں ہوتا ہے۔ خواہ شرافت دینی ہو خواہ دنیوی جیسے آل نبیؐ آل فرعون۔ اور آل الحجام وآل الاسکاف نہیں کہا جاتا ہے۔ بخلاف اہل کے کہ وہ عام ہے اشراف اور ارذال دونوں میں اس کا استعمال ہوتا ہے جیسے اہل السلطان واہل الحجام دونوں بولے جاتے ہیں۔ آہل کی جمع اہالی واہال واہلات واہلون واہلین آتی ہیں۔ پھر آل اصل میں اہل تھا کیونکہ اس کی تصغیر اُہیل آتی ہے۔ ہاء اور ہمزہ حرف حلق میں ہونے کی وجہ سے ہاء کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اس کے بعد ہمزہ کو بقاعدہ آمن الف سے بدل لیا پھر آل ہو گیا۔ اور کسائی کے نزدیک اس کی اصل اَوَلٌ تھی۔ کیونکہ اس کی تصغیر اُوَیلٌ آتی ہے۔ پس واو کو الف سے دیا۔ قولہ صحب۔ یہ صاحب بمعنی دوست، ساتھی کی جمع ہے۔ صُحبۃ وصِحاب وصحبان وصِحابۃ وصَحابۃ اس کی جمع آتی ہیں اصحاب صحب کی جمع ہے اور صاحب کی جمع الجمع ہے اور اصاحیب اصحاب کی جمع ہے۔ اور اصحاب وہ لوگ ہیں جنہوں نے ایمان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی اور موت تک ایمان پہ قائم رہیں۔ قولہ اما۔ یہ حرف شرط و تاکید ہے۔ اما الذین آمنوا فیعلمون انہ الحق۔ وحرف تفصیل۔ اما زید فرنج۔ جواب اما میں فاء واجب ہے۔ وحرف استیناف۔ اور ابتدائے کلام کیلئے ہے۔ **قولہ بعد** یہ ظرف زمان ہے۔ اس کی تین حالتیں ہیں۔ دو حالت میں معرب ہے اور ایک حالت میں مبنی ہے۔ کیونکہ اس کا مضاف الیہ مذکور ہوگا یا محذوف۔ پھر اگر محذوف ہو تو دو حال سے خالی نہیں۔ یا نسیًا منسیًا محذوف ہوگا۔ یا محذوف منوی۔ یعنی نیت میں باقی رہے گا اگرچہ لفظًا محذوف ہو اور اس آخری صورت میں ضمہ پر مبنی ہوگا۔ اور پہلی دونوں صورتوں میں معرب ہوگا۔ قولہ ھذہٖ۔ یہ اسم اشارہ مونث کیلئے موضوع ہے اور مشار الیہ کتاب قلیوبی ہے۔ اور خبر چونکہ لفظ حکایات مونث ہے اس لئے اسم اشارہ مونث لایا گیا۔ قولہ حکایات۔ یہ حکایۃ بمعنی کہانی، نقل کی جمع ہے یہاں معنی ثانی مراد ہیں۔ حکایۃً از ضرب بمعنی نقل کرنا ناقص یائی۔ قولہ غریبۃ۔ بمعنی انوکھی جمع غرائب۔ غرابۃ از کرم بمعنی پوشیدہ ہونا، مخفی ہونا۔ قولہ جمع ماضی واحد مذکر غائب از فتح۔ مصدر جمعًا۔ بمعنی جمع کرنا، اکٹھا کرنا۔ قولہ الشیخ بم بڈھا جمع شیوخ واشیاخ وشِیخۃ وشیخان ومشیخۃ ومشیخۃ جمع مشائخ واشائخ اور تصغیر شُیَیخ ہے اور شیخ کا اطلاق استاد، عالم، سردار قوم اور ہر اس شخص پر ہوتا ہے جو لوگوں کے نزدیک علم، فضیلت اور مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے۔ شیخا وشیخوخۃ وشیخوخۃ از ضرب بم بڈھا ہونا اجوف یائی

ترکیب :۔ الصلوٰۃ والسلام۔ معطوف با معطوف علیہ مبتدا۔ علٰی جارہ سیدنا مرکب اضافی۔ مبدل منہ اپنے بدل لفظ محمدؐ سے مل کر معطوف علیہ ہوا۔ آلہ وصحبہ معطوف با معطوف علیہ مؤکد منہ۔ اور اجمعین تاکید۔ مؤکد منہ با تاکید معطوف ہے اور معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر مجرور ہوا۔ جار مجرور نازلتان مقدر سے متعلق ہو کر خبر ہوئی۔ پس مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو گیا۔ اما یہ استینافیہ اور ابتدائے کلام کیلئے ہے۔ بعد مضاف اپنے مضاف الیہ محذوف یعنی حمد وصلوٰۃ کے ساتھ مل کر یکن فعل محذوف سے ظرف متعلق ہے اور یکن اما کے ضمن میں ہے کیونکہ اما معنی شرط کا متضمن ہے۔ پس تقدیر عبارت اس طرح پر ہوگی۔ مہما یکن من شیئ بعد الحمد والصلوٰۃ پس من شیئ جار با مجرور یکن کا معنیً فاعل ہوا۔ اور یکن فعل اپنے فاعل اور ظرف متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوئی یا من شیئ میں من زائدہ ہے اور شیئ فاعل ہے فہذہ الخ جزاء یعنی۔ ہذہ اسم اشارہ مبتدا۔ مشار الیہ کتاب قلیوبی ہے۔ حکایات موصوف اور اس کی دو صفتیں ہیں ایک مفرد یعنی غریبۃ دوم مرکب یعنی جمعہا الخ یعنی جمع فعل با ضمیر منصوب مفعول مقدم شیخنا واستاذنا معطوف علیہ با معطوف موصوف

واستادنا الشیخ الامام العلامۃ الحبر البحر الفہامۃ شیخ الاسلام والمسلمین ووارث علوم سید المرسلین فرید عصرہ ووحید دہرہ الشیخ احمد شہاب الدین القلیوبی رحمہ اللہ تعالیٰ ونفعنا ببرکاتہ فی الدین والدنیا والاٰخرۃ۔ آمین۔

مطلب خیز ترجمہ :۔ اور ہمارے استاذ شیخ امام علامہ دانا و فہام بحر علم عقلمند اسلام اور مسلمانوں کے شیخ سید المرسلین کے علوم کے وارث، یکتائے زمانہ دیگانہ روزگار شیخ احمد شہاب الدین القلیوبی رحمہ اللہ نے جمع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکتوں سے دین اور دنیا اور آخرت میں ہم کو نفع بخشے۔ آمین

تحقیقات :۔ قولہ استاذ۔ یہ استاد کا معرب ہے۔ اس کی جمع اساتذہ ہے۔ قولہ امام۔ (مذکر و مونث) بمعنی پیشوا، جس کی اقتدا کیجائے۔ ج ائمۃ۔ اَمًّا از نصر بمعنی قصد کرنا۔ وامامۃ بمعنی امام بننا۔ مہموز فا اور مضاعف ثلاثی سے جنس مرکب ہے۔ قولہ العلامۃ یہ اسم فاعل مبالغہ ہے بمعنی زیادہ جاننے والا اسمیں تاء تانیث کیلئے نہیں ہے۔ بلکہ مبالغہ کیلئے۔ اور غیر اللہ پر اس کا اطلاق ہوتا ہے پھر بھی شائبہ تانیث کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پر بغیر تاء یعنی علام کا اطلاق ہوتا ہے قولہ الحبر۔ بمعنی نیک عالم، خوشی و نعمت، دانشمند جمع احبار و حبور مصدر حَبْرَۃً از نصر بمعنی خوش کرنا۔ و حَبْرًا و حُبُورًا از سمع بمعنی خوش ہونا۔ قولہ البحر۔ بمعنی دریا ج بحار، بحور، ابحر۔ قولہ فہامۃ یہ علامۃ کی طرح مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی زیادہ سمجھدار۔ مصدر فہم از سمع بمعنی سمجھنا۔ قولہ الاسلام۔ یہ باب افعال کا مصدر ہے۔ بمعنی مسلمان ہونا اور فرمانبرداری کرنا۔ مذہب اسلام۔ اور کبھی مسلمانوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے قولہ وارث۔ اسم فاعل از حسب بمعنی میراث پانے والا ج ورثۃ، وارثون۔ مصدر وِرْثًا وارثۃ وَرِثَۃً و تُراثًا۔ ورث بمعنی وارث ہونا۔ مثال واوی۔ قولہ مرسلین۔ مرسل اسم مفعول بمعنی بھیجا ہوا کی جمع ہے از افعال مصدر ارسال بمعنی بھیجنا۔ قولہ فرید بمعنی یکتا، ایک، چھوٹا موتی جو سونے اور بڑے موتیوں کے بیچ میں ہو ج فرائد۔ مصدر فُرُودًا از نصر و سمع و کرم بمعنی اکیلا ہونا۔ قولہ عصر بمعنی زمانہ ج اعصار، عُصور، عُصُرٌ و اَعْصُرٌ اور اعصار کی جمع اعاصر ہے۔ قولہ وحید۔ یہ صیغہ صفت ہے۔ بمعنی اکیلا، یگانہ۔ جمع وُحَدَاءُ از وَحَدَ یَحِدُ حِدَۃً وَحْدَۃً وَحْدًا و وُحُودًا و وَحَادَۃً و وُحُودَۃً۔　دحوذا ووحدۃً از ضرب بمعنی اکیلا ہونا مثال واوی۔ قولہ دَھر بمعنی زمانہ طویل، لمبی مدت۔ اور یہ عصر کا مرادف ہے ج دہور و ادہر۔ قولہ شہاب۔ آگ کی چمک ٹوٹا ہوا تارہ، تارہ، نیزہ کا پھل یہاں معنی ثالث مراد ہیں ج اشہب و شُہُبٌ و شُہْبَانٌ و شِہبانٌ۔ قولہ دین۔ مصدر ہے بمعنی مذہب حساب اسی سے ہے۔ یوم الدین ملکیت، قدرت، حکم، حالت، عادت وغیرہ۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ ج ادیان۔ اجوف یائی۔ شہاب الدین یا تو شیخ کا نام ہے یا صفت۔ قولہ قلیوبی یہ قلیوب کی طرف منسوب ہے جو کہ ایک گاؤں کا نام ہے قولہ نفع ماضی واحد مذکر غائب از فتح مصدر نفع بمعنی نفع دینا، فائدہ پہونچانا۔ قولہ برکۃ۔ زیادتی بھلائی، نیک بختی۔ ج برکات قولہ دنیا۔ بمعنی موجودہ زندگی، یہ جہان۔ ج دُنًی۔ دنیا۔ ادنی اسم تفضیل کا مونث ہے۔ یہ اگر دناءۃ سے ماخوذ ہے تو خسیس تر بنسبت آخرت ہے اور اگر دنو سے ماخوذ ہے تو قریب تر بنسبت آخرۃ کے۔ مصدر دنو از نصر بمعنی قریب ہونا۔ چونکہ دنیا آخرۃ کی نسبت قریب الفنا اور قلیل المدۃ ہے۔ اسلئے اس کو دنیا کہتے ہیں۔ ناقص واوی۔ قولہ آخرۃ۔ آخر　بمعنی پچھلی، دار البقاء۔ قولہ آمین اسم فعل بمعنی تقبل امر حاضر یعنی قبول کر

ترکیب :۔ شیخنا واستادنا معطوف علیہ با معطوف موصوف اور الشیخ سے وحید دہرہ تک آٹھ صفتیں ہیں الشیخ۔ الامام۔ العلامۃ الحبر۔ البحر۔ الفہامۃ۔ شیخ الاسلام والمسلمین ووارث علوم المرسلین (معطوف با معطوف علیہ)۔ فرید عصرہ ووحید دہرہ۔ شیخنا موصوف اپنی صفات ہشتگانہ سے ملکر مبدل منہ ہوا۔ الشیخ احمد شہاب الدین موصوف اور القلیوبی صفت ملکر بدل ہوا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر جمع کا فاعل ہوا پس فعل اپنے فاعل و مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر حکایات کی صفت ثانی ہے حکایات اپنی دونوں صفتوں سے ملکر خبر ہوئی۔ اب مبتدا اپنی خبر

حکایت ۱: حکی ان رجلاً اشتری غلاماً فقال له یا مولای ارید منک ثلاثة شروط احدها ان لا تمنعنی عن الصلوٰة اذا دخل وقتها والثانی ان تستخدمنی بالنهار

مطلب خیز ترجمہ: منقول ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا۔ غلام نے مالک سے کہا اے میرے آقا! میں آپ سے تین شرطیں چاہتا ہوں پہلی شرط یہ ہے کہ جب نماز کا وقت آجائے تو مجھے اس سے نہ روکیں۔ دوسری شرط یہ ہے کہ آپ مجھ سے دن کو خدمت لیں۔

تحقیقات: حکی ماضی مجہول واحد مذکر غائب مصدر حکایۃ از ضرب بمعنی نقل کرنا۔ ناقص یائی۔ قولہ رجل۔ بمعنی مرد اس کی جمع رجال ہے۔ قولہ اشتری۔ ماضی واحد مذکر غائب از افتعال مصدر اشتراء بمعنی خریدنا اور بیچنا۔ اور یہاں معنی اول مراد ہیں۔ یہ لفظ لغات اضداد میں سے ہے اور ناقص یائی ہے۔ قولہ غلام بمعنی سبز خط، نوجوان، مزدور، بندہ۔ یہاں آخری معنی مراد ہیں جمع غلمان وغلمۃ واغلمۃ۔ قولہ قال ماضی واحد مذکر غائب از نصر مصدر قولٌ بمعنی کہنا اس معنی میں اکثر صلہ لام آتا ہے اگر صلہ فی ہو تو تفکر کے معنی میں آتا ہے اور بصلہ علی افتراء کے معنی میں ہے اور بصلہ عن روایت کے معنی میں آتا ہے اور بصلہ باء اخذ، اشارہ اور اعتقاد کے معنی میں ہے اور اگر قال قیلولۃ سے مشتق ہو تو دوپہر کو سونے کے معنی میں ہوتا ہے از ضرب۔ اس صورت میں مادہ قیل ہے اجوف یائی اور پہلی صورت میں اجوف واوی ہے۔ قولہ مولی اس کے چند معانی ہیں۔ مالک وسردار، غلام آزاد کرنے والا، آزاد شدہ، انعام دینے والا، جس کو انعام دیا جائے، دوست، پڑوسی، مہمان، چچازاد بھائی وغیرہ۔ ج موالی۔ یہ لغات اضداد میں سے ہے۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ ارید مضارع معروف واحد متکلم از افعال مصدر ارادۃ بمعنی چاہنا۔ ارادہ کرنا۔ اور لفظ ارادۃ تعلیلاً وجنساً اقامۃ کی طرح ہے قولہ شروطٌ یہ شرط کی جمع ہے بمعنی عہد وپیمان قولہ احد بمعنی یک ج آحاد مہموز فا۔ قولہ لا تمنع مضارع منفی منصوب بان واحد مذکر حاضر از فتح مصدر منع بمعنی روکنا۔ قولہ دخل۔ ماضی معروف واحد مذکر غائب از نصر مصدر دخول بمعنی داخل ہونا، اندر آنا قولہ وقت بمعنی زمانہ ج اوقات قولہ تستخدم۔ مضارع واحد مذکر حاضر از استفعال مصدر استخدام بمعنی خدمت طلب کرنا، خاصیت طلب ماخذ ہے قولہ النھار بمعنی دن جمع قلت انھر اور جمع کثرت نُھُر بفتحتین ہے۔

ترکیب: (بقیہ گذشتہ صفحہ) سے مل کر جملہ اسمیہ ہوگیا۔ قولہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ رحم فعل ہ ضمیر مفعول لفظ اللہ ذوالحال تعالیٰ فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر حال ہے حال اور ذوالحال مل کر فاعل ہوا۔ فعل با فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ۔ نفع فعل با فاعل نا ضمیر مفعول ببرکاتہ جار با مجرور متعلق اول ہے۔ فی الدین والدنیا والآخرۃ۔ جار با مجرور متعلق ثانی۔ پس فعل اپنے فاعل ومفعول اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف اور معطوف علیہ مل کر جملہ معطوفہ معترضہ دعائیہ ہوا (متعلقہ صفحہ ھذا) حکی فعل مجہول رجلا اسم ان اشتری غلاما جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر ہے پس ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر بتاویل مفرد حکی کا نائب فاعل ہے۔ قولہ فقال یا مولای ..... ثلاثۃ شروط. فاء تعقیبیہ قال فعل ضمیر ہو مستتر اس میں فاعل۔ لہ اس کا متعلق۔ پس جملہ فعلیہ ہو کر قول ہے۔ یا مولای میں حرف ندا اپنے منادی سے مل کر ندا ہوا۔ ارید فعل ضمیر مستتر انا فاعل منک متعلق اور ثلاثۃ ممیز مضاف اپنے تمیز مضاف الیہ شروط سے مل کر ارید کا مفعول ہے۔ پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا ہوا۔ اب ندا اور جواب ندا مل کر جملہ ندائیہ ہو کر مقولہ ہوا۔ قولہ احدہا ...... اذا دخل وقتہا۔ احدہا مضاف با مضاف الیہ مبتدا ہے من الصلوٰۃ جار با مجرور لا تمنع کا متعلق ہے۔ لا تمنع فعل ضمیر مستتر انت فاعل نون وقایہ ویائے متکلم مفعول ہے اور اذا ظرفیہ اسم شرط دخل وقتہا جملہ فعلیہ کیطرف مضاف ہے مضاف با مضاف الیہ لا تمنع کا ظرف متعلق ہے پس فعل اپنے فاعل اور مفعول اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مبتدا کی خبر ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ لا تمنعنی عن الصلوٰۃ جملہ ہو کر جزا مقدم اور اذا دخل وقتہا شرط مؤخر ہو پھر جملہ شرطیہ ہو کر مبتدا کی خبر ہو۔ قولہ والثانی ..... لا تشغلنی باللیل. الثانی مبتدا تستخدم فعل

(بقیہ صفحہ آئندہ)

ولا تشغلنی باللیل والثالث ان تجعل لی بیتا لا یدخلہ احد غیری فقال لہ لک ذلک فانظر الی ھذہ البیوت فطاف بھا حتی رأی بیتا خرابا فاختارہ فقال لہ مولاہ

مطلب خیز ترجمہ:۔ اور رات کو مجھے اپنی خدمت میں مشغول نہ رکھیں۔ اور تیسری شرط یہ ہے کہ میرے لئے ایک کوٹھری مقرر کر دیجئے کہ میرے علاوہ دوسرا اسمیں داخل نہ ہو سکے۔ آقا نے کہا تیری یہ سب شرطیں منظور ہیں۔ پس ان کوٹھریوں کو دیکھ۔ غلام نے مکان کی کوٹھریوں کا چکر لگایا اور ایک ویران کوٹھری کو دیکھا اور اس کو پسند کیا۔ آقا نے کہا۔

تحقیقات:۔ قولہ لا تشغل۔ مضارع منفی معروف واحد مذکر حاضر از فتح مصدر شغل۔ بصلہ با بمعنی مشغول کرنا اور بصلہ من بمعنی اعراض کرنا۔ شیخ کے قول میں بصلہ با مستعمل ہے۔ لہٰذا معنی اول مراد ہیں۔ قولہ لیل رات (مذکر و مونث) ج لیالی۔ یار کی زیادتی کے ساتھ خلاف قیاس اور لیائل بھی کہا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ لیل واحد معنی میں جمع کے ہے اور اس کا واحد لیلۃ ہے جیسے تمر و تمرۃ اور کہا گیا ہے کہ لیل لیلۃ کی طرح ہے جیسے کہ عشی وعشیۃ مگر فرق یہ ہے کہ لیل نہار کے مقابل ہے اور لیلۃ یوم کے۔ قولہ تجعل مضارع معروف واحد مذکر حاضر از فتح مصدر جعل بمعنی بنانا، پیدا کرنا۔ قولہ بیت بمعنی گھر، مکان ج بیوت وابیات وجج بیوتات وابابیت اور بقول بعض بیوتات وابابیت اشراف کیلئے مختص ہیں تصغیر بُیَیْتٌ قولہ غیر۔ بمعنی سوائے اور دوسرا۔ ج اغیار۔ یہ لفظ اصلاً صفت کیلئے ہے لیکن کبھی استثنا کے لئے بھی آتا ہے اور بغیر اضافت کے مستعمل نہیں ہوتا ہے اور زیادتی ابہام کیوجہ سے اضافت کے باوجود ہمیشہ نکرہ رہتا ہے۔ لہٰذا احد نکرہ کی صفت واقع ہونے میں کوئی اعتراض وارد نہ ہوگا۔ قولہ انظر۔ امر واحد مذکر حاضر از نصر مصدر النَّظَرُ دیکھنا۔ بصلہ الی بمعنی غور سے دیکھنا اور بصلہ لام بمعنی شفقت کرنا، رحم کرنا اور بصلہ فی بمعنی سوچنا، فکر کرنا۔ قولہ طاف ماضی واحد مذکر غائب از نصر مصدر طوف بمعنی گھومنا، چکر لگانا۔ اجوف واوی قولہ رأی۔ ماضی واحد مذکر غائب از فتح مصدر رُؤیَۃ بمعنی دیکھنا۔ مہموز عین اور ناقص یائی سے جنس مرکب ہے۔ لِمَ۔ اذا دخل حرف الجر علی ما الاستفہامیۃ یجب حذف الالف من آخرہا۔ تا عدہ سے الف حذف ہو کر بجائے لما لِمَ ہوگیا جیسے لِمَ خلق وعَمَّ یتساءلون ولِمَ تقولون ما لا تفعلون۔ قولہ اختار ماضی واحد مذکر غائب از افتعال مصدر اختیار، چن لینا، انتخاب کرنا، ذخیرہ کرنا۔ اجوف یائی قولہ خراب۔ بمعنی ویران ج اخربۃ وخِراب۔ خرب البیت خَرَبًا وخَرَابًا۔ از سمع بمعنی اجاڑ ہونا صیغہ صفت خَرِبٌ۔

ترکیب:۔ (بقیہ گذشتہ صفحہ) اپنے فاعل ضمیر مستتر انت اور نون وقایہ ویائے متکلم مفعول بہ اور بالنہار متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہوا۔ اور لا تشغل فعل اپنے فاعل مستتر انت اور مفعول اور متعلق باللیل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہے۔ پس معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر خبر ہے۔ پس مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہوا (متعلقہ صفحہ ھذا)

قولہ الثالث۔۔۔ احد غیری۔ الثالث مبتدا۔ احد موصوف اپنی صفت غیری سے مل کر لا یدخل فعل کا فاعل ہے فعل اپنے فاعل اور مفعول ہٗ ضمیر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بیتًا کی صفت ہے۔ پس موصوف اپنی صفت سے ملکر تجعل فعل کا مفعول ہے اور لی فعل کا متعلق اور فاعل ضمیر انت مستتر ہے۔ پس فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہوئی۔ اب مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہوا۔ قولہ قال۔۔۔۔ لک ذلک قال فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر ہو اور لہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر قول ہے۔ لکَ جار با مجرور ثابت شبہ فعل محذوف سے مل کر متعلق ہو کر خبر مقدم ہے۔ اور ذلک مبتدائے مؤخر۔ پس مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ ہے قولہ فانظر فعل ضمیر مستتر انت فاعل اور الی ہذہ البیوت متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہوگیا۔ قولہ فطاف بھا۔۔۔۔۔ فاختارہ۔ طاف فعل ضمیر مستتر ہو فاعل۔ بہا متعلق اول رأی فعل با فاعل اور بیتًا موصوف اپنی صفت خرابًا سے ملکر رأی کا مفعول ہوا پس فعل با فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا فا عاطفہ اختارہ فعل اپنے ضمیر مستتر ہو فاعل ہٗ ضمیر مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہوا۔ اب معطوف علیہ اپنے معطوفہ سے مل کر حتی حرف

(بقیہ صفحہ آئندہ)

لِمَا اخترتَ الخرابَ فقال یا مولایَ اَمَا عَلِمتَ انّ الخرابَ یکون مَعَ اللہِ عِمارۃً وبستانًا فصار الغلام یأوی الیہا اللیل ففی بعض اللیالی اتخذ مولاہ مجمعا للشراب واللھو فلما انتصف اللیل وتفرق اصحابہ

مطلب خیز ترجمہ: کہ تم نے یہ ویران کوٹھری کیوں پسند کی۔ اس نے کہا اے میرے سردار! کیا آپ کو یہ معلوم نہیں کہ ویران مقام اللہ تعالیٰ (کے ذکر) سے آباد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ وہ غلام رات کو اس کوٹھری میں پناہ گزیں ہونے لگا۔ (اتفاقاً) اس کے آقا نے ایک رات شراب اور ناچ ورنگ وغیرہ کی ایک مجلس منعقد کی، جب آدھی رات ہوئی اور اس کے احباب منتشر ہو گئے

تحقیقات: قولہ عمارۃ بمعنی آبادی، جس سے مکان کی آبادی ہو۔ ج عمارات۔ قولہ بستان بمعنی باغ۔ یہ لفظ بوستان کا معرّب ہے۔ ج بساتین۔ قولہ صار یہ فعل ناقص ہے اور انتقال کیلئے موضوع ہے خواہ ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف انتقال ہو جیسے صار الطین خزفًا ای انتقل من حقیقۃ الطین الیٰ حقیقۃ الخزف۔ خواہ ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف انتقال ہو جیسے صار زید عالمًا ای انتقل من صفۃ الجہل الیٰ صفۃ العلم۔ قولہ یأوی مضارع معروف واحد مذکر غائب از ضرب مصدر اُوِیٌّ واِوَاءٌ بمعنی پناہ لینا۔ مہموز فا۔ اور لفیف مقرون سے جنس مرکب ہے۔ قولہ بعض کسی چیز کا ٹکڑا ج ابعاض۔ قولہ اتخذ ماضی واحد مذکر غائب از افتعال مصدر الاتخاذ بمعنی بنا لینا، کر لینا۔ مہموز فا۔ قولہ مجمعا اسم ظرف بمعنی جمع کرنے یا جمع ہونے کی جگہ، اکاڈمی، محفل ج مجامع از فتح مصدر جمع اکٹھا کرنا، جمع کرنا۔ قولہ شراب۔ بمعنی ہر ایک پینے کی چیز۔ اور اس کا اکثر استعمال خمر میں ہوتا ہے اور یہاں بھی یہی معنی مراد ہیں ج اشربۃ۔ قولہ لھو کھیل کود، وہ چیز جس سے انسان لذت حاصل کرے۔ لہوًا از نصر بمعنی کھیلنا۔ ناقص واوی۔ قولہ انتصف ماضی واحد مذکر غائب از افتعال۔ مصدر الانتصاف بمعنی آدھے تک پہنچنا۔ قولہ تفرق ماضی واحد مذکر غائب از تفعل مصدر التفرق بمعنی جدا ہونا۔ یہ ضد ہے التجمع کی کہا جاتا ہے تفرقت بہم الطرق یعنی ہر ایک ایک راستہ کو ہو لیا۔

ترکیب: (بقیہ گذشتہ صفحہ) حرف جار کا مجرور ہے۔ پس جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف فعل کا متعلق ثانی ہے باقی ظاہر ہے۔ فقال لہ مولاہ۔۔۔۔ مولاہ مضاف بامضاف الیہ قال کا فاعل ہے اور لہ متعلق ہے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر قول ہوا۔ (متعلقہ صفحہ ھٰذا) لم اخترت الخراب۔ لام حرف جار ما ئے استفہامیہ مجرور جار با مجرور اخترت سے متعلق مقدم ہے اور اخترت فعل ضمیر بارز تَ فاعل اور الخراب مفعول ہے پس فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملۂ فعلیہ ہو کر مقولہ ہے۔ قولہ فقال یا مولای۔۔۔۔۔۔ بستانا۔ قال فعل با فاعل جملۂ فعلیہ ہو کر قول ہے یا مولای حرف ندا با منادیٰ ندا ہوا۔ ہمزہ استفہامیہ۔ ما علمت فعل با فاعل الخراب اسم انّ یکون فعل ناقص ضمیر مستتر اس کا اسم اور مع اللہ مضاف بامضاف الیہ یکون کا متعلق ہے عمارۃ وبستانا معطوف با معطوف علیہ یکون کی خبر ہے پس یکون اپنے اسم اور خبر و متعلق سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر خبر ان ہے اب ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر بتاویل مفرد ما علمت کا مفعول ہے فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا ہے۔ ندا با جواب ندا مقولہ ہے۔ قولہ فصار الغلام یأوی الیہ۔ الغلام اسم صار یأوی الیہ فعل با فاعل و متعلق جملۂ فعلیہ ہو کر خبر صار باقی ظاہر ہے۔ قولہ ففی بعض۔۔۔۔ اللھو فی بعض اللیالی۔ جار با مجرور اتخذ فعل کا متعلق مقدم ہے مولاہ مضاف بامضاف الیہ اتخذ کا فاعل ہے۔ للشراب واللھو معطوف علیہ با معطوف لام جارہ کا مجرور ہے اور جار اپنے مجرور سے ملکر مجمعًا سے متعلق ہے اور مجمعًا اپنے متعلق سے ملکر اتخذ کا مفعول ہے باقی ظاہر ہے قولہ فلما۔۔۔۔ لما حرف شرط انتصف فعل اپنے فاعل اللیل سے ملکر جملۂ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہے اور تفرق فعل اپنے فاعل اصحابہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہے پس معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر شرط ہوئی۔

قام یطوف فی الدار فوقف علی حجرۃ الغلام فاذا فیہا قندیل من نور معلق من السماء والغلام فی السجود یناجی ربہ وھو یقول الٰہی اوجبت علیّ خدمۃ مولای نہاراً

مطلب خیز ترجمہ:- تو وہ اٹھ کر گھر کا چکر لگایا اور غلام کے حجرہ پر ٹھہرا (تو کیا دیکھتا ہے) کہ اچانک اس میں نور کی ایک لالٹین ہے جو آسمان سے نیچے کو لٹکی ہوئی ہے اور غلام سجدے میں اپنے پروردگار سے یہ کہتا ہوا مناجات اور دعا کر رہا ہے کہ خداوندا تو نے دن کو مالک کی خدمت میرے ذمہ واجب کردی ہے

تحقیقات:- قولہ قام۔ ماضی واحد مذکر غائب از نصر مصدر القیام بمعنی کھڑا ہونا۔ اصل میں قوم اجوف واوی۔ واؤ کرہ ماقبل کیوجہ سے یاء سے بدل گئی قیام ہوگیا۔ اس معنی میں اکثر صلہ من آتا ہے کقولہ تعالیٰ انا آتیک من قبل ان تقوم من مقامک۔ قولہ الدار بمعنی گھر ج دُوْرٌ، دِیَارٌ واَدْوُرٌ، اَدْوُرٌ، اَدْوِرَۃٌ، دِیَارَۃٌ، اَدْوَارٌ، دُوْرَاتٌ، دِیَارَاتٌ، دُوْرَانٌ و دِیْرَانٌ۔ قولہ وقف۔ ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر الوقوف بمعنی ٹھہرنا، چپ چاپ کھڑا ہونا۔ مثال واوی۔ قولہ حجرۃ چھوٹا کمرہ، قربازہ۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ ج حُجَرٌ، حُجُرَاتٌ و حُجَرَاتٌ و حُجْرَاتٌ۔ قولہ قندیل بمعنی لالٹین، فانوس ج قنادیلُ یہ لفظ دخیل ہے۔ قولہ نور۔ بمعنی روشنی۔ اور بقول بعض نور اس کیفیت کا نام ہے جس کو قوت باصرہ اولاً ادراک کرتی ہے اور اسی کے واسطہ سے مُبصَرات کا ادراک کرتی ہیں۔ ج انوار و نیران۔ قولہ معلقٌ۔ اسم مفعول از تفعیل مصدر التعلیق بمعنی لٹکانا۔ قولہ السماء آسمان، فضائے واسع جو زمین کو احاطہ کی ہوئی ہو ج سماوات و اسمیۃ و سُمِیٌّ، وسُمِیٌّ، السُّما (بالضم) بمعنی اچھی شہرت، کہا جاتا ہے شاع سماہ یعنی اسکی شہرت اور نیکنامی پھیل گئی۔ قولہ السجود باب نصر کا مصدر ہے بمعنی فروتنی سے جھکنا، عبادت کیلئے زمین پر پیشانی کو رکھنا۔ صفت مذکر ساجد ج سُجَّدٌ و سُجُودٌ۔ اور صفت مونث ساجدۃ ج ساجدات و سواجد۔ قولہ یناجی۔ مضارع واحد مذکر غائب از مفاعلہ مصدر مناجات بمعنی سرگوشی کرنا ناقص واوی۔ قولہ اوجبت ماضی واحد مذکر حاضر از افعال مصدر الایجاب واجب کرنا۔ مثال واوی اصل میں اوجاب تھا واؤ ساکن اور اس کا ماقبل مکسور اس لئے واؤ یاء سے بدل گئی قولہ خدمۃ مصدر ہے۔ باب نصر اور ضرب دونوں سے مستعمل ہے بمعنی خدمت کرنا صیغہ صفت خادم ج خُدّامٌ و خَدَمٌ۔

ترکیب:- قام فعل ضمیر مستتر ہو ذوالحال، یطوف فعل بافاعل اور فی الدار اس کا متعلق۔ پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر حال ہے۔ اب ذوالحال اپنے حال سے مل کر قام کا فاعل ہے۔ اور قام اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہوا۔ فاء عاطفہ وقف فعل ضمیر مستتر ہو فاعل ہے اور علی حجرۃ الغلام وقف سے متعلق ہے۔ پس فعل با فاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہوکر معطوف ہوا۔ اب معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جزا ہوئی۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ فاذا فیہا ... من السماء۔ اذا مفاجاتیہ اس کے بعد اکثر ایک فعل مقدر رہتا ہے اور وہ اُحِسَّ ہے اور فیہا اس فعل محذوف سے متعلق ہے قندیل موصوف اس کی دو صفتیں ہیں۔ یعنی من نور جار با مجرور کائن محذوف سے متعلق ہوکر صفت اول ہے۔ اور معلق اپنے متعلق من السماء سے مل کر دوسری صفت ہے۔ پس قندیل اپنی دونوں صفتوں سے مل کر اُحِسَّ فعل محذوف کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ الغلام ...... نہاراً۔ الغلام مبتدا۔ یناجی فعل ضمیر مستتر ہو ذوالحال۔ فی السجود فعل کا متعلق ہے۔ ربہ مفعول وہو یقول آہ جملہ ہوکر حال ہے اور حال ذوالحال مل کر یناجی کا فاعل ہے۔ پس فعل با فاعل و مفعول و متعلق جملہ فعلیہ ہوا۔ وہو یقول ...... الخ۔ ہو مبتدا یقول فعل با فاعل جملہ ہوکر قول ہوا۔ الٰہی ندا ہے۔ اوجبت فعل با فاعل علیّ جار با مجرور اس سے متعلق ہے۔ خدمۃ مولائی مضاف با مضاف الیہ مفعول ہے۔ اور نہاراً مفعول فیہ ہے پس فعل اپنے فاعل اور مفعول اور دونوں متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہے۔

ولولاہ ما اشتغلت الا بخدمتک لیلی ونھاری فاعذرنی ربی فلم یزل مولاہ ینظر الیہ حتی طلع الفجر فارتفع القندیل وانختم السقف۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ اگر (میرے ذمہ) یہ خدمت نہ ہوتی تو شب و روز صرف تیری ہی خدمت میں مشغول رہتا۔ اے میرے پروردگار تو مجھے معذور رکھ۔ مالک طلوع صبح تک اس کی طرف دیکھتا رہا اس کے بعد وہ لالٹین آسمان کی طرف اٹھ گئی اور چھت بند ہو گئی۔

تحقیقات:۔ قولہ لولا اس کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے (۱) دو جملوں پر داخل ہوتا ہے جیسں پہلا جملہ اسمیہ اور دوسرا فعلیہ ہوتا ہے اول کے وجود سے ثانی کے انتفاء پر دلالت کرتا ہے جیسے لولا زید لاکرمتک۔ اگر زید نہ ہوتا تو میں تیرا اکرام کرتا۔ اور جب لولا کے بعد ضمیر واقع ہو تو ضمیر مرفوع ہونا چاہئے جیسے لولا انتم لکنا مؤمنین۔ (۲) تحضیض اور عرض کے لئے اس صورت میں مضارع کے ساتھ خاص ہے خواہ حقیقۃً ہو یا تاویلاً جیسے لولا تستغفرون اللہ۔ کیوں تم اللہ سے استغفار نہیں کرتے۔ اور لولا اخرتنی الی اجل قریب۔ (۳) توبیخ اور تندیم کے لئے۔ اس صورت میں ماضی کے ساتھ خاص ہے جیسے لولا جاؤا علیہ باربعۃ شہداء اور لولا کی اصل لَوْ ہے جو لا کے ساتھ مرکب ہے۔ اور اس کے لئے جواب کا ہونا ضروری ہے۔ اور اس کے جواب میں لام اکثر آتا ہے مگر جبکہ منفی بلم ہو تو لام کا داخل ہونا ممتنع ہے قولہ اعذر امر واحد مذکر حاضر از ضرب مصدر اَلْعُذْرُ و اَلْمَعْذِرَۃُ بمعنی عذر قبول کرنا، الزام سے بری کرنا۔ لم یزل نفی جحد بلم فعل ناقص مازال کا مرادف ہے بمعنی ہمیشہ رہا۔ کیونکہ زال فعل ماضی از نصر مصدر زوال بمعنی دور رہونا، علیحدہ ہونا اور باب ضرب سے مصدر زیل بمعنی دور کرنا ہے اور دونوں صورتوں میں معنی نفی مفہوم ہیں اور جب اس پر حرف نفی داخل ہو تو معنی اثبات حاصل ہوتے ہیں۔ پس لم یزل ینظر سے معنی استمرار حاصل ہوں گے اور معنی ہمیشہ دیکھتا رہا۔ قولہ طلع ماضی واحد مذکر غائب از نصر مصدر طلوع۔ سورج کا نکلنا اور ظاہر ہونا۔ یہاں معنی ثانی مراد ہیں قولہ فجر بمعنی صبح کی روشنی۔ کہا جاتا ہے طریق فجر یعنی کھلا ہوا صاف راستہ قولہ ارتفع ماضی واحد مذکر غائب از افتعال مصدر الارتفاع بمعنی بلند ہونا قولہ انختم۔ ماضی واحد مذکر غائب از انفعال مصدر الانختام بمعنی بند ہونا، ختم ہونا قولہ سقف۔ بمعنی چھت ج سُقُوْفٌ و سُقُفٌ، سَقَفَ البیت۔ چھت ڈالنا از نصر۔

ترکیب:۔ واؤ عاطفہ لولا یہ اکثر ایسے مبتدا پر داخل ہوتا ہے کہ اگر اس مبتدا کی خبر افعال عامہ سے ہو تو وہ خبر وجوباً محذوف رہتی ہے اور یہاں ضمیر منفصل پر داخل ہوا جس کا مرجع ایجاب الخدمۃ ہے۔ پس تقدیر عبارت اس طرح پر ہوگی لولا ایجاب الخدمۃ ثابت۔ پس ایجاب الخدمۃ مبتدا اور ثابت خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر شرط ہوئی۔ ما اشتغلت فعل با فاعل بخدمۃ احد مستثنیٰ منہ محذوف الا حرف استثناء بخدمتک مستثنیٰ۔ پس دونوں مل کر فعل سے متعلق ہوا لیلی ونہاری۔ معطوف با معطوف علیہ مفعول فیہ ہے اب فعل اپنے فاعل اور مفعول و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے اور شرط و جزا مل کر معطوف۔ پس معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جواب ندا ہے۔ اب ندا اپنے جواب سے مل کر معطوف علیہ ہے قولہ فاعذرنی ربی۔ ربی مضاف با مضاف الیہ منادیٰ حرف ندا محذوف سے مل کر ندا مؤخر ہوا۔ اعذر فعل اپنے فاعل اور نون وقایہ و یائے متکلم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا مقدم ہوا۔ پس ندا اپنے جواب ندا سے مل کر معطوف ہوا۔ اب معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مقولہ ہوا۔ پھر قول اپنے مقولہ سے مل کر خبر ہوا نحو مبتدا کی۔ پس مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر یناجی کی ضمیر سے حال ہے باقی ظاہر ہے۔ قولہ لم یزل ...... طلع الفجر۔ مولاہ مضاف با مضاف الیہ لم یزل فعل ناقص کا اسم ہے ینظر فعل با فاعل الیہ جار با مجرور متعلق اول طلع فعل اپنے فاعل الفجر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر حتی کا مجرور ہے۔ جار با مجرور متعلق ثانی ہے۔ پس فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر لم یزل کی خبر ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ ارتفع القندیل۔ ارتفع فعل اپنے فاعل القندیل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو گیا۔ اسی طرح انختم السقف میں بھی السقف فاعل اور انختم فعل ہے

اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ

فجاء الرجل واخبر امرأته بذلك فلما كانت الليلة القابلة قام الرجل وامرأته على الحجرة والقنديل معلق والغلام فى السجود والمناجات الى طلوع الفجر ثم دعوا الغلام وقالا انت حرٌّ لوجه الله حتى تتفرغ لخدمة من كنت تعتذر اليه

مطلب خیز ترجمہ: مالک آیا اور یہ واقعہ اپنی بیوی سے بیان کیا جب دوسری رات آئی تو مالک اور اس کی بیوی حجرے کے چھت پہونچے دیکھا کہ لالٹین لٹکی ہوئی ہے اور غلام سجدہ اور مناجات میں طلوع فجر تک مشغول ہے۔ پھر میاں بی بی دونوں نے غلام کو بلایا اور اس سے کہا کہ تو اللہ کے واسطے آزاد ہے تاکہ اس ذات پاک کیواسطے آزاد ہوجائے جس کے دربار میں تو عذر خواہی کرتا تھا۔

تحقیقات: قولہ جاء ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر مجیئۃ بمعنی آنا اور بصلۃ باء بمعنی لانا۔ صفت جاء اجوف یائی اور مہموز لام سے جنس مرکب ہے۔ قولہ اخبر ماضی واحد مذکر غائب از افعال مصدر الاخبار بمعنی خبر دینا۔ قولہ امرأۃ عورت۔ نِسَاءٌ، نِسْوَۃٌ، نُسْوَۃٌ، نِسْوَانٌ، نِسْوَنَ اور نِسِینَ یہ سب لفظ امرأۃ کی جمع من غیر لفظہ ہیں۔ اور نِسْوَۃٌ اور نُسْوَۃٌ کی طرف نسبت کے لئے نِسْوِیٌّ اور نُسْوِیٌّ اور تصغیر نُسَیَّۃٌ اور نُسَیَّاتٌ بھی کہا جاتا ہے۔ قولہ قابلۃ آنے والی رات۔ اسم فاعل واحد مونث۔ دائی جنائی کو بھی قابلۃ کہا جاتا ہے ج قوابل و قابلات قولہ دعوا ماضی تثنیہ مذکر غائب از نصر مصدر الدعاء والدعوۃ بلانا۔ ناقص واوی۔ قولہ حُرٌّ بمعنی آزاد، شریف۔ ج احرار وحرار۔ حرّ العبد حرارًا۔ آزاد ہونا۔ از سمع۔ قولہ وجہ بمعنی ذات اور لوجہ اللہ کے معنی لرضاء ذات اللہ ہیں۔ ج وجوہ۔ مثال واوی۔ قولہ تتفرغ مضارع واحد مذکر حاضر از تفعل مصدر التفرغ کام سے خالی ہونا قولہ مَن اسم موصول اس میں واحد تثنیہ وجمع مذکر ومونث برابر ہیں اور ذوی العقول کے لئے موضوع ہے۔ لیکن کبھی غیر ذوی العقول کے لئے بھی مجازًا مستعمل ہوتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ ومنہم من یمشی علی بطنہ۔ یہاں من یمشی سے مراد سانپ وغیرہ ہیں۔ من کی اور چار قسمیں ہیں (۱) نکرہ موصوفہ جیسے مررت بمن معجب لک (۲) اسم شرط جازم جیسے من یعمل خیرا یجز بہ (۳) اسم استفہام جیسے من اتی عندک (۴) خبریہ جیسے رأیت من عندک قولہ کنت تعتذر۔ ماضی استمراری واحد مذکر حاضر از افتعال مصدر الاعتذار بصلۃ الی بمعنی عذر خواہی کرنا، عذر پیش کرنا۔

ترکیب: جاء فعل اور الرجل فاعل ہے پس فعل فاعل جملہ ہوگیا۔ قولہ اخبر امرأتہ بذلک۔ اخبر فعل ضمیر مستتر فاعل اور امرأتہ مضاف با مضاف الیہ مفعول بذلک جار با مجرور متعلق ہے پس فعل اپنے فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوگیا۔ قولہ لما کانت۔۔۔۔۔ الخ۔ لما شرطیہ اللیلۃ القابلۃ موصوف با صفت کانت کا فاعل ہے اور کانت تامہ ہے پس یہ جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہے الرجل وامرأتہ معطوف علیہ با معطوف قام کا فاعل ہے۔ علی الحجرۃ قام کا متعلق ہے۔ اور یہ جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے اور القندیل مبتدا اپنی خبر معلق سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ الغلام مبتدا السجود معطوف علیہ المناجاۃ معطوف اور الی طلوع الفجر المناجاۃ سے متعلق ہے۔ پس معطوف با معطوف علیہ فی جارہ کا مجرور جار با مجرور کائن مقدر سے متعلق ہو کر خبر ہوئی۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر جملہ اولی پر معطوف ہے۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر قام فعل کے فاعل الرجل وامرأتہ سے حال واقع ہے قولہ ثم دعوا الغلام الخ۔ الغلام دعوا فعل کا مفعول ہے اور ضمیر تثنیہ فاعل ہے پس یہ جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہے قالا فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر قول ہے انت مبتدا حر شبہ فعل لوجہ اللہ جار با مجرور اس کا متعلق اول ہے اور حتی تتفرغ الخ اس کا متعلق ثانی ہے پس حرٌّ اپنے دونوں متعلقوں سے مل کر خبر ہے اب مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے۔ قول با مقولہ معطوف ہے۔ حتی تتفرغ الخ کی ترکیب یوں ہے خدمۃ مضاف من موصولہ کنت تعتذر فعل ضمیر انت مستتر فاعل الیہ متعلق ہے پس فعل با فاعل ومتعلق جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول با صلہ مضاف الیہ ہوا اور مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر لام جارہ کا مجرور۔ جار با مجرور تتفرغ فعل کا متعلق ہے پس فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر مجرور ہے حتی جار کا جار با مجرور حر کا متعلق ثانی ہے۔

واخبراه بما رأیا من کرامات علی الله فلما سمع ذلک رفع یدیه وقال الٰہی کنت اسئلک ان لا تکشف ستری وان لا تظہر حالی فاذ اکشفته فاقبضنی الیک

مطلب خیز ترجمہ: اور ان دونوں نے غلام کو اس کی ان کرامتوں سے خبردار کیا جو انہوں نے گذشتہ رات میں دیکھیں غلام نے جب یہ بات سنی تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ خداوندا! میں نے تجھ سے دعا کی تھی کہ میرا راز نہ کھولیو۔ اور میرا حال ظاہر نہ کیجیو۔ اب جب تو نے اس کو فاش کر دیا تو میری روح قبض کرکے مجھے اپنے پاس بلالے۔

تحقیقات: قولہ کرامات۔ یہ کرامۃ کی جمع ہے۔ بمعنی بزرگی، امر خارق عادت جو اولیاء اللہ سے صادر ہو۔ سمع ماضی واحد مذکر غائب از سمع مصدر السمع والسماع سننا بصلہ الی بمعنی کان لگانا۔ قولہ رفع ماضی واحد مذکر غائب از فتح مصدر الرفع اٹھانا قولہ یدیہ ید کا تثنیہ ہ ضمیر غائب کیطرف مضاف ہے۔ اصل میں یدین تھا۔ اضافت سے نون ساقط ہوگیا۔ ج ایدی جمع ایادی قولہ کنت اسئل ماضی استمراری واحد متکلم از فتح مصدر السوال والمسألۃ والتسأل بمعنی مانگنا، درخواست کرنا، طلب کرنا۔ اس کا تعدیہ دو مفعول کی طرف ہوتا ہے جیسے سألت اللہ نعمۃ اور جب استخبار کے معنی میں ہو تو مفعول اول کیطرف بنفسہ اور مفعول ثانی کیطرف عن سے متعدی ہوتا ہے جیسے سألتہ عن حاجتہ مہموز عین۔ قولہ لا تکشف مضارع واحد مذکر حاضر منصوب بان از ضرب مصدر الکشف بمعنی ظاہر کرنا، کھولنا۔ کہا جاتا ہے کشف اللہ غمہ۔ اللہ اس کے غم کو زائل کرے۔ قولہ ستر بالکسر بمعنی پردہ، خوف، حیا ج استار وستور کہا جاتا ہے مالہ ستر ولا حجر یعنی اسے حیا وعقل نہیں ہے۔ وہتک اللہ سترہ اللہ نے اس کے پردہ کو پھاڑ دیا یعنی اس کی برائیاں ظاہر کر دیں۔ ستراً از نصر وضرب بمعنی چھپانا، ڈھانکنا۔ قولہ لا تظہر واحد مذکر حاضر مضارع منصوب بان از افعال مصدر الاظہار بمعنی ظاہر کرنا قولہ حال۔ کیفیت، ہیئت، وہ زمانہ جس میں تو ہے۔ اور یہاں معنی اول مراد ہیں ج احوال واحولۃ قولہ اقبض۔ امر واحد مذکر حاضر از ضرب مصدر القبض بمعنی پکڑنا۔ قبض اللہ۔ وفات دینا یہاں آخری معنی مراد ہیں

ترکیب: قولہ واخبراہ الخ اخبر فعل اپنے فاعل ضمیر تثنیہ ومفعول اور متعلق بما رأیا الخ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہے وقالا پر۔ اور متعلق کی ترکیب یوں ہے با جارہ ما موصولہ رأیا فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر مبین ہے من کرامات جار با مجرور بیان ہے۔ اور علی اللہ جار با مجرور کرامات سے متعلق ہے پس مبین اپنے بیان سے مل کر صلہ ہوا۔ موصول اپنے صلہ سے مل کر مجرور ہے جار با مجرور اخبرا سے متعلق ہے۔ قولہ لما حرف شرط سمع فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر ہو اور مفعول ذلک سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوئی۔ رفع فعل اپنے فاعل ضمیر مستتر ہو اور مفعول یدیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے۔ قال فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر قول ہے۔ الٰہی ندا ہے۔ کنت اسئلک فعل با فاعل اور ک خطاب مفعول ہے لا تکشف فعل با فاعل ومفعول ستری جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ ہے۔ لا تظہر حالی جملہ فعلیہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف بتاویل مصدر کنت اسئل فعل کا مفعول ثانی۔ پس فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب ندا ہے۔ ندا با جواب ندا مقولہ ہے۔ قولہ فاذ اکشفتہ الخ اذا شرطیہ کشفتہ فعل با فاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہے۔ اقبضنی فعل با فاعل ومفعول ومتعلق الیک جملہ فعلیہ ہو کر جزا ہے۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ جملہ شرطیہ پہلے جواب ندا پر عطف ہو اور فا عاطفہ ہو قولہ فخر میتاً خر فعل ضمیر ذوالحال میتاً حال۔ حال اپنے ذوالحال سے مل کر فاعل ہے پس جملہ فعلیہ ہوگیا۔ قولہ رحمہ اللہ۔ یہ جملہ معترضہ دعائیہ ہے۔ یعنی رحم فعل ہ ضمیر مفعول اور لفظ اللہ فاعل ہے پس جملہ فعلیہ ہوا۔

اللّٰہم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ۔

فخر میتا رحمہ اللہ تعالیٰ

حکایت: حکی ان عابدا دخل فی الصّلوٰۃ فلما وصل الیٰ قولہ ایاك نعبد خطر بباله انہ عابد حقیقۃ فنودی فی سرہ کذبت

مطلب خیز ترجمہ :- نقل ہے کہ ایک عبادت گذار نے نماز شروع کی جب اللہ تعالےٰ کے قول ایاک نعبد (ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں) پر پہونچا تو اس کے دل میں خطرہ گذرا کہ وہ واقعی عابد ہے۔ سو اس کے دل میں آواز دیگئی کہ تو جھوٹا ہے۔ چنانچہ وہ مردہ ہوکر گر پڑا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

تحقیقات :- قولہ خرّ۔ ماضی واحد مذکر غائب از نصر وضرب مصدر الخرّ والخرور۔ اوپر سے نیچے گرنا، منہ کے بل گرنا۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ میتا صفت بم مردہ تعلیلاً ووزناً سید کیطرح ہے۔ میِّتٌ اور مَیْتٌ میں فرق یہ ہے کہ ہر زندہ مرنے والے کو میِّت (بالتشدید) کہاجاتا ہے اور جو شخص مرگیا ہو اس کو مَیْتٌ (بالتخفیف) کہاجاتا ہے کما قال الشاعر ؎ ایا سائلی تفسیر مَیْت و مَیِّت۔

فدونك خذ منی بما عنه تسئلُ ٭ فمن کان فی الدنیا فذلك میّت ۔ وما المیْتُ الا الی القبر یُحمَلُ ٭

میّت کی جمع میّتون میّتین ہے اور میْت کی جمع اموات وموتیٰ ومیْتون میْتین ہیں۔ اور مردار چوپایہ کو مَیْتۃ کہاجاتا ہے کقولہ تعالیٰ حُرّمت علیکم المیتۃ۔ قولہ عابد اسم فاعل واحد مذکر۔ بم عبادت کرنے والا۔ جمع عُبّاد وعابدون او عابدین۔ از نصر مصدر العبادۃ والعبودۃ والعبودیۃ۔ بم پرستش کرنا، خدمت کرنا، خضوع کرنا۔ قولہ وصَل۔ ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر الوصول بم پہونچنا۔ مثال واوی۔ قولہ قول۔ یہ حاصل بالمصدر ہے بم بات ج اقوال۔ قولہ خطَر۔ ماضی واحد مذکر غائب از نصر وضرب مصدر خطور۔ بم پیش آنا، دل میں کسی چیز کا گذرنا۔ یہاں معنی ثانی مراد ہیں۔ قولہ بال۔ اس کے چند معنی ہیں۔ (۱) دل جیسے کہاجاتا ہے "ماخطر الامر ببالی" یہ معاملہ میرے دل میں نہیں گذرا۔ (۲) حال وشان جیسے کہاجاتا ہے فُلانٌ رَخِیُّ البَال۔ فلان آسودہ حال ہے۔ (۳) خیال۔ کہاجاتا ہے فلان کاسف البال "فلاں بدحال ہے (۴) جس چیز کا اہتمام کیا جائے۔ کہاجاتا ہے "امر ذو بال" یعنی ایسا کام جو قابل اہتمام ہو۔ قولہ حقیقۃ بم وہ چیز جس کی حمایت واجب ہو۔ حقیقۃ الشئ چیز کا منتہیٰ اور اصل ج حقائق قولہ نودی ماضی مجہول واحد مذکر غائب از مفاعلہ مصدر النداء والنداء بمعنی پکارنا۔ قولہ سِرّ۔ بھید، راز ج اسرار۔ کہاجاتا ہے صدور الاحرار قبور الاسرار۔ شریفوں کے سینے بھیدوں کے دفینے ہیں۔ اور بمعنی اندرون ہر چیز کا۔ یہاں یہی معنی مراد ہیں۔ مضاعف ثلاثی۔ (س۔ر۔ر) کی وضع میں چھپانے کے معنی پائے جاتے ہیں جیسے سَرِیر بم چارپائی۔ کیونکہ وہ فرش اور بستر سے مستور رہتا ہے سُرّۃ بمعنی ناف۔ شرعاً چھپانے کا حکم ہے، سَرِیرۃ۔ سِرّ۔ بمعنی بھید، راز۔ اَسِرّۃ بم خطوط پیشانی جو دور سے نظر نہیں آتے اور اکثر اوقات چھپے رہتے ہیں۔ سُرور بمعنی خوشی وغیرہ

ترکیب :- فخر میتا الخ کی ترکیب گذشتہ صفحہ میں ملاحظہ ہو۔ قولہ حکی ان عابدا ...... فی الصلوۃ۔ انّ اپنے اسم عابدا اور خبر جملہ فعلیہ (دخل فی الصلوۃ) سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر بتاویل مفرد حکی کا نائب فاعل ہے باقی ظاہر ہے۔ قولہ فلما وصل۔ نعبد یہ شرط ہے یعنی وصل فعل با فاعل قولہ مضاف بامضاف الیہ مبدل منہ ایاک نعبد جملہ فعلیہ ہوکر بدل۔ مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر الیٰ جارہ کا مجرور ہے۔ جار بامجرور وصل کا متعلق ہے۔ پس وصل فعل اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہوئی۔ قولہ خطر .... حقیقۃ یہ جزا ہے۔ یعنی بباله جار با مجرور خطر سے متعلق ہے۔ اور عابد ممیز اپنی تمیز حقیقۃ سے مل کر انّ کی خبر ہے اور انّ کے ساتھ ضمیر متصل اس کا اسم ہے۔ پس یہ جملہ اسمیہ بتاویل مفرد خطر فعل کا فاعل ہے۔ اب خطر اپنے فاعل ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہے۔ قولہ فنودی فی سرہ کذبت۔ کذبت فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہوکر نودی فعل مجہول کا نائب فاعل ہے۔ فی سرہ جار با مجرور نودی کا متعلق ہے۔ پس جملہ فعلیہ ہوگیا۔

انما تعبد الخلق نتاب واعتزل عن الناس ثم شرع فی الصلوۃ فلما انتھیٰ الیٰ ایاك نعبد نودی کذبت انما تعبد زوجتك فطلق امرأته ثم شرع فی الصلوۃ فلما انتھیٰ الیٰ ایاك نعبد نودی کذبت انما تعبد مالك فتصدق بجمیعه ثم شرع فی الصلوۃ فلما الیٰ ایاك نعبد نودی کذبت انما تعبد ثیابك فتصدق بھا الا ما لابد منه ثم شرع فی الصلوۃ فلما وصل الیٰ ایاك نعبد نودی ان صدقت فانت من العابدین حقیقة واللہ اعلم

مطلب خیز ترجمہ :۔ تو صرف مخلوق ہی کی عبادت کرتا ہے (یہ سنکر) اس نے توبہ کی اور لوگوں سے یکسو ہوگیا۔ پھر نماز شروع کی جب ایاک نعبد پر پہونچا تو آواز دیگئی کہ تو جھوٹا ہے تو صرف اپنی بی بی کی پوجا کرتا ہے پس اس نے اپنی بی بی کو طلاق دیدی۔ پھر نماز شروع کی جب ایاک نعبد تک پہونچا تو ندا دیگئی کہ تو جھوٹا ہے تو صرف اپنے مال ہی کی پوجا کرتا ہے۔ اس نے اپنا سارا مال صدقہ کردیا اس کے بعد پھر نماز شروع کی جب ایاک نعبد تک پہونچا تو آواز دیگئی کہ تو جھوٹا ہے تو صرف اپنے کپڑوں ہی کی پوجا کرتا ہے۔ چنانچہ اس نے کپڑے بھی خیرات کردیئے صرف بقدر ضرورت ستر پوشی رکھ لئے۔ پھر اس نے نماز شروع کی پس جب ایاک نعبد پر پہونچا تو ندا دیگئی کہ تو سچا ہے تو واقعی عبادت گذاروں میں سے ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

تحقیقات :۔ قولہ انما حرف حصر بمعنی جزیں نیست انّ کے ساتھ جب مائے کافہ لاحق ہوتا ہے تو اس کا عمل باطل ہوجاتا ہے اور اس صورت میں اسم و فعل دونوں پر داخل ہوسکتا ہے جیسا کہ یہاں "انما تعبد الخلق" میں فعل پر داخل ہوا ہے۔ قولہ الخلق یہ باب نصر کا مصدر ہے بمعنی پیدا کرنا اور اسم مفعول کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے بمعنی مخلوق۔ مصنف کے قول میں یہی معنی مراد ہیں قولہ تاب۔ ماضی واحد مذکر غائب از نصر مصدر التوبۃ نادم ہونا، پشیمان ہونا، گناہ چھوڑ دینا۔ اجوف واوی۔ قولہ اعتزل۔ ماضی واحد مذکر غائب از افتعال مصدر الاعتزال۔ جدا ہونا یکسو ہونا۔ قولہ شرع ماضی واحد مذکر غائب از فتح مصدر الشروع بمعنی شروع کرنا قولہ زوجتہ بمعنی بی بی ج زوجات اور زوج بمعنی شوہر، جوڑ، ساتھی ج ازواج و زوجۃ بمعنی ازواج اجوف واوی قولہ طلق۔ ماضی واحد مذکر غائب از تفعیل مصدر الطلاق والتطلیق بمعنی چھوڑ دینا۔ بی بی کو قید نکاح سے علیحدہ کر دینا قولہ انتھیٰ ماضی از افتعال مصدر الانتھاء بمعنی انتہا کو پہونچنا، پہنچنا، رکنا۔ پہلے دونوں معنی میں بصلہ الیٰ مستعمل ہے اور آخری معنی میں بصلہ عن مستعمل ہے ناقص یائی۔ قولہ تصدق ماضی از تفعل مصدر التصدق صدقہ دینا۔ تصدق علی الفقیر بکذا۔ فقیر کو کوئی چیز صدقہ میں دینا قولہ المال بمعنی مال و دولت ج اموال۔ اہل بادیہ کے نزدیک اس کا اطلاق چوپایوں پر ہوتا ہے جیسے اونٹ، بکری وغیرہ۔ مذکر و مونث کہا جاتا ہے ہو المال وہی المال۔ اور چونکہ انسانی طبیعت اس کی طرف مائل ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو مال کہتے ہیں۔ قولہ ثیاب۔ یہ ثوب بمعنی کپڑے کی جمع ہے اور اس کی جمع اثواب، اَثْوُبٌ بھی آتی ہیں۔

ترکیب :۔ قولہ انما تعبد الخلق انما حرف حصر تعبد فعل با فاعل الخلق مفعول بہ پس جملہ فعلیہ ہوگیا۔ قولہ نتاب واعتزل عن الناس۔ تاب کے ساتھ جو فاء ہے وہ فصیحیہ ہے جو شرط محذوف پر دال ہے ای لما نودی بذلک الندا فتاب الخ تاب فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ اعتزل فعل با فاعل اپنے متعلق عن الناس سے جملہ فعلیہ ہو کر معطوف پس معطوف با معطوف علیہ شرط محذوف کی جزا ہے قولہ ثم شرع ...... تعبد ثیابک تک کی عبارت کی ترکیب بعینہ پہلے گذر چکی لہذا اعادہ کی ضرورت نہ رہی قولہ فتصدق بھا الا ما لابد منه تصدق فعل با فاعل بار جارہ ہا ضمیر مستثنیٰ منہ الا حرف استثنا ما موصولہ لا نفی جنس کی بد لا کا اسم اور منہ جار با مجرور ثابت مقدر سے متعلق ہو کر خبر لہ لا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول با صلہ مستثنیٰ ہوا۔ مستثنیٰ منہ با مستثنیٰ مجرور۔ جار با مجرور تصدق فعل سے متعلق ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ فانت من العابدین حقیقة۔ انت مبتدا العابدین ممیز اپنی تمیز حقیقة سے مل کر من جارہ کا مجرور ہے جار با مجرور کائن مقدر سے متعلق ہو کر خبر ہے۔ قولہ واللہ اعلم۔ لفظ اللہ مبتدا اور اعلم خبر ہے۔

حکایت ۳ : حکی ان عصام بن یوسف اتی الی مجلس حاتم الاصم فاراد الاعتراض علیہ فقال لہ یا اباعبد الرّحمٰن کیف تصلّی

مطلب خیز ترجمہ :- منقول ہے کہ عصام بن یوسف بہرے حاتم کی مجلس میں آیا۔ اور ان پر اعتراض کرنا چاہا چنانچہ عصام نے حاتم سے کہا اے ابو عبد الرحمٰن (حاتم کی کنیت) آپ نماز کسطرح ادا کرتے ہیں !

تحقیقات :- قولہ عصام بم سرمہ، دم کا باریک حصہ۔ اور نعمان بن منذر بادشاہ حیرہ کے دربان کا نام۔ یہاں یہی معنی مراد ہیں۔ قولہ یوسف۔ بنی اسرائیل کے ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام۔ اور یہاں دوسرا شخص مراد ہے۔ قولہ اتیٰ ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر الاتیان بم آنا۔ مہموز فا اور ناقص یائی سے جنس مرکب ہے قولہ حاتم الاصم۔ ان کا نام حاتم لقب اصم اور کنیت ابو عبد الرحمٰن اور باپ کا نام عنوان ہے۔ یہ شخص خراسان کے متقدمین مشائخ میں سے ہیں اور شقیق بلخی رحمہ اللہ کے مرید تھے اور حضرت احمد حضرویہؒ کے استاد تھے۔ حقیقت میں یہ شخص بہرہ نہ تھے۔ بلکہ بتکلف اصم (بہرہ) بنے۔ واقعہ یہ ہے کہ ایک عورت ان کی خدمت میں مسئلہ پوچھنے کے لئے آئی تھی۔ اتفاقا اس کے پیٹ سے باد مخالف خارج ہوگئی وہ بیچاری نہایت شرمندہ ہوئی۔ حاتم بیچاری کی حالت دیکھ کر اس طرز سے پیش آئے گویا کہ انہوں نے باد مخالف کی آواز نہیں سنی۔ اور بیچاری کو کہا آواز بلند کر کے کہو۔ عورت حاتم کو بہرہ سمجھ کر خوش ہوئی اور بلند آواز سے بولنے لگی۔ اسی دن سے وہ اصم کے لقب سے مشہور ہوئے اور بعض نے کہا کہ حاتم کلام الہی کے سوا لوگوں کے کلام کیطرف توجہ نہیں فرماتے تھے۔ اور نہیں سنتے تھے۔ بنابریں وہ اصم کے لقب سے ملقب ہوئے۔ ۲۳۷ھ میں اطراف بلخ میں اس دنیائے فانی سے دائمی اجل کو لبیک کہدیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قولہ الاعتراض۔ افتعال کا مصدر ہے بمعنی چوڑائی میں ہونا۔ اعترض علیہ من قولی۔ اعتراض کرنا، خطا کی جانب منسوب کرنا۔ قولہ آب بم باپ۔ وہ شخص جو کسی چیز کے لئے باعث ایجاد یا باعث اصلاح ہو۔ ج آباء وابون۔ قولہ عبد بم بندہ، غلام، آدمی۔ ج عَبِیْدٌ، عِبادٌ، عِبدۃٌ، عَبْدُوْنَ، عَبْدِیْنَ، اَعْبُدٌ عِبْدَانٌ، عِبِدَّانَ جج اَعَابِدٌ و مَعَابد و اَعْبُدَۃٌ۔ قولہ کیف۔ اسم مبہم مبنی علی الفتح ہے۔ بم کسطرح اور اکثر اس کا استعمال استفہام کے لئے ہوتا ہے جیسے شیخ کے قول میں یہاں استفہام کے لئے مستعمل ہے۔ اور کبھی تعجب کے لئے آتا ہے جیسے کیف تکفرون باللہ وکنتم امواتا فاحیاکم۔ اور کبھی شرط کے لئے آتا ہے۔ کبھی "ما" لگاتے ہیں اور کبھی نہیں جیسے کیفما تصنع اصنع۔ وکیف تصنع اصنع۔

ترکیب :- عصام بن یوسف۔ عصام موصوف اپنی صفت بن یوسف سے مل کر ان کا اسم ہے اور اتیٰ فعل اپنے فاعل مستتر اور متعلق الی مجلس حاتم الاصم سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر انّ کی خبر ہے۔ پس ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر بتاویل مفرد حکیٰ کا نائب فاعل ہے۔ قولہ فاراد الاعتراض علیہ۔ الاعتراض مصدر اور علیہ جار یا مجرور اس سے متعلق ہے۔ پس اعتراض اپنے متعلق سے مل کر اراد فعل کا مفعول ہے اور ضمیر مستتر فاعل ہے باقی ظاہر ہے۔

قولہ فقال لہ۔۔۔۔ کیف تصلی۔ قال لہ فعل با فاعل و متعلق جملہ فعلیہ ہوکر قول ہوا۔ اباعبد الرحمٰن۔ مضاف بامضاف الیہ یا حرف نداء کا منادیٰ ہے اور کیف تصلی جملہ فعلیہ ہوکر جواب نداء ہے۔ نداء اپنے جواب نداء سے مل کر مقولہ ہے۔ اور کیف تصلی کی ترکیب اس طرح یہ ہے کہ تصلی فعل ضمیر مستتر انت فاعل ہے اور کیف ضمیر انت سے حال ہے۔ ای علیٰ ای حال تصلی مخلصًا او مرائیًا۔

فَحَوَّلَ حَاتِمٌ وجهه الی عصام وقال له اذا جاء وقت الصلوٰة قمت فاتوضأ وضوءًا ظاهرًا و وضوءًا باطنًا فقال عصام کیف هما فقال اما الوضوء الظاهر فاغسل الاعضاء بالماء واما الوضوء الباطن فاغسلها بسبعة اشیاء بالتوبة والندامة وترک حب الدنیا وثناء الخلق والریاسة والغل والحسد۔

مطلب خیز ترجمہ:- حاتم نے عصام کی جانب اپنا چہرہ پھرایا (متوجہ ہوئے) اور ان سے فرمایا کہ جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو میں کھڑا ہوتا ہوں اور پہلے ظاہری وضو پھر باطنی وضو کرتا ہوں۔ عصام نے کہا ان دونوں وضوؤں کی صورت کیا ہے۔ حاتم نے فرمایا وضو ظاہری کی صورت یہ ہے کہ اعضاء وضو کو پانی سے دھوتا ہوں اور وضوء باطنی کی صورت یہ ہے کہ اعضاء وضو کو سات چیزوں یعنی توبہ، ندامت، ترک حب دنیا، ترک تعریف الخلق، ترک ریاست، ترک کینہ اور ترک حسد سے دھوتا ہوں۔

تحقیقات:- قولہ حوّل ماضی از تفعیل مصدر التحویل۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا، پھرانا۔ اجوف واوی۔ قولہ اتوضأ مضارع واحد متکلم از تفعل مصدر التوضؤ وضو کرنا۔ مثال واوی مہموز لام سے جنس مرکب ہے۔ قولہ ظاهر۔ باطن کی ضد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ ظاہر البلد۔ بیرون شہر۔ ظہورًا از فتح ظاہر ہونا۔ قولہ باطن۔ ہر چیز کا اندرونی حصہ، پوشیدہ اور اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ بطونًا و بطنًا از نصر بمعنی پوشیدہ ہونا قولہ اغسل مضارع واحد متکلم از ضرب مصدر الغسل دھونا۔ قولہ اعضاء۔ عضو بمعنی بدن کا حصہ کی جمع ہے۔ اعضاء اصل میں اعضاوٌ تھا بقاعدہ کساء واؤ ہمزہ سے بدل گئی۔ قولہ ماء بمعنی پانی۔ اصل مَوَهٌ ہے تصغیر مُوَيْه اور نسبت کیلئے مائیّ و ماوی و ماہیّ ج میاہ و امواہ قولہ سبعة اسم عدد بمعنی سات اور یہ مذکر کیلئے ہے اور مونث کے لئے سبع ہے کہا جاتا ہے سبعة رجال و سبع نسوة۔ قولہ اشیاء غیر منصرف۔ شئی کی جمع ہے بمعنی چیز جس کے ساتھ علم و خبر کا تعلق ہو سکے۔ اجوف یائی اور مہموز لام سے جنس مرکب ہے اور شئی کی جمع الجمع اشاوی بفتح الواو وکسرہا و اشیاوات و اشاوات و اشایا اور تصغیر شُيَيْءٌ۔ قولہ الندامة سمع کا مصدر بمعنی پشیمان ہونا قولہ ترک۔ مصدر نصر بمعنی چھوڑنا۔ قولہ حب مصدر ضرب بمعنی رغبت کرنا، محبت کرنا۔ مضاعف ثلاثی قولہ ثناء بمعنی تعریف ج اثنیة ثنیًا از ضرب بمعنی موڑنا، لپیٹنا۔ بعض کو بعض پر تہ کر دینا وغیرہ ناقص یائی۔ قولہ ریاسة بمعنی سرداری از ضرب بمعنی سردار قوم ہونا و از فتح مصدر راسًا بمعنی سر پر زخم پہنچنا مہموز عین قولہ غل مصدر ضرب۔ بمعنی کینہ والا ہونا، دھوکے فریب والا ہونا۔ یہاں حاصل مصدر دھوکہ و فریب مراد ہے مضاعف ثلاثی۔ قولہ الحسد مصدر از نصر و ضرب بمعنی زوال نعمت کی تمنا کرنا۔ یا دوسرے سے نعمت کے زوال اور اپنے لئے حصول کی تمنا کرنا، بدخواہی کرنا۔

ترکیب:- فحول...... عصام۔ حوّل فعل حاتم فاعل وجہہ مضاف با مضاف الیہ مفعول بہ الی عصام جار با مجرور متعلق ہے باقی ظاہر۔ قولہ قال لہ...... وضوءًا باطنًا۔ قال فعل با فاعل و متعلق لہ جملہ فعلیہ ہو کر قول اذا اسم شرط جاء فعل وقت الصلوٰة مضاف با مضاف الیہ فاعل ہے پس جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہوئی۔ قمت فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ فاء عاطفہ اتوضأ فعل با فاعل وضوءًا موصوف اپنی صفت ظاہرًا سے مل کر معطوف علیہ اور وضوءًا باطنًا موصوف با صفت معطوف۔ معطوف با معطوف علیہ اتوضأ کا مفعول مطلق ہے۔ فعل با فاعل و مفعول جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ہے۔ پھر معطوف با معطوف علیہ جزاء اور شرط و جزاء مل کر مقولہ ہے قولہ فقال فعل اور عصام فاعل جملہ ہو کر قول ہے۔ اور کیف هما مقولہ ہے۔ یعنی کیف خبر مقدم اور هما مبتدا مؤخر ہے۔ قولہ فقال اما الوضوء...الخ فقال قول ہے اما متضمن معنی شرط ہے اور یہاں اجمال کے بعد تفصیل کے لئے آیا ہے۔ الوضوء الظاہر مبتدا اغسل فعل ضمیر مستتر فاعل اور اعضاء مفعول بہ اور بالماء متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے۔ پس مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہے اور الوضوء الباطن مبتدا اغسلہا الخ خبر ہے۔ یعنی اغسل فعل با فاعل ہا ضمیر مفعول بسبعة اشیاء جار با مجرور مبدل منہ بالتوبة معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات یعنی

(باقی برصفحہ آئندہ)

ثم اذهب الی المسجد فابسط الاعضاء فاری الکعبة فاقوم بین حاجتی وحذری والله ناظری والجنة عن یمینی والنار عن شمالی وملك الموت خلف ظهری۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ پھر میں مسجد کی طرف جاتا ہوں اور اعضاء کو بچھاتا ہوں اور کعبہ کو دیکھتا ہوں (یعنی کعبہ میرے پیش نظر ہے) اور امید و بیم کی حالت میں کھڑا ہوتا ہوں اس حال میں کہ خدائے تعالیٰ مجھے دیکھنے والا ہے اور بہشت میرے دائیں جانب اور دوزخ بائیں جانب ہے۔ اور ملک الموت میرے پیچھے ہے۔

تحقیقات:۔ اذہب۔ مضارع واحد متکلم از فتح مصدر الذھاب بمعنی جانا۔ یہ لازم ہے اور اس کا صلہ عن اور الیٰ آتا ہے اور بائے تعدیہ سے متعدی ہوتا ہے اس وقت لذہاب بمعنی لیجانے کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے قولہ مسجد اسم ظرف مکان از نصر مصدر السجود۔ فروتنی سے جھکنا، عبادت کیلئے زمین پر پیشانی کو رکھنا۔ بالفتح جائے سجود و بالکسر خلاف قیاس عرفی مسجد یہاں یہی معنی مراد ہے۔ قولہ ابسط مضارع واحد متکلم از نصر مصدر البسط بمعنی پھیلانا، بچھانا۔ قولہ اری مضارع واحد متکلم از فتح مصدر الرویۃ دیکھنا۔ اصل میں اراٰی تھا ی متحرک ماقبل مفتوح ی الف سے بدل گئی پھر ہمزہ منفردہ متحرک ماقبل حرف صحیح ساکن حرکت ہمزہ ماقبل میں دیدی اور ہمزہ کو تخفیفاً حذف کیا گیا۔ اری ہوگیا۔ اس وقت افعال جوارح سے ہے۔ اور متعدی بیک مفعول ہے اور بمعنی جاننا۔ اس وقت افعال قلوب سے ہے۔ اور متعدی بدو مفعول ہے۔ قولہ الکعبۃ بمعنی نرد کا مہرہ، ہر چوکور مکان، چھوکہ، بلند و مرتفع، بیت اللہ الحرام ج کعاب وکعبات چونکہ خانۂ کعبہ کی بناء زمین سے بلند ہے یا مرتبہ کے اعتبار سے کعبہ مرتفع اور بلند ہے لہٰذا اس اعتبار سے کعبہ نام رکھا گیا۔ یا تو اس لئے کہ کعبہ مربع ہے کما قال الامام الراغب والکعبۃ کل بیت علی ہیئۃ التربیع وبہا سمیت الکعبۃ قولہ حذر بمعنی ڈر، خوف اور باب سمع کا مصدر بمعنی بچنا، پرہیز کرنا، چوکنا رہنا۔ صفت حَذِرٌ وحَذُرٌ ج حَذِرُوْنَ وحَذَارٰی قولہ الجنۃ باغ، بہشت ج جنان، جنات مضاعف ثلاثی۔ فائدہ۔ ج۔ ن۔ ن کی ترکیب میں چھپنے کے معنی پائے جاتے ہیں۔ باغ کو جنت اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ درختوں سے چھپا رہتا ہے اور بہشت کو بھی کہا جاتا ہے کیونکہ وہ دنیا سے چھپا ہوا ہے اور اس کی نعمتیں ہم سے پوشیدہ ہیں۔ جِنّ بالکسر بمعنی پری، دیو، کیونکہ وہ انسان سے پوشیدہ ہے۔ جُنّۃٌ بالضم بمعنی ڈھال، ہتھیاروں سے بچاؤ کی چیز۔ مجنون بمعنی دیوانہ، جس کی عقل چھپی ہوئی ہے جَانّ بمعنی دل، جنین وہ بچہ جو ابھی رحم مادر میں ہو، الجَنَنُ بمعنی قبر میت، کفن وغیرہ۔ قولہ یمین داہنا ہاتھ، داہنی جانب ج اَیْمُنٌ واَیمانٌ واَیامِنُ وایامینُ تصغیر یُمَیْنٌ قولہ شمال بایاں ج اَشْمُلٌ وشُمُلٌ وشمائِلُ۔ یمین اور شمال دونوں الفاظ متقابلہ میں سے ہیں۔ قولہ نار بمعنی آگ ج نیران یہاں مراد دوزخ ہے قولہ ملک (بفتح لام) اصلہ ملئکٌ بمعنی فرشتہ ج ملٰئکۃ، ملائک۔ اور بکسر لام بمعنی بادشاہ، مالک، اللہ تعالیٰ ج ملوک۔ اور بکسر میم و سکون لام بمعنی ملکیت ج املاک۔ ملک الموت سے مراد حضرت عزرائیل ؑ ہیں ملک اصل میں ملئک تھا۔ الوک بمعنی رسالت سے مشتق ہے قلب مکانی کرکے لام کو ہمزہ پر مقدم کردیا ملئک ہوا۔ پھر کثرت استعمال سے ہمزہ حذف ہو گیا ملک ہوگیا۔ قولہ خلف بمعنی پیچھے یہ قدام کی نقیض ہے۔ قولہ ظہر بمعنی پیٹھ پیٹ کا مقابل ج اظہر، ظہور، ظہران۔

ترکیب:۔ (بقیہ گذشتہ صفحہ) الندامۃ وترک حب الدنیا، وثناء الخلق والریاسۃ والغل والحسد سے مل کر بدل ہوا مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر اغسل فعل سے متعلق ہے پس فعل با فاعل و متعلق و مفعول جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے اب مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کر پہلے جملہ پر معطوف ہے پھر معطوف با معطوف علیہ مقولہ ہوا۔ **فائدہ:۔** چونکہ اما متضمن معنی شرط ہے اس لئے خبر پر فاء جزائیہ داخل ہو (متعلقہ صفحہ ہذا) قولہ ثم اذھب۔ اذہب فعل با فاعل الی المسجد جار با مجرور فعل سے متعلق ہے پس جملہ فعلیہ ہوگیا۔ اسی طرح ابسط فعل با فاعل اور الاعضاء مفعول بہ ملکر جملہ ہوگیا۔ اور اری الکعبۃ کی ترکیب بعینہ وہی ہے۔ قولہ اقوم فعل با فاعل حاجتی مرکب اضافی معطوف علیہ اور حذری معطوف سے مل کر بین کا مضاف الیہ ہے مضاف با مضاف الیہ اقوم کا متعلق ہے پس جملہ فعلیہ ہوگیا اور لفظ اللہ

(باقی بر صفحہ آئندہ)

وکانی واضع قدمی علی الصراط واظن ان ھذہ الصلوٰۃ آخر صلوٰۃ اصلیھا ثم انوی واکبر بالاحسان واقرأ بالتفکر وارکع بالتواضع واسجد بالتضرع واتشھد بالرجاء واسلم بالاخلاص

مطلب خیز ترجمہ:۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ گویا میں اپنے قدموں کو پلصراط پر رکھنے والا ہوں اور گمان کرتا ہوں کہ یہ میری آخری نماز ہے جس کو میں پڑھتا ہوں۔ پھر نیت کرتا ہوں اور صفت احسان یعنی نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور (قرآن کے معانی میں) غور وفکر کرکے پڑھتا ہو اور نہایت عجز وانکسار کے ساتھ رکوع اور گریہ وزاری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں اور اللہ پاک کی رحمت کی امید پر تشہد پڑھتا ہوں اور اخلاص کے ساتھ سلام پھیرتا ہوں۔

تحقیقات:۔ واضع اسم فاعل بم رکھنے والا از فتح مصدر الوضع بم رکھنا مثال واوی۔ قولہ قدمی قدم کا تثنیہ مضاف بیائے متکلم بم پاؤں مونث سماعی ہے۔ اور کبھی مذکر بھی مستعمل ہے ج اقدام وقدام اور تصغیر قدیمۃ ہے۔ قولہ صراط راستہ، پل۔ یہاں وہ پل مراد ہے جو قیامت کے دن پشت جہنم پر قائم کیا جائے گا ج صُرُط۔ قولہ اظن مضارع واحد متکلم از نصر مصدر الظن بم جاننا، یقین کرنا اسی سے ہے ظنوا ان لا ملجأ من اللہ الا الیہ" یعنی انہوں نے یقین کیا کہ اللہ کے عذاب سے کوئی جائے پناہ نہیں مگر اسی کی طرف اور گمان کے معنی میں بھی مستعمل ہے جیسے ظننت زیدا ماجیک۔۔ مادہ ظنن مضاعف ثلاثی۔ قولہ انوی مضارع واحد متکلم از ضرب مصدر النیۃ ارادہ کرنا، قصد کرنا۔ لفیف مقرون۔ النیۃ کے معنی قصد، ارادہ ج نیات قولہ اکبر مضارع واحد متکلم از تفعیل مصدر التکبیر والکبار اللہ اکبر کہنا، بزرگ شمار کرنا، بڑا بنانا۔ معنی اول کے لحاظ سے خاصیت قصر ماخذ ہے اور معنی ثانی کے اعتبار سے حسبان ہے شیخ کے قول میں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ احسان افعال کا مصدر ہے بم نیکی کرنا، اچھی طرح سے کرنا اور بصلہ الی وبا مستعمل ہے۔ احسن الشئ اچھی طرح سے بنانا، اچھی طرح جاننا کہا جاتا ہے فلان یحسن القراءۃ فلاں اچھی طرح پڑھتا ہے قولہ اقرأ مضارع واحد متکلم از فتح مصدر القراءۃ بم پڑھنا۔ مہموز لا۔ قولہ تفکر تفعل کا مصدر بم سوچنا، غور کرنا، تامل کرنا اور بصلہ فی مستعمل ہے۔ قولہ ارکع مضارع واحد متکلم از فتح مصدر الرکوع بم سر جھکانا، پشت خم کرنا قولہ التواضع مصدر تفاعل بم ذلیل ہونا، عاجز ہونا، خاکسار ہونا۔ یہاں حاصل مصدر مراد ہے مثال واوی۔ قولہ التضرع مصدر تفعل بم ذلیل ہونا، چپکے چپکے قریب آنا۔ تضرع الی اللہ عاجزی سے دعا کرنا قولہ اتشھد مضارع واحد متکلم از تفعل مصدر تشہد بم گواہی طلب کرنا۔ التشہد المسلم التحیات پڑھنا۔ قولہ رجاء مصدر نصر بمعنی پر امید ہونا، امید کرنا، خوف کرنا مادہ رجو ناقص واوی قولہ الاخلاص مصدر افعال بم خلاصہ لینا۔ اخلص الطاعۃ بے نام ونمود کے عبادت کرنا۔

ترکیب:۔ (بقیہ گذشتہ صفحہ) لفظ اللہ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر اقوم کی ضمیر فاعل سے حال ہے۔ قولہ الجنۃ مبتدا اور عن یمینی جار با مجرور کائنۃ مقدر سے متعلق ہوکر خبر ہے اسی طرح النار عن شمالی کی ترکیب ہے۔ قولہ ملک الموت مضاف با مضاف الیہ مبتدا اور خلف ظہری مضاف با مضاف الیہ کائن شبہ فعل سے ظرف متعلق ہوکر خبر ہے۔ (متعلقہ صفحہ ھذا) قولہ کانی ۔۔۔ علی الصراط کانّ حرف مشبہ بالفعل یائے متکلم اسم کان واضع شبہ فعل اپنے مفعول قدمی مرکب اضافی اور متعلق علی الصراط جار با مجرور سے مل کر خبر کانّ ہے۔ قولہ اظن ۔۔ اصلیھا۔ اظن فعل با فاعل ہذہ الصلوٰۃ اسم اشارہ با مشار الیہ انّ کا اسم ہے اصلیھا فعل با فاعل ومفعول جملہ فعلیہ ہوکر صلوٰۃ کی صفت پس صلوٰۃ موصوف اپنی صفت سے مل کر آخر کا مضاف الیہ ہے۔ پھر مضاف با مضاف الیہ انّ کی خبر ہے۔ پس انّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر بتاویل مفرد اظن فعل کا مفعول ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ ثم انوی۔ انوی فعل با فاعل مستتر انا جملہ فعلیہ ہوکر معطوف علیہ ہے۔ قولہ اکبر بالاحسان۔ اکبر فعل با فاعل اور بالاحسان جار با مجرور اکبر سے متعلق ہے پس جملہ فعلیہ ہوکر معطوف قولہ اقرأ بالتفکر سے اسلم بالاخلاص تک پانچوں جملوں کی ترکیب ظاہر ہے۔

فھٰذہٖ صلوتی منذ ثلاثین سنۃً فقال لہ عصام ھٰذا شئ لا یقدر علیہ غیرک وبکٰی بکاءً شدیدًا۔

حکایت: حکی ان ملکًا شابًا تولی الملک فلم یجد لہ لذۃ فقال لجلسائہ ھل الناس فی ھذا اولا فقالوا لہ ان الناس مستقیمون فقال لھم

مطلب خیز ترجمہ: میری یہ نماز تیس سال سے ہے (یہ سنکر) عصام نے کہا کہ یہ ایسی چیز ہے کہ آپ کے علاوہ دوسرا اس پر قادر نہیں ہوسکتا اور زار و قطار روئے۔ منقول ہے کہ ایک نوجوان بادشاہ سلطنت کا مالک ہوا (مگر) اس نے سلطنت کی کوئی لذت نہیں پائی۔ پس اس نے اپنے ہمنشینوں سے کہا کہ کیا لوگ اس بارے میں میرے ہی مشابہ ہیں یا نہیں۔ انہوں نے کہا لوگ راہ راست پر قائم ہیں۔ بادشاہ نے ان سے کہا۔

تحقیقات: قولہ منذ۔ حرف جار مبنی علی الضم بمعنی مدت۔ قولہ سنۃ بفتحتین بمعنی سال ج سنوات اول بکسر اول وفتح ثانی بمعنی ادنگھ۔ قولہ لایقدر مضارع واحد مذکر غائب از ضرب ونصر وسمع مصدر قدرۃ ومقدرۃ ومقدارًا علی الشئی بمعنی توانا وقوی ہونا۔ قولہ بکی۔ ماضی از ضرب مصدر بکاء بمعنی رونا صفت باک ج بکاۃ مونث باکیۃ ج باکیات وبواک مادہ بکی ناقص یائی قولہ شدیدا بمعنی سخت ج اشدّاء وشداد۔ قولہ شاب بمعنی جوان ج شبان وشَبَبَۃ وشباب۔ شبابًا وشبیبۃ الغلام از ضرب بمعنی جوان ہونا کہا جاتا ہے من شبّ الی دبّ۔ جوانی سے بڑھاپے تک۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ تولی۔ ماضی از تفعل مصدر التولی۔ ذمہ داری لینا۔ کسی کے کام کے لئے مستعد ہونا۔ اور بصلہ عن بمعنی اعراض کرنا۔ مادہ ولی۔ لفیف مفروق۔ قولہ لم یجد۔ نفی جحد بلم از ضرب مصدر الوجدان بمعنی پانا۔ مثال واوی۔ قولہ لذۃ۔ مزہ، خوشی، حصول مرغوبات ج لذات۔ لذاذا از سمع وضرب بمعنی خوش مزہ ہونا، مرغوب ہونا۔ لذیذ ہونا۔ صفت لذّ ولذیذ مضاعف ثلاثی۔ قولہ جلساء۔ جلیس بمعنی ہمنشیں کی جمع ہے۔ از ضرب مصدر الجلوس بیٹھنا۔ قولہ مستقیمون۔ جمع مذکر اسم فاعل از استفعال مصدر الاستقامۃ۔ بمعنی سیدھا ہونا مادہ قوم اجوف واوی۔

ترکیب: قولہ فھٰذہ ۔۔۔ سنۃ۔ ہذہ اسم اشارہ اپنے مشار الیہ صلواتی سے مل کر مبتدا۔ ثلاثین ممیز اپنی تمیز سنۃ سے مل کر منذ جارہ کا مجرور ہے۔ جار با مجرور کائنۃ مقدر سے متعلق ہوکر خبر ہے۔ قولہ فقال لہ ۔۔۔ غیرک قال فعل اپنے فاعل عصام اور متعلق لہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر قول ہے۔ ہذا اسم اشارہ مبتدا۔ اور مشار الیہ صلوۃ کیف بکیفیت مسموعہ ہے اور خبر (شئ) مذکر ہونے کی وجہ سے اسم اشارہ مذکر لایا گیا۔ شئ موصوف اپنی صفت لایقدر الخ جملہ فعلیہ سے مل کر خبر ہے۔ یعنی لایقدر فعل غیرک مضاف با مضاف الیہ فاعل اور علیہ متعلق ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ پس ہذا شئ الخ جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہے۔ قولہ بکیٰ بکاءً شدیدًا۔ بکی فعل با فاعل بکاءً شدیدًا موصوف با صفت مفعول مطلق ہے باقی ظاہر ہے۔

ملکًا موصوف اپنی صفت شابًا سے مل کر ان کا اسم ہے۔ تولی فعل اپنے فاعل مستتر اور مفعول الملک سے ملکر جملہ فعلیہ ہوکر خبر ان ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ فلم یجد لہ لذۃ کی ترکیب ظاہر ہے۔ قولہ فقال لجلسائہ جملہ ہوکر قول ہے۔ ھل الناس مثلی فی ھذا او لا مقولہ ہے۔ یعنی الناس مبتدا مثلی مضاف اور مضاف الیہ اور اپنے متعلق فی ہذا سے مل کر معطوف علیہ او حرف عطف لائے نافیہ بمعنی غیر ہے اور وہ مثلی محذوف کی طرف مضاف ہے۔ تقدیر عبارت یوں ہے او غیر مثلی پس مضاف با مضاف الیہ معطوف ہے۔ اب معطوف با معطوف علیہ خبر ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ فقالوا جملہ ہوکر قول ہے۔ الناس مبتدا اپنی خبر مستقیمون سے مل کر جملہ ہوکر مقولہ ہے۔

فماذا یقیمہ لی قالوا یقیمہ لک العلماء فدعا بعلماء بلدتہ وصلحائھا وقال لھم اجلسوا عندی فما رأیتم منی من طاعۃ فامرونی بھا وما رأیتم منی من معصیۃ فازجرونی عنہا ففعلوا ذلک فاستقام لہ الملک اربع مائۃ سنۃ ثم اتاہ ابلیس لعنہ اللہ تعالیٰ فقال الملک لہ من انت قال انا ابلیس ولکن اخبرنی من انت

مطلب خیز ترجمہ:۔ (بادشاہ نے ان سے کہا کونسی چیز میرے لئے سلطنت کو قائم کر دیگی۔ انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے لئے علماء اس کو قائم اور ثابت کر دیں گے۔ چنانچہ بادشاہ نے اپنے شہر کے علماء اور نیک لوگوں کو دعوت دی اور ان سے کہا کہ آپ لوگ میرے نزدیک بیٹھیں اور مجھ سے جو بات طاعت الٰہی کی دیکھیں اس کا مجھے حکم کریں۔ اور جو گناہ کی بات دیکھیں مجھے اس سے روکیں پس علماء اور صلحاء نے ایسا ہی کیا (اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ) اس کی بادشاہت چار سو برس تک قائم رہی۔ اس کے بعد ابلیس "خدا اس پر لعنت کرے" بادشاہ کے پاس آیا۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا کہ میں ابلیس ہوں۔ اور لیکن مجھے بتاؤ کہ تم کون ہو!

تحقیقات:۔ قولہ یقیمہ مضارع از افعال مصدر الاقامۃ بمعنی قائم کرنا، کھڑا کرنا۔ اس کا مادہ بھی قوم ہے۔ قولہ بلدۃ بمعنی ہر ایک جگہ آباد یا غیر آباد ج بلاد و بلدان۔ قولہ صلحاء بروزن علماء صلیح بمعنی صالح کی جمع تکسیر ہے بمعنی نیک۔ صلاحًا و صلوحًا از کرم و فتح و نصر بمعنی درست ہونا۔ فساد کا زائل ہونا۔ قولہ طاعۃ بمعنی عبادت ج طاعات، طوعًا۔ از نصر بمعنی فرمانبردار ہونا صفت طائع ج طُوّع و طائعون اجوف واوی۔ قولہ معصیۃ گناہ، لغزش ج معاصی۔ معصیۃً و عصیًا از ضرب بمعنی نافرمانی کرنا۔ ناقص یائی۔ قولہ أمروا امر جمع مذکر حاضر از نصر مصدر الامر حکم کرنا۔ مہموز فاء۔ قولہ ازجروا امر جمع مذکر حاضر از نصر مصدر الزجر بمعنی روکنا، منع کرنا۔ بصلہ عن مستعمل ہے۔ قولہ ابلیس۔ یہ شیطان کا علم جنس ہے۔ "ابلاس از افعال بمعنی بے خیر ہونا، شکستہ دل ہونا۔ ابلس من رحمۃ اللہ مایوس ہونا" سے مشتق ہے چونکہ ابلیس ملعون رحمت خداوندی سے قطعًا مایوس و محروم ہے اس لئے اس کا نام ابلیس رکھا گیا ج ابالیس و ابالسۃ۔ قولہ لعن ماضی از فتح مصدر اللعن بمعنی رسوا کرنا، لعنت کرنا، گالی دینا، دھتکارنا۔

ترکیب:۔ قولہ فماذا یقیمہ لی۔ کلمۂ ماذا میں دو احتمال ہیں یا مجموع ماذا کو کلمۂ استفہام کے طور پر ای شیٔ کے معنی میں گردانا جائیگا۔ یا ما بمعنی ای شیٔ اور ذا اسم موصول ہے بر تقدیر اول ماذا بمعنی ای شیٔ مبتدا ہے۔ یقیمہ کی فعل با فاعل و مفعول و متعلق جملہ فعلیہ ہو کر خبر ہے۔ اور بر تقدیر ثانی ما بمعنی ای شیٔ مبتدا ہے۔ اور ذا اسم موصول یقیمہ لی جملہ ہو کر صلہ ہے۔ اور موصول اپنے صلہ سے مل کر خبر ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ موصول با صلہ مبتدا مؤخر ہو اور ما استفہامیہ خبر مقدم ہو۔ قولہ فما رأیتم ۔۔۔۔ بھا۔ ما موصولہ رأیتم منی فعل با فاعل و متعلق جملۂ فعلیہ ہو کر صلہ ہے موصول با صلہ مبین ہوا۔ من بیانیہ طاعۃ بیان مبین اپنے بیان سے مل کر مبتدا ہے أمرونی بھا فعل با فاعل و مفعول و متعلق جملہ فعلیہ انشائیہ خبر ہے۔ اور اسی طریقہ پر قولہ وما رأیتم منی من معصیۃ فازجرونی عنہا کی ترکیب ہے۔ قولہ فاء فصیحیہ ہے جو کہ شرط محذوف پر دال ہے ای فلما حکموا بذالک الحکم ففعلوا ذلک ترکیب ظاہر ہے۔ قولہ فاستقام ۔۔۔ سنۃ اربعۃ مائۃ سنۃ ممیز با تمیز استقام فعل کا مفعول فیہ ہے۔ لہ اس کا متعلق ہے الملک فاعل ہے یہاں بھی فاستقام میں فاء فصیحیہ ہے ای فلما فعلوا ذلک فاستقام الخ۔ قولہ اتاہ فعل ہ ضمیر مفعول فیہ ظرف مکان بمعنی عندہ۔ اور ابلیس فاعل۔ باقی ظاہر ہے۔ "لعنہ اللہ" جملۂ فعلیہ معترضہ ہے۔ قولہ فقال الملک جملہ فعلیہ ہو کر قول ہے۔ اور من استفہامیہ مبتدا اور انت خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے۔ قولہ قال جملہ فعلیہ ہو کر قول ہے۔ انا ابلیس مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ہے۔ قولہ ولکن اخبرنی من انت۔ من انت جملہ اسمیہ ہو کر اخبر فعل کا مفعول ثانی ہے اور اخبر فعل با فاعل ونون وقایہ و یائے متکلم مفعول اول ہے۔ باقی ظاہر ہے۔

قال انا رجل من بنی آدم فقال له لو کنت من بنی ادم لمتَّ کما یموت بنو آدم وانما انت الٰہ فادع الناس الی عبادتک فدخل فی نفسه شئ من ذلک فصعد المنبر ثم قال ایها الناس انی اخفیت علیکم امرًا وقد حان وقت اظہارہ تعلمون انی ملککم اربع مائة سنة ولو کنت من بنی آدم لمتُّ کما یموت بنو آدم وانما انا الله فاعبدونی۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ بادشاہ نے کہا کہ میں اولاد آدم سے ایک مرد ہوں۔ ابلیس نے کہا کہ اگر تم اولاد آدم سے ہوتے تو ضرور مرجاتے جیسا کہ دوسرے اولاد آدم مرجاتے ہیں۔ تم تو معبود (پرستش کے لائق) ہو۔ پس لوگوں کو اپنی عبادت کی طرف بلاؤ (ابلیس کے اغواء سے) بادشاہ کے دل میں یہ بات اثر کرگئی۔ چنانچہ وہ منبر پر چڑھا اور کہا اے لوگو! میں نے تم سے ایک بات پوشیدہ رکھی۔ اب اس کے اظہار کا وقت آگیا ہے۔ تم جانتے ہو کہ چار سو برس سے تمہارے بادشاہ ہوں۔ اگر میں اولاد آدم سے ہوتا تو جس طرح عام انسان مرجاتے ہیں میں بھی مرجاتا۔ میں (تمہارا) معبود ہوں۔ سو تم میری پرستش کرو۔

تحقیقات:۔ قولہ ادم بمعنی گندم گوں۔ حضرت سیدنا ابو البشر علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کا اسم گرامی۔ افراد جنس پر بھی اس کا اطلاق کیا جاتا ہے ج آدادم نسبت کے لئے آدمی۔ اَدَمًا از سمع واُدْمَۃً ازکرم بمعنی گندم گوں ہونا۔ قولہ صَعِدَ ماضی از سمع مصدر الصعود بمعنی اوپر چڑھنا۔ اس کا صلہ اکثر الیٰ آتا ہے۔ ومنہ قولہ تعالیٰ "الیہ یصعد الکلم الطیب" اور کبھی فی آتا ہے کما یقال "صعد فی السلم" اور کبھی صلہ محذوف ہوتا ہے جیسے شیخ کا قول "فصعد المنبر"۔ قولہ المنبر بلند جگہ۔ جہاں سے واعظ یا خطیب لوگوں کو خطاب کرتا ہے۔ بلند ہونے کی وجہ سے منبر کہا جاتا ہے اور آلہ کی تشبیہ کی بنا پر میم کو کسرہ دیا جاتا ہے ج منابر۔ نبر الشئ از ضرب بلند کرنا۔ انتبر الخطیب خطیب کا منبر پر چڑھنا۔ قولہ اخفیت ماضی واحد متکلم از افعال مصدر الاخفاء بمعنی چھپانا اصل میں اخفائی تھا بقاعدہ رداء یاء ہمزہ سے بدل گئی۔ اور یہ اعلان کا مقابل ہے ناقص یائی۔ قولہ حانَ ماضی از ضرب مصدر الحینونۃ بمعنی وقت قریب ہونا۔ اجوف یائی

ترکیب:۔ قولہ قال .... بنی آدم۔ قال جملہ ہوکر قول ہے۔ انا مبتدا رجل موصوف من بنی آدم جار با مجرور کائن مقدر سے متعلق ہوکر صفت ہے۔ اور موصوف با صفت خبر ہے۔ پس مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہوکر مقولہ ہے۔ قولہ فقال لہ قول ہے۔ لو کنت من بنی آدم الخ مقولہ ہے۔ یعنی لو شرطیہ کنتَ اگر تامہ ہو تو ضمیر فاعل ہے اور من بنی آدم متعلق ہے اور اگر ناقصہ ہو تو ضمیر اسم ہے اور من بنی آدم کائنا مقدر سے مل کر کنتَ کی خبر ہے۔ پس بر تقدیر اول جملہ فعلیہ اور بر تقدیر ثانی جملہ اسمیہ ہوکر شرط ہے۔ لمتَ الخ جزا ہے۔ یعنی متَ فعل با فاعل اور کما یموت بنو آدم متَ کے مفعول مطلق محذوف کی صفت ہے اور کاف بمعنی مثل ہے اور ما مصدریہ ہے ای لمتَ موتًا مثل موت بنی آدم۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ انت الٰہ مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہے قولہ فادع الناس الی عبادتک۔ ادعُ فعل با فاعل مستتر الناس مفعول اور الی عبادتک جار با مجرور فعل سے متعلق ہے باقی ظاہر ہے قولہ فدخل فی نفسہ شئ من ذلک۔ منْ ذلک کائن مقدر سے متعلق ہوکر شئ کی صفت ہے اور شئ اپنی صفت سے مل کر دخل کا فاعل ہے اور فی نفسہ فعل کا متعلق ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ فصعد المنبر۔ المنبر صعد فعل کا مفعول فیہ ہے اور ضمیر مستتر صعد میں فاعل ہے۔ قولہ ثم قال .... حان وقت اظہارہ۔ قال قول ہے۔ ایہا الناس الخ مقولہ ہے یعنی ایہا الناس ندا ہے اخفیت فعل با فاعل اپنے مفعول امرًا سے جملہ فعلیہ ہوکر ان حرف مشبہ بالفعل کی خبر ہے اور یاء متکلم انّ کا اسم ہے پس یہ جملہ اسمیہ ہوکر معطوف علیہ ہے۔ قد حانَ فعل اپنے فاعل وقت اظہارہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر معطوف۔ معطوف علیہ با معطوف جواب ندا ہے۔ باقی بر صفحہ آئندہ

فاوحی اللہ الی نبی زمانہ ان اخبرہ انی استقمت لہ ما استقام فلما تحول الی معصیتی فبعزتی وجلالی لاُسلطن علیہ بخت نصر فسلطہ علیہ فضرب عنقہ واوقر من خزائنہ سبعین سفینۃ من الذھب واللہ اعلم۔

مطلب خیز ترجمہ :۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کے نبی کے پاس وحی بھیجی کہ اس کو خبر کر دو کہ جب تک وہ راہ راست پر قائم تھا میں نے اس کا ملک قائم اور ثابت رکھا جب وہ میری نافرمانی کی طرف مائل ہوا تو مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے کہ میں اس پر بخت نصر (جیسے ظالم بادشاہ) کو مسلط کردوں گا۔ چنانچہ بخت نصر کو اس پر مسلط کیا اور بخت نصر نے اس کی گردن ماردی یعنی اس کو قتل کردیا اور اس کے خزانوں سے ستر کشتیاں سونے کی بھر لے گئیں۔

تحقیقات :۔ قولہ اوحی ماضی از افعال۔ اوحی اللہ الیہ بکذا۔ وحی بھیجا۔ اس کا صلہ الیٰ آتا ہے مادہ وحی لفیف مفروق قولہ نبی۔ اللہ کے الہام سے غیب کی باتیں بتلانے والا۔ خدا کی طرف سے پیغامبر۔ نسبت کے لئے نبوی ج اَنْبِیَاءُ وَنَبِیُّوْنَ اَنْبَاءُ وَنُبَاءُ۔ نُبُوْءًا از فتح بلند ہونا تَنَبُّأً تَنَبُّؤًا از تفعل دعویٰ نبوت کرنا۔ قولہ زمان بمعنی وقت ج ازمنۃ قولہ تحول ماضی از تفعل مصدر التحول بمعنی پھر جانا۔ بصلہ عن مستعمل ہے۔ اجوف واوی قولہ عزت بمعنی قوت، ارجمندی، قولہ جلال بزرگی قولہ لاسلطن لام تاکید با نون ثقیلہ معروف واحد متکلم از تفعیل مصدر التسلیط بمعنی کسی پر غالب بنانا یہ لفظ متعدی بدو مفعول ہے اول بنفسہ اور دوم بواسطۂ علیٰ ہے جیسا کہ شیخ کے قول فسلطہ علیہ میں۔ قولہ بخت نصر۔ جزء ثانی مبنی علی الفتح ہے۔ ایک کافر بادشاہ کا نام ہے جو کہ ممالک ہفت اقلیم پر قابض تھا اور بیت المقدس کو خراب کیا تھا۔ یہ مرکب ہے بَخْت اور نصر سے۔ بخت اصل میں بوخت تھا۔ یعنی لڑکا۔ اور نصر ایک بت کا نام ہے چونکہ وہ شخص زمانۂ طفولیت میں ایک بت کے نزدیک پایا گیا تھا۔ اور اس کے باپ کا نام معلوم نہ تھا۔ اسی وجہ سے اس کی طرف نسبت کرکے بخت نصر یعنی بت کا لڑکا نام رکھا گیا۔ ترکیب اور علم سے غیر منصرف ہے۔ قولہ عُنُقٌ بمعنی گلا (مذکر ہے اور مونث بھی مستعمل ہے) ج اعناق، عَنَقًا از سمع بمعنی لمبی گردن والا ہونا۔ صفت اَعْنَق۔ قولہ اوقر ماضی از افعال مصدر ایقار بمعنی بھاری بوجھ لادنا۔ خاصیت تصییر ہے یعنی صاحب وقر بنا دینا۔ مادہ وقر مثال واوی قولہ سفینۃ بمعنی کشتی ج سُفُنٌ وسَفَائِن۔ قولہ ذَھَبٌ بمعنی سونا (کبھی مونث بھی بولتے ہیں) ج اَذْہَابٌ وذُہُوْبٌ وذُہْبَانٌ

ترکیب :۔ (بقیہ گذشتہ صفحہ) قولہ تعلمون۔۔۔ سنۃ۔ اربعمائۃ سنۃ ممیز با تمیز مفعول فیہ ظرف زمان ملک کا متعلق ہے۔ ملک اپنے مضاف الیہ کم ضمیر اور متعلق سے مل کر اَنَّ کی خبر ہے اور یاء متکلم اَنَّ کا اسم ہے۔ پس اَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر بتاویل مفرد تعلمون کا مفعول ہے۔ اور تعلمون میں ضمیر فاعل ہے باقی ظاہر ہے۔ قولہ ولو کنت من بنی آدم۔۔۔ انا اللہ تک کی ترکیب بعینہ گذر چکی۔ قولہ فاعبدونی کی ترکیب ظاہر ہے۔ (متعلقہ صفحہ ھٰذا) قولہ فاوحی اللہ۔۔۔ ما استقام۔ الی نبی زمانہ جار با مجرور اوحیٰ فعل کا متعلق ہے اور لفظ اللہ فاعل اخبرہ الخ جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر اوحیٰ کا مفعول ہے۔ یعنی اخبر فعل با فاعل ہ ضمیر مفعول اول انی استقمت لہ ما استقام مفعول ثانی ہے۔ یعنی ما استقام میں ما مصدریہ ہے بمعنی ما دام ظرف زمان مضاف اور استقام فعل با فاعل مستتر ہو جملہ فعلیہ ہو کر مضاف الیہ ہے۔ اب مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر استقمت فعل کا ظرف متعلق ہے اور لہ متعلق اول ہے۔ پس استقمت فعل با فاعل اور متعلقین جملہ فعلیہ ہو کر اَنَّ کی خبر ہے اور یاء متکلم اَنَّ کا اسم ہے باقی ظاہر ہے۔ قولہ فلما تحول الی معصیتی جملہ فعلیہ ہو کر شرط ہے اور فبعزتی وجلالی لاسلطن علیہ بخت نصر جملہ جزا ہے۔ یعنی فبعزتی وجلالی میں با جارہ اپنے مجرور عزتی وجلالی سے مل کر اقسم فعل محذوف کا متعلق ہے۔ پس اقسم فعل با فاعل مستتر ومتعلق جملہ فعلیہ ہو کر قسم ہوئی اور لاسلطن فعل اپنے فاعل مستتر اور متعلق علیہ اور

حکایت :۔ حکی انہ کان لھارون الرشید جاریۃ سوداء قبیحۃ المنظر فنثر یوماً دنانیر بین الجواری فصارت الجواری یلتقطن الدنانیر وتلک الجاریۃ واقفۃ تنظر الی وجہ الرشید فقیل الا تلتقطین الدنانیر فقالت ان مطلوبھن الدنانیر ومطلوبی صاحب الدنانیر

مطلب خیز ترجمہ :۔ نقل ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید کی ایک کالی کلوٹی، بدصورت لونڈی تھی۔ ایک دن خلیفہ نے لونڈیوں کے درمیان اشرفیاں بکھادریں۔ لونڈیاں اشرفیاں چننے لگیں۔ مگر وہ بدصورت لونڈی کھڑی ہو کر خلیفہ کیطرف دیکھتی رہی کسی نے پوچھا کہ تو اشرفیاں کیوں نہیں چنتی؟ اس نے کہا ان لونڈیوں کا مقصد اشرفیاں ہے اور میرا مطلوب اشرفیوں کا مالک ہے۔

تحقیقات :۔ ھارون الرشید۔ بنو عباسیہ کے پانچواں خلیفہ تھے۔ خلیفہ مہدی کے بیٹے تھے۔ مقام ری میں انکی ولادت باسعادت ہوئی۔ اپنے بھائی ہادی کے بعد ۱۷۰ھ میں منصب خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ صاحب فتوت و مروت آدمی تھے۔ رشید ان کا لقب تھا بمعنی راہ راست پانے والا اور راہ راست دکھانے والا۔ اور لفظ ہارون عجمہ اور علمیت کے سبب سے غیر منصرف ہے۔ انکی خلافت کا زمانہ ۱۹۳ھ تک رہا۔ قولہ جاریۃ بم لونڈی، بچی، کشتی، سانپ ج جواری، جاریات۔ یہاں معنی اول مراد ہیں قولہ سوداء بم سیاہ ج سُوْدٌ، سَوِدَ از سمع کالا ہونا۔ قولہ منظر اسم ظرف بمعنی دیکھنے کی جگہ مراد چہرہ، صورت ج مناظر قبیحۃ المنظر بم بدصورت قولہ فنثر ماضی از نصر وضرب مصدر النثر والنثار بم بکھیرنا، نثر میں گفتگو کرنا۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ دنانیر، دینار کی جمع ہے بم سونے کا ایک پرانا سکہ۔ اصل میں دنّار تھا۔ نون اول کو یاء سے بدل دیا دینار ہو گیا قولہ یلتقطن مضارع جمع مؤنث غائب از افتعال مصدر التقاط بم چننا، زمین سے اٹھانا۔ قولہ مطلوب اسم مفعول از نصر مصدر الطلب ڈھونڈھنا۔

ترکیب :۔ (بقیہ گذشتہ صفحہ) اور مفعول بحنث نصر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جواب قسم۔ پس قسم با جواب قسم جملہ قسمیہ ہو کر جزائیہ قولہ فسلطہ علیہ ترکیب ظاہر ہے۔ قولہ فضرب عنقہ ترکیب ظاہر ہے۔ قولہ اوقر من خزانتہ ۔ ۔ ۔ من الذھب۔ من خزانتہ جار بامجرور اوقر فعل کا متعلق ہے۔ سبعین ممیز سفینۃ موصوف من الذھب جار بامجرور کائنۃ مقدر سے متعلق ہو کر صفت ہے موصوف با صفت تمیز ہوئی۔ ممیز با تمیز اوقر فعل کا مفعول ہے۔ اور اوقر میں ضمیر مستتر ھو فاعل ہے باقی ظاہر ہے (متعلقہ صفحہ ھذا) قولہ حکی ۔ ۔ ۔ ۔ قبیحۃ المنظر۔ انہ الخ جملہ ہو کر بتاویل مفرد حکی کا نائب فاعل ہے۔ یعنی ہٗ ضمیر اسم اَنّ کان لھارون الخ خبر اَنّ یعنی جاریۃ موصوف اپنی دونوں صفتوں (سوداء قبیحۃ المنظر) سے مل کر کان کا اسم مؤخر ہے۔ لھارون الرشید جار بامجرور ثابتۃ مقدر سے متعلق ہو کر خبر کان مقدم ہے۔ قولہ فنثر ۔ ۔ ۔ الجواری۔ نثر فعل ضمیر مستتر فاعل یوماً اس کا مفعول فیہ ہے اور بین الجواری مضاف با مضاف الیہ ظرف متعلق ہے اور دنانیر مفعول بہ ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ فصارت ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ الدنانیر۔ الجواری صارت کا اسم ہے اور یلتقطن الدنانیر جملہ فعلیہ ہو کر صارت کی خبر ہے۔ قولہ وتلک ۔ ۔ ۔ ۔ الرشید۔ تلک الجاریۃ مبتدا ہے واقفۃ خبر ہے اور تنظر الی وجہ الرشید۔ جملہ فعلیہ ہو کر واقفۃ کی ضمیر سے حال ہے۔ یا واقفۃ موصوف اور تنظر الی وجہ الرشید جملہ ہو کر صفت ہے۔ قولہ فقیل ۔ ۔ ۔ الدنانیر۔ قیل جملہ فعلیہ ہو کر قول ہے۔ الا تلتقطین الدنانیر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ ہے۔ قولہ فقالت ۔ ۔ ۔ ۔ صاحب الدنانیر۔ قالت جملہ ہو کر قول ہے مطلوبھن اسم اَنّ اور الدنانیر خبر اِنّ۔ پس یہ جملہ ہو کر معطوف علیہ ہے۔ اور مطلوبی صاحب الدنانیر۔ جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔ معطوف با معطوف علیہ مقولہ ہے۔

اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعیٰ فیہ

فاعجبه قولها فقربها واعطاها مالًا كثيرًا فانتهى الخبر الى الملوك بان هارون الرشيد عشق جارية سوداء فلما بلغه ذلك ارسل خلف جميع الملوك حتى جمعهم عنده فلما اجتمعوا امر باحضار الجواری واعطى كل واحدة منهن قدحًا من الياقوت وامر بالقائه فامتنعن جميعًا۔

مطلب خیز ترجمہ :۔ اس کی بات نے خلیفہ کو اچنبا کر دیا۔ سو خلیفہ نے اس کو مقرب کیا اور بہت سا مال عطا کیا دوسرے بادشاہوں کو یہ خبر پہنچی کہ ہارون رشید ایک سیاہ فام لونڈی پر عاشق ہوگیا۔ خلیفہ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے تمام بادشاہوں کے پاس قاصد بھیجکر ان کو اپنے پاس جمع کیا۔ جب تمام بادشاہ جمع ہوئے تو سب لونڈیوں کی حاضری کا حکم دیا۔ اور ہر ایک کو یاقوت کا ایک ایک پیالہ دیا اور اس کو (زمین پر) پھینکدینے کا حکم دیا۔ سب لونڈیاں باز رہ گئیں یعنی فرمان شاہی کو بجا نہیں لائیں۔

تحقیقات :۔ قولہ اَعجَبَ ماضی از افعال مصدر الاعجاب بم تعجب میں ڈالنا قولہ قَرَّبَ ماضی از تفعیل مصدر التقریب بم قریب کرنا، نزدیک کرنا قولہ اٰتی ماضی از افعال مصدر الایتاء بم دینا مہموز فا اور ناقص یائی سے جنس مرکب ہے۔ قولہ عشق ماضی از سمع مصدر عِشقًا و مَعشَقًا۔ بہت محبت کرنا، محبت میں حد سے بڑھ جانا صفت مذکر عاشق ج عُشّاق و عاشقون مونث عاشقۃ جمع عَوَاشِق۔ قولہ بَلَغَ ماضی از نصر مصدر البُلُوغ پہونچنا۔ بلغ الثمر پکنا۔ بلغ الصبی بالغ ہونا۔ قولہ اَرسَلَ ماضی از افعال مصدر الارسالُ بمعنی بھیجنا، چھوڑنا۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ خَلفَ بم پیچھے، قدام کی نقیض ہے۔ قولہ جَمَعَ ماضی از فتح مصدر الجمع اکٹھا کرنا قولہ اجتمعوا ماضی جمع مذکر غائب از افتعال مصدر الاجتماع بم اکٹھا ہونا۔ قولہ احضار افعال کا مصدر بم حاضر کرنا۔ کہا جاتا ہے احضرہ الشیءَ اس کے پاس چیز کو لایا۔ قولہ اعطی ماضی از افعال مصدر الاعطاء بم دینا۔ قولہ قدح (بفتحتین) بم پینے کا برتن۔ چھوٹے اور بڑے دونوں کے لئے بولا جاتا ہے ج اقداح اور قدح خالی برتن کو کہتے ہیں۔ اور جب اس میں پینے کی کوئی چیز ہو تو اس کو کاس کہتے ہیں قولہ یاقوت بم ایک بیش قیمت پتھر۔ واحد یاقوتۃ ج یَوَاقیتُ۔ قولہ القاء افعال کا مصدر بمعنی پھینکنا، ڈالدینا۔ مادہ لقی ناقص یائی۔ قولہ امتنعن۔ ماضی جمع مونث غائب مصدر الامتناع باب افتعال سے بم باز رہنا۔

ترکیب :۔ قولہ فاعجبہ قولہا جملہ فعلیہ ہے۔ یعنی قولہا اعجب کا فاعل اور ہ ضمیر مفعول ہے۔ قولہ فقربہا جملہ فعلیہ ہے قولہ اٰتی علیہا خیرا۔ خیرًا اٰتی کا مفعول ہے اور علیہا متعلق ہے۔ قولہ فانتہی الخبر۔۔۔۔ ہارون الرشید موصوف باصفت آن کا اسم اور عشق جاریۃ سوداء جملہ فعلیہ ہوکر انّ کی خبر ہے۔ ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوکر بتاویل مفرد مجرور ہوا۔ جار و مجرور مل کر انتہی فعل کا متعلق ثانی ہے اور الی الملوک متعلق اول اور الخبر فاعل ہے باقی ظاہر ہے۔ قولہ فلما بلغہ ذالک جملہ ہوکر شرط ہے یعنی ذلک بلغ فعل کا فاعل ہے اور ہ ضمیر مفعول ہے۔ اور ارسل جزا ہے یعنی خلف جمیع الملوک ظرف متعلق ہے ارسل فعل کا اور جمعہم عندہ جملہ فعلیہ ہوکر حتی کا مجرور ہوا۔ جار و مجرور ارسل کا متعلق ثانی ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ فلما اجتمعوا فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہوکر شرط ہے۔ امر باحضار الجواری جملہ فعلیہ ہوکر جزا ہے یعنی امر فعل با فاعل اور بالجواری اس کا متعلق ہے۔ قولہ اعطی کل واحدۃ منہن۔ کل واحدۃ موصوف۔ منہن جار با مجرور کائنۃ مقدر سے متعلق ہوکر صفت ہے۔ موصوف با صفت اعطی کا مفعول اول ہے اور قدحًا موصوف من الیاقوت کائنۃ مقدر سے متعلق ہوکر صفت ہے۔ موصوف باصفت مفعول ثانی ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ امر بالقائہ جملہ فعلیہ ہے۔ امتنعن جمیعا۔ جمیعًا یہ لفظ امتنعن کی ضمیر ھن سے حال ہے اور معنی اس کی تاکید ہے۔ پس بہر صورت یہ جملہ فعلیہ ہے۔

فانتہی الامر الی الجاریۃ القبیحۃ فالقت القدح وکسرتہ فقال انظروا الی ھٰذہ الجاریۃ وجہہا قبیح وفعلہا ملیح فقال لہا الخلیفۃ لماذا کسرتہ فقالت قد امرتنی بکسرہ فرایت ان فی کسرہ نقصًا فی خزینۃ الخلیفۃ وفی عدم کسرہ نقصًا فی امرہ والنقص فی الاوّل اولیٰ بقاء لحرمۃ امر الخلیفۃ ورآیت ان فی کسرہ وصفی بالمجنونۃ

مطلب خیز ترجمہ: پس حکم سیاہ فام لونڈی تک پہنچا تو اس نے پیالہ کو پھینکدیا اور چور چور کر دیا۔ خلیفہ نے (اس کے بعد حاضرین مجلس سے) فرمایا۔ اس لونڈی کو دیکھو کہ اس کا چہرہ تو بدنما ہے مگر اس کا کام عمدہ اور پسندیدہ ہے۔ پھر خلیفہ نے اس لونڈی سے کہا کہ تو نے پیالہ کیوں توڑ ڈالا۔ اس نے عرض کیا کہ جناب والا نے اس کے توڑنے کا حکم دیا۔ سو میں نے دیکھا کہ اس کے توڑنے میں خلیفہ کے خزانہ میں کمی ہوگی اور اس کے نہ توڑنے میں خلیفہ کے حکم میں نقصان ہوگا۔ اور خلیفہ کے حکم کی حرمت و توقیر باقی رہنے کے لئے خزانہ میں نقصان واقع ہونا بہتر ہے۔ اور میں نے دیکھا کہ پیالہ کے توڑنے میں میری صفت مجنونہ کے ساتھ ہوگی۔ (یعنی لوگ مجھے مجنونہ کہیں گے)۔

تحقیقات: قولہ کَسَّرَتْ ماضی واحد مونث غائب از تفعیل مصدر التکسیر بم توڑنا۔ قولہ وَجْہٌ بم چہرہ ج وجوہ۔ قولہ قَبِیْحٌ بم برا۔ ج قباحیٰ۔ قباح وقبحیٰ مونث قبیحۃ قُبحًا وقَبَاحۃً از کرم بم برا ہونا، بدصورت ہونا۔ قولہ ملیح بم خوبصورت مونث ملیحۃٌ ج ملاحٌ واملاحٌ۔ ملاحۃٌ وملوحۃٌ از کرم بم خوبصورت ہونا، حسن ملیح والا ہونا۔ صفت مَلِیْحٌ ومُلَاحٌ ومُلَّاحٌ قولہ النقص مصدر از ضرب بم گھٹنا اور کم ہونا۔ گھٹانا اور کم کر دینا۔ لازم ومتعدی　دونوں آیا ہے۔ قولہ الاول۔ بم پہلا ج اوائل وَاَوَالٍ واَوَّلُوْنَ۔ مونث اولیٰ ج اُوَلٌ واُوْلَیَاتٌ۔ اوّل جب صفت واقع ہوتا ہے تو غیر منصرف ہوتا ہے جیسے لَقِیْتُہٗ عَامًا اوّلَ۔ اور اس کے ماسوا صورتوں میں منصرف ہوتا ہے۔ جیسے ما رأیتُ لہ اوّلًا ولا آخرًا۔ قولہ اَوْلیٰ اسم تفضیل بم بہتر، زیادہ حقدار، زیادہ لائق۔ کہا جاتا ہے ھو اولیٰ بکذا وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ اَوْلَوْنَ واَوَالِیُ مونث وُلیا۔ قولہ بقاءٌ مصدر از سمع وبقیا از ضرب بم ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا۔ مادہ بقی ناقص یائی۔ قولہ حرمۃ بم ذمہ۔ ہیبت، ہر وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہو اور جس کے اندر کوتاہی حرام ہو، حصہ، قابل حفاظت چیز جس کی　پردہ دری حرام ہو۔ قولہ وصف مصدر از ضرب بم بیان کرنا، تعریف کرنا، مثال واوی۔ قولہ مجنونۃ صفت مونث بم دیوانہ از نصر مصدر الجنون بم دیوانہ ہونا، پاگل ہونا۔ مادہ جنن مضاعف ثلاثی۔

ترکیب: قولہ فانتہی الامر۔۔۔ الامر انتہی کا فاعل۔ الی الجاریۃ القبیحۃ اس کا متعلق ہے باقی ظاہر ہے قولہ القت القدح ترکیب ظاہر ہے۔ ایسا ہی کسرتہ بھی ظاہر ہے۔ قولہ فقال قول ہے قولہ انظروا۔۔۔ مقولہ ہے یعنی انظروا فعل با فاعل۔ الیٰ ہذہ الجاریۃ اس کا متعلق ہے۔ وجہہا مبتدا اپنی خبر قبیح سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ اور فعلہا ملیح جملہ اسمیہ ہو کر معطوف۔ اور یہ معطوف اور معطوف علیہ ہذہ الجاریۃ سے حال ہے۔ قولہ فقال لہا الخلیفۃ قول ہے اور قولہ لماذا کسرتہ مقولہ ہے۔ لماذا جار با مجرور کسرت کا متعلق مقدم ہے۔ قولہ فقالت قد امرتنی بکسرہا قالت قول ہے بکسرہا جار با مجرور قد امرت فعل کا متعلق ہے اور یہ جملہ ہو کر مقولہ ہے۔ قولہ فرایت ان۔۔۔ نقصًا ان کا اسم موخر اور فی خزینۃ الخلیفۃ جار با مجرور نقص کا متعلق ہے۔ اور فی کسرہ جار با مجرور کائن مقدر سے متعلق ہو کر ان کی خبر مقدم ہے۔ ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ ہے اور فی عدم کسرہ کائن سے متعلق ہو کر اَنّ مقدرہ کی خبر مقدم ہے۔ اور نقصًا فی امرہ اسم موخر۔ یہ جملہ ہو کر معطوف۔ معطوف با معطوف علیہ بتاویل مفرد رایت فعل کا مفعول واقع ہوا باقی ظاہر ہے۔ قولہ النقص فی الاول۔۔۔ النقص مبتدا فی الاول اس کا متعلق ہے اولیٰ خبر ہے اور بقاءً اولیٰ سے مفعول لہ ہے اور لحرمۃ امر الخلیفۃ جار با مجرور بقاءً سے متعلق ہے۔ قولہ رایت ان فی کسرہ وصفی۔۔۔۔۔ وصفی بالعامیۃ تک کی ترکیب بعینہ گذر گئی۔ یعنی وصفی بالمجنونۃ اسم ان اور فی کسرہ خبر ان۔ پس جملہ ہو کر معطوف علیہ۔

وفی ابقائہ وصفی بالعاصیۃ والاول احب الیّ من الثانی فاستحسن الملوک منہا ذلک وحمدوا الہا وعذروا الخلیفۃ فی محبتہا۔ واللہ اعلم

حکایت: حکی انّ رجلاً کان نائما فی المسجد ومعہ ہمیان فانتبہ فلم یجد ہمیانہ ورای جعفر ن الصادق (الطیار) یصلی

مطلب خیز ترجمہ: اور اس کے باقی رکھنے میں میری صفت نافرمان ہوگی (یعنی لوگ مجھے نافرمان کہیں گے) اور پہلی صفت مجھے دوسری سے زیادہ پسند ہے (یعنی مجنونہ کہلانا نافرمان لقب پانے سے زیادہ محبوب ہے) تمام بادشاہوں نے لونڈی کے اس جواب کو پسند کیا اور خلیفہ کو اس کی محبت میں معذور رکھا۔ منقول ہے کہ ایک شخص مسجد میں سویا ہوا تھا۔ اور اس کے پاس ایک تھیلی تھی۔ جب وہ بیدار ہوا تو اس نے اپنی تھیلی نہیں پائی۔ اور حضرت جعفر صادق طیارؓ کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں۔

تحقیقات: قولہ العاصیۃ اسم فاعل مونث از ضرب مصدر المَعصِیَۃ نافرمانی کرنا مادہ عصی ناقص یائی۔ قولہ احب اسم تفضیل از ضرب مصدر الحُبّ والمحبۃ بمعنی رغبت کرنا، محبت کرنا۔ قولہ استحسن ماضی واحد مذکر غائب از استفعال مصدر الاستحسان بمعنی اچھا جاننا خاصیت حسبان ہے۔ قولہ عذروا ماضی جمع مذکر غائب از ضرب مصدر المعذرۃ الزام سے بری کرنا عذر قبول کرنا۔ بصلہ علیٰ یا فی مستعمل ہے۔ قولہ نائما اسم فاعل۔ سونے والا ج نِیَامٌ، نُوَّمٌ، نُیَّمٌ، نُوَّامٌ، نُیَّامٌ آتی ہیں۔ نوماً ونیاماً بمعنی اونگھنا۔ سونا از سمع مادہ نوم اجوف واوی۔ ہِمْیَانٌ بالکسر بمعنی تھیلی ج ہمایین۔ ہمی الماء والدمع بمعنی جاری ہونا، بہنا، از ضرب قولہ انتبہ واحد مذکر غائب ماضی مصدر انتباہ بمعنی جاگنا، بیدار ہونا از انفعال مادہ نبہ۔ جنس صحیح۔ قولہ صادق اسم فاعل بمعنی راستی صَدَقَ یَصْدُقُ صِدْقًا ومَصْدُوْقَۃً وصِدْقًا بمعنی سچ بولنا از نصر۔ قولہ طیار اسم فاعل مبالغہ زیادہ اڑنے والا۔ طار یطیر طیراً وطیراناً بمعنی اڑنا از ضرب اجوف یائی۔ قولہ جعفر صادق طیار۔ جعفر دو ولی کا نام ہے۔ ایک کا لقب صادق ہے اور دوسرے کا لقب طیار ہے۔ پہلا شخص حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد میں سے ہیں یعنی جعفر بن محمد باقر بن زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ بن علیؓ بن ابی طالب۔ یہ شخص خلیفہ منصور کے زمانہ میں ۱۴۸ھ میں اس دنیائے فانی سے رحلت فرماگئے اور دوسرے جعفر طیار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی تھے یعنی ابو طالب کا بیٹا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں شہید ہوگئے چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو پر وبال عطا کیا تاکہ عالم برزخ کے باغات میں پرواز کریں اس لئے طیار کے لقب سے ملقب ہوئے شیخ کے قول ھو ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مراد جعفر طیار ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ مراد جعفر صادق ہیں اور قولہ ھو ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لفظ عم کو حذف کر دیتے ہیں۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد میں سے ہیں۔ لیکن یہ قول تکلف سے خالی نہیں ہے۔ اور بعض نے کہا کہ جعفر سے مراد جعفر طیار ہی ہیں چونکہ طیار کو اپنی نیک کرداری وصدق گفتاری کی وجہ سے صادق بھی کہتے ہیں۔ اسی بنا پر جعفر بوصف صادق بھی موصوف تھے اور یہ توجیہ اقرب الی الصواب ہے۔

ترکیب: قولہ وصفی بالعاصیۃ اسم ان مقدرہ مؤخر اور فی ابقائہ خبر مقدم پس جملہ ہو کر معطوف اور معطوف با معطوف علیہ بتاویل مفرد رأیت کا مفعول ہے۔ قولہ والاول احب۔ الاول مبتدا احب خبر ہے۔ اور الیّ جار با مجرور۔ اس کا متعلق اول اور من الثانی جار با مجرور اس کا متعلق ثانی ہے۔ قولہ فاستحسن الخ استحسن فعل الملوک فاعل منہا متعلق اور ذلک مفعول قولہ وحمدوا الہا ترکیب ظاہر ہے قولہ عذروا الخلیفۃ فی محبتہا۔ الخلیفۃ عذروا فعل کا مفعول ہے۔ فی محبتہا اس کا متعلق ہے۔ قولہ رای جعفر الصادق الطیار یصلی۔ جعفر موصوف اپنی دونوں صفت صادق اور طیار سے مل کر رای فعل کا مفعول ہے اور یصلی فعل با فاعل جملہ ہو کر مفعول سے حال واقع ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ تعلق ترکیب ظاہر ہے۔

فتعلق بہ فقال لہ ماشانك فقال قد سُرق همیانی ولیس عندی غیرك۔ فقال لہ کم کان فی همیانك فقال الف دینار فمضیٰ جعفرؓ الیٰ بیتہ واتاہ بالف دینار ودفعها الیہ فذهب الرجل الیٰ اصحابہ فقالوا لہ همیانك عندنا وقد مازحناك فعاد الرجل بالدنانیر وسأل عن الذی اعطاها لہ فقالوا لہ هو ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذهب الیہ ودفعها لہ فلم یقبلها وقال انا اذا اخرجنا شیئًا عن ملکنا لایعود الینا رضی اللہ عنہ

مطلب خیز ترجمہ:۔ یہ شخص امام سے الجھ گیا۔ حضرتؓ نے اس سے فرمایا کہ تیرا کیا حال ہے (یعنی تو مجھ سے کیوں الجھ رہا ہے) اس نے کہا کہ میری تھیلی چوری ہوگئی ہے۔ اور آپ کے علاوہ دوسرا کوئی میرے پاس نہیں ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ تیری تھیلی میں کتنا (مال) تھا۔ اس نے کہا کہ اس میں ایک ہزار اشرفیاں تھیں۔ حضرت اپنے گھر تشریف لے گئے اور ایک ہزار اشرفیاں لاکر اس کے حوالہ کیں۔ پھر جب وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس گیا تو انہوں نے اس سے کہا کہ تیری تھیلی ہمارے پاس ہے۔ ہم نے تجھ سے مذاق کیا ہے۔ وہ شخص اشرفیاں لے کر واپس آیا اور جس نے اس کو اشرفیاں دی تھیں اس کے بارے میں دریافت کیا۔ لوگوں نے اس سے کہا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچیرے بھائی ہیں۔ چنانچہ وہ ان کے پاس گیا اور وہ اشرفیاں واپس کرنا چاہا لیکن حضرت جعفرؓ نے اس کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ ہم جب کوئی چیز اپنی ملک سے خارج کر دیتے ہیں تو پھر وہ ہماری طرف واپس نہیں ہوتی ہے۔

تحقیقات:۔ قولہ تعلق واحد مذکر غائب ماضی از تفعل مصدر تعلّقٌ بم لٹکانا۔ تعلق الشوک بالثوب۔ کانٹے کا کپڑے سے الجھنا۔ قد سرق واحد مذکر غائب ماضی قریب مجہول۔ سَرِقًا و سَرِقَةً بم چرانا، چوری کرنا۔ از ضرب۔ قولہ مازحنا ماضی جمع متکلم از مفاعلہ مصدر مزاحٌ و ممازحةً بم ہنسی مذاق کرنا۔ خاصیت مشارکت ہے۔ قولہ عاد ماضی واحد مذکر غائب مصدر عودًا از نصر بم لوٹنا، دوبارہ کرنا عِیَادَةً بم بیمار پرسی کرنا از نصر مادہ عود۔ اجوف واوی۔ عم چچا ج اعمام۔ لم یقبل نفی جحد بلم واحد مذکر غائب مصدر قبولًا بم قبول کرنا از سمع۔ قولہ اخرجنا ماضی جمع متکلم از افعال مصدر اخراج بم نکالنا۔ مجرد باب نصر سے ہے مصدر خروجًا بم نکلنا۔

ترکیب:۔ قولہ ماشانك ما بم ای شئ مبتدا شانک مضاف با مضاف الیہ خبر باقی ظاہر ہے۔ قولہ فقال قد سرق همیانی ولیس عندی غیرك ترکیب ظاہر ہے۔ قولہ کم کان فی همیانك۔ تقدیر عبارت اس طرح پر ہے کم دینارًا کان ثابتًا فی همیانك یعنی کم دینارًا ممیز با تمیز مبتدا۔ کان فعل ناقص اپنے اسم اور خبر ثابتًا فی همیانک سے مل کر جملہ ہوکر خبر ہے۔ قولہ فقال الف دینار ای کان الف دینار فی همیانی۔ یعنی الف دینار اسم کان مقدر فی همیانی ثابتًا سے متعلق ہوکر خبر کان۔ قولہ فمضیٰ جعفر الی بیتہ واتاہ بالف دینار الخ ترکیب ظاہر ہے۔ قولہ سأل عن الذی اعطاها لہ۔ الذی اعطاها لہ موصول با صلہ عن کا مجرور، جار با مجرور سأل سے متعلق ہے اور سأل کا مفعول محذوف ہے یعنی الناس۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ صلّی فعل لفظ اللہ اس کا فاعل علیہ فعل کا متعلق ہے۔ پس یہ جملہ ہوکر معطوف علیہ ہے اور سلّم فعل با فاعل جملہ ہوکر معطوف۔ پس معطوف با معطوف علیہ جملہ معترضہ دعائیہ۔ قولہ انا اذا اخرجنا شیئًا عن ملکنا لا یعود الینا۔ اذا اخرجنا شیئًا عن ملکنا شرط ہے لا یعود الینا جزا ہے۔ شرط اور جزا مل کر خبر انّ۔ اور اس کا اسم ضمیر جمع متکلم ہے۔ قولہ رضی اللہ عنہ یہ جملہ معترضہ دعائیہ ہے۔

حکایت :- حکی ان شابا من بنی اسرائیل مرض مرضا شدیدا فنذرت امہ ان عافاہ اللہ من مرضہ لتخرجن من الدنیا سبعۃ ایام فعافاہ اللہ تعالیٰ منہ ولم تف بنذرھا فنامت لیلۃ فاتاھا اٰتٍ وقال لھا اوفی بنذرک لئلا یصیبک من اللہ بلاء شدید فلما اصبحت دعت ولدھا واخبرتہ بالقصۃ۔

مطلب خیز ترجمہ :- بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک جوان سخت بیماری میں مبتلا ہوا۔ اس کی ماں نے نذر کی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو اس بیماری سے شفا دے تو وہ ضرور بالضرور سات دن کیلئے دنیا سے نکل جائیگی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس مرض سے شفا عنایت کی۔ لیکن اس عورت نے اپنی نذر پوری نہیں کی۔ ایک رات وہ سو رہی کہ خواب میں کوئی شخص اس کے پاس آیا اور اس کو کہا کہ تو اپنی نذر پوری کر تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھے سخت بلا نہ پہونچے۔ جب صبح ہوئی تو اس نے اپنے لڑکے کو بلایا اور اس سے قصہ بیان کیا۔

تحقیقات :- قولہ مرض ماضی واحد مذکر غائب مصدر مرضا بمعنی بیمار ہونا۔ از سمع صیغہ صفت مَرِضٌ و مَرِیْضٌ اول کی جمع مِرَاضٌ اور ثانی کی جمع مَرْضیٰ ہے۔ مادہ مرض جنس صحیح۔ قولہ نذرت ماضی واحد مونث غائب از نصر و ضرب۔ مصدر نذرًا و نذورًا۔ بمعنی نذر ماننا۔ غیر واجب کو اپنے اوپر واجب کرنا۔ اور باب سمع سے مصدر نذرًا بصلہ با بمعنی چوکنا ہونا، جاننا۔ قولہ النذر بمعنی منت ج نذور۔ قولہ عافا ماضی واحد مذکر غائب از مفاعلہ مصدر معافاۃٌ و عفاءٌ بمعنی صحت دینا۔ بلا اور برائی سے بچانا۔ مادہ عفو ناقص واوی۔ معافاۃ مصدر اصل میں معافوۃٌ تھا۔ بقاعدہ قال واؤ الف سے بدل گئی۔ معافاۃ ہوگئی۔ قولہ لم تف۔ نفی جحد بلم واحد مونث غائب از ضرب مصدر وفاء بمعنی پورا کرنا۔ اصل میں وفائی تھا۔ بقاعدہ کسائ یاء ہمزہ سے بدل گئی۔ اور لم تف اصل میں لم توفی تھا۔ واؤ مضارع سے بقاعدہ یعد گر گئی اور لم داخل ہونے کی وجہ سے آخر سے یاء حذف ہوگئی۔ اور مادہ وفی لفیف مفروق۔ قولہ اتیٰ ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر اتیانٌ بمعنی آنا۔ صیغہ صفت اٰتٍ ہے اصل میں اٰتِیٌ تھا۔ یاء پر ضمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے یاء ساکن کر دی گئی پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء حذف ہو گئی۔ مادہ اتی مہموز فاء اور ناقص یائی سے مِس مرکب۔ قولہ لایصیب مضارع منفی واحد مذکر غائب از افعال مصدر اصابۃٌ بمعنی درست کرنا۔ اصابت المصیبۃ مصیبت نازل ہونا۔ مادہ صوب اجوف واوی۔ قولہ بلاء بمعنی مصیبت، غم جو جسم کو گھلا دے، آزمائش خواہ خیر سے ہو یا شر سے۔ بلا یبلو بلوًا و بلاءً بمعنی آزمانا، تجربہ کرنا از نصر ناقص واوی۔ اور اگر یائی ہو تو باب سمع سے مصدر بِلًی و بلاءً بمعنی پرانا ہونا۔ قولہ قصۃ خبر، واقعہ حالت ج قِصَص اقاصِیص۔ قصَّ قصًّا از نصر بمعنی قینچی سے بال وغیرہ کاٹنا و قصصًا بمعنی بیان کرنا (از نصر) مادہ قصص مضاعف ثلاثی۔

ترکیب :- قولہ حکی ان شابا من بنی اسرائیل مرض مرضا شدیدا۔ مرضا شدیدا موصوف با صفت فعل مرض کا مفعول مطلق ہے۔ فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ ہو کر ان کی خبر ہے۔ شابا من بنی اسرائیل موصوف با صفت اسم ان ہے یعنی من بنی اسرائیل کائنًا سے متعلق ہو کر شابا کی صفت۔ قولہ ان عافاہ اللہ تعالیٰ الخ جملہ شرطیہ نذرت فعل کا مفعول ہے اس لئے منصوب المحل ہے۔ قولہ اوفی بنذرک لئلا یصیبک من اللہ بلاء شدید بلاء شدید موصوف با صفت لایصیب کا فاعل ہے۔ من اللہ متعلق۔ ک خطاب مفعول فیہ ظرف مکان بمعنی علیک ہے پس جملہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور ہے۔ جار با مجرور اوفی فعل کا متعلق ہے۔ بنذرک متعلق ہے اور اوفی میں ضمیر مستتر فاعل ہے۔

وأمرت ان يحفر لها قبرا فى المقابر ويدفنها فيه ففعل ذلك فلما نزلت فى القبر قالت الهى وسيدى قد فعلت جهدى وطاقتى واوفيت بنذرى فاحفظنى فى هذا القبر من الأفات فحثا ولدها عليها التراب وانصرف فرأت من جهة رأسها نورًا ساطعًا وجحرًا كالكوة فنظرت فيه فرأت بستانا وفيه امرأتان فنادتاها ايتها المرأة اخرجى الينا فاتسع الجحر

مطلب خیز ترجمہ: اور اس کو حکم دیا کہ وہ قبرستان میں اس کے واسطے ایک قبر کھودے اور اس میں اس کو دفن کر دے لڑکے نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ عورت قبر میں اتری تو اس نے کہا کہ اے میرے معبود اور میرے سردار! میں نے اپنی کوشش اور طاقت صرف کی ہے اور اپنی نذر پوری کی۔ اب تو مجھے اس قبر میں آفتوں سے حفاظت کر۔ اس کے بعد اس کے لڑکے نے قبر مٹی سے پاٹ دی اور واپس آیا۔ پس اس عورت نے اپنے سر کی جانب سے ایک نور درخشاں اور کھڑکی کی طرح ایک سوراخ دیکھا۔ اس سوراخ میں نظر کی تو اس میں ایک باغ دیکھا۔ (خیال کیا) اس میں دو عورتیں موجود تھیں ان دونوں نے اس عورت کو آواز دی کہ اے بی بی ہماری طرف نکل آ۔ چنانچہ وہ سوراخ کشادہ ہو گیا۔

تحقیقات: قولہ یحفر مضارع واحد مذکر غائب از ضرب مصدر حفرًا بم گڑھا کھودنا۔ قولہ قبر انسان کے دفن کرنے کی جگہ ج قبور۔ قبر یقبر قبرًا و مقبرًا۔ از نصر و ضرب بم میت کو دفن کرنا۔ مقابر مقبرۃ کی جمع ہے بم قبرستان۔ قولہ یدفن مضارع واحد مذکر غائب از ضرب مصدر دفنًا بم گاڑنا، دفن کرنا، چھپانا قولہ نزلت ماضی واحد مونث غائب از ضرب مصدر نزولًا بم اترنا اور باب سمع مصدر نزلۃً بم زکام میں مبتلا ہونا۔ قولہ جھد بم طاقت، استطاعت۔ جھد فی الامر بم بہت کوشش کرنا از فتح۔ قولہ طاقۃ مصدر از نصر بم قادر ہونا۔ مادہ طوق اجوف واوی۔ قولہ احفظ امر حاضر واحد مذکر حاضر از سمع مصدر حفظًا۔ ضائع ہونے سے بچانا، خراب و خستہ ہونے سے بچانا، نگاہ رکھنا۔ قولہ حثا ماضی واحد مذکر غائب از نصر مصدر حثوًا ناقص واوی و از ضرب مصدر حثیًا و تحثاءً ناقص یائی۔ ڈالنا، گرانا۔ قولہ جھۃ جانب، گوشہ، جس کی طرف تم توجہ کرو۔ جمع جہات۔ وَجَہَ یَجِہُ وجہًا از ضرب بم منہ پہ مارنا، رد کرنا۔ اور کرم سے مصدر وَجَاہۃً بم صاحب وجاہت ہونا۔ مادہ وجہ مثال واوی۔ قولہ ساطع اسم فاعل از فتح مصدر سطعًا و سطوعًا بم بلند ہونا، پھیلنا۔ سمع سے مصدر سَطَعًا بم دراز گردن ہونا۔ ساطع بمعنی چمکنے والا۔ قولہ جحر سوراخ جمع اجحار و جحرۃ و اجحرۃ۔ جحرًا از فتح و تجحر از تفعل و انجحر از انفعال الضب او السبع بم سوراخ میں داخل ہونا۔ مادہ جحر جنس صحیح۔ قولہ کوۃ بم کھڑکی ج کُویٰ۔ قولہ اتسع ماضی واحد مذکر غائب از افتعال بم کشادہ ہونا۔ اِتَّسَعَ اصل میں اِوْتَسَعَ تھا۔ واو تا کے قریب ہونے کی وجہ سے بقاعدہ اِتَّقَدَ تا سے بدل ہو کر ادغام ہو گئی پس اتسع ہو گیا۔ مجرد وَسِعَ یَسَعُ سعۃً از سمع و حسب بم کشادہ ہونا۔ مادہ وسع مثال واوی۔

ترکیب: قولہ ان یحفر لها قبرا فى المقابر یہ جملہ بتاویل مصدر اَمرتْ کا مفعول ثانی ہے۔ باقی جملوں کی ترکیبیں ظاہر ہیں۔ قولہ فرأت من جهة رأسها نورًا ساطعًا وجحرًا كالكوة كالكوة میں کاف بمعنی مثل ہے پس مثل مضاف با مضاف الیہ جحرًا کی صفت ہے۔ باقی ظاہر ہے۔

وخرجتُ الیهما فاذا فی البستان حوض نظیف وهما جالستان علیه فجلست عندهما وسلمت علیهما فلم تردّا علیها السلام فقالت لهما ما منعکما ان تردّا علیّ السلام وانتما قادرتان علی الکلام فقالتا لها ان السلام طاعة وقد منعنا منها فبینما هی جالسة عندهما واذا بطائر علی رأس احدی المرأتین یروح علیها بجناحیه واذا بطائر علی رأس الأخری ینقر رأسها بمنقاره۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ اور وہ عورت نکل کر ان دونوں عورتوں کے پاس جا پہونچی (وہاں پہونچکر کیا دیکھتی ہے) کہ اچانک باغ میں ایک پاکیزہ حوض ہے اور وہ دونوں عورتیں اس پر بیٹھی ہوئی ہیں۔ یہ عورت ان کے پاس بیٹھی اور ان کو سلام کی۔ لیکن ان دونوں عورتوں نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ اس عورت نے ان سے کہا کہ میرے سلام کے جواب دینے سے تم کو کس چیز نے روکا۔ حالانکہ تم کلام پر قادر ہو۔ ان دونوں عورتوں نے کہا کہ سلام عبادت ہے اور ہم عبادت سے روکی گئیں۔ اسی دوران میں کہ وہ عورت ان دونوں کے نزدیک بیٹھی ہوئی تھی (کیا دیکھتی ہے) کہ اچانک ان دونوں میں ایک کے سر پر ایک چڑیا ہے جو اپنے بازوؤں سے پنکھا جھل رہی ہے۔ اور دوسرے کے سر پر ایک چڑیا جو اپنی چونچ اس کے سر پر مار رہی ہے۔

تحقیقات:۔ قولہ حوضٌ بمعنی پانی جمع ہونے کی جگہ، کنواں جمع حِیَاضٌ، اَحْوَاضٌ وحِیضَانٌ۔ حَوْضًا از نصر بمعنی حوض بنانا۔ مادہ حوض اجوف واوی۔ قولہ نظیفٌ اسم فاعل از کرم جمع نُظَفَاء مصدر نظافةً بمعنی صاف ستھرا ہونا، پاکیزہ ہونا، بارونق وحسین ہونا۔ قولہ سلمتُ ماضی واحد مونث غائب از تفعیل مصدر سلامًا بمعنی السلام علیک کہنا۔ مجرد از سمع مصدر سلامةً بمعنی نجات پانا، بری ہونا۔ قولہ لم تردّا نفی جحد بلم تثنیہ مونث غائب از نصر مصدر ردًّا۔ بمعنی رد کرنا، پھیرنا، واپس کرنا۔ مادہ ردد مضاعف ثلاثی۔ قولہ قادرتان اسم فاعل تثنیہ مونث از باب نصر وضرب وسمع مصدر قدرًا وقدرةً ومقدرةً بمعنی توانا ہونا، قوی ہونا۔ قولہ جناحٌ بالفتح بمعنی پرندہ کا بازو جمع اَجْنِحَةٌ۔ جُنَاحٌ بالضم بمعنی گناہ۔ جَنَحَ جُنُوحًا از نصر وضرب وفتح۔ بمعنی مائل ہونا۔ جَنَحَ الطائر بازو پر مارنا۔ قولہ ینقر مضارع واحد مذکر غائب از نصر مصدر نقرًا بمعنی مارنا چونچ سے سوراخ کرنا۔ نقر علی فلان۔ از سمع۔ بمعنی غضبناک ہونا۔ مادہ نقر۔ منقار بمعنی چونچ۔

ترکیب:۔ قولہ فاذا فی البستان حوض نظیف اس جملہ کی ترکیب بعینہ پہلی حکایت میں قولہ فاذا فیہا تندیل من ذہب کے ماتحت گذر گئی۔ قولہ ما منعکما ان تردّا علیّ السلام وانتما قادرتان علی الکلام۔ ما بمعنی ای شئ مبتدا۔ منعکما ان تردا علی السلام جملہ ہوکر خبر۔ وانتما قادرتان علی الکلام جملہ اسمیہ ہوکر تردّا کی ضمیر فاعل سے حال ہے علیّ تردّا کا متعلق ہے۔ السلام مفعول ہے۔ اور تردا اپنے فاعل ومفعول ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر بتاویل مصدر منع کا مفعول ثانی ہے۔ اور کما ضمیر مفعول اول ہے۔ قولہ فبینما هی جالسة عندهما واذا بطائر علی رأس احدی المرأتین یروح علیها بجناحیه۔ هی جالسة عندهما جملہ اسمیہ بین ظرف کا مضاف الیہ ہے اور ما زائدہ ہے۔ مضاف با مضاف الیہ اُحِسّ فعل مجہول محذوف کا ظرف متعلق مقدم ہے اور یہ فعل اذا مفاجاتیہ کے بعد محذوف ہوتا ہے۔ بطائر میں با زائدہ ہے اور طائر احس فعل کا نائب فاعل ہے علی رأس احدی المرأتین کائن شبہ فعل محذوف سے متعلق ہوکر طائر کی صفت اول ہے اور یروح علیها بجناحیه جملہ فعلیہ طائر کی صفت ثانی ہے۔ یا تو علی رأس احدی المرأتین سے متعلق ہے۔ اس صورت میں طائر کی صفت ایک ہوگی۔ قولہ اذا بطائر علی رأس الاخری ینقر رأسها بمنقاره۔ بعینہ اوپر کی ترکیب کی طرح ہے۔

فقالت للاولیٰ بماذا نلت هٰذه الكرامة فقالت كان لی فی الدنيا زوجٌ وكنت مطيعة له وقد خرجت من الدنيا وهو عنی راضٍ فاكرمنی الله بهٰذه الكرامة وقالت للاخریٰ بماذا اصابك هٰذه العقوبة فقالت انی كنت امرأة صالحة وكان لی فی الدنيا زوجٌ وكنت عاصيةً له وقد خرجت من الدنيا وهو ساخط علیّ فجعل الله قبری روضة لصلاحی وعاقبنی بهٰذه العقوبة بسخط زوجی ـ فاسئلكِ اذا رجعتِ الی الدنيا فاشفعی لی عند زوجی لعله يرضیٰ عنی ـ فلما مضیٰ عليها سبعة ايام قالتا لها قومی ادخلی فی قبركِ لان ولدكِ جاء فی طلبك فلما دخلت قبرها فاذا ولدها يحفر عليها فاخرجها من القبر وذهب بها الی المنزل

مطلب خیز ترجمہ: اس (مدفونہ) عورت نے پہلی عورت سے کہا کہ کس ذریعہ سے تو اس بزرگی میں پہونچی۔ اس نے کہا کہ دنیا میں میرا ایک شوہر تھا۔ اور میں اس کی اطاعت کرنے والی تھی۔ میں دنیا سے اس حال میں نکلی کہ وہ مجھ سے خوش تھا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس بزرگی کے ساتھ مجھے نوازی۔ پھر اس نے دوسری عورت کو کہا (پوچھا) کہ کیوں تجھ کو یہ عذاب پہونچا۔ اس نے کہا کہ میں ایک نیک کار عورت تھی اور دنیا میں میرا ایک شوہر تھا اور میں اس کی نافرمان تھی۔ اور میں نے دنیا سے ایسے حال میں انتقال کیا کہ وہ مجھ سے ناخوش تھا۔ سو اللہ تعالیٰ نے میری نیکی کی وجہ سے میری قبر کو باغ بنایا اور میرے شوہر کی ناراضی کی وجہ سے مجھے یہ عذاب دیا۔ سو میں تم سے درخواست کرتی ہوں کہ جب تم دنیا کی طرف واپس جاؤ تو میرے واسطے میرے شوہر سے سفارش کرنا ممکن ہے کہ وہ مجھ سے راضی ہو جائے۔ جب اس مدفونہ پر سات دن گذر گئے تو ان دونوں عورتوں نے اس سے کہا کہ اٹھو اور اپنی قبر میں داخل ہو اس لئے کہ تمہارا لڑکا تمہاری طلب میں آیا ہے۔ چنانچہ وہ جب اپنی قبر کے اندر داخل ہوئی (تو کیا دیکھتی ہے) کہ یکایک اس کا لڑکا قبر کھود رہا ہے۔ اس کے بعد لڑکے نے اسکو قبر سے باہر نکالا اور اس کو لیکر گھر لے گیا

تحقیقات: قولہ نلتِ ماضی واحد مونث حاضر از سمع و ضرب مصدر نیلاً و نالا و نالةً بم حاصل کرنا، پانا۔ مادہ نیل اجوف یائی۔ قولہ زوجٌ بم شوہر، بیوی، جوڑ، ساتھی ج ازواج و زوجة جمع الجمع ازاویج۔ زاج زوجًا (ن) بم بھڑکانا، فساد ڈالنا۔ مادہ زوج اجوف واوی قولہ مطیعة واحد مونث اسم فاعل از افعال مصدر اطاعة بم فرمانبردار ہونا۔ مجرد طاعَ یطوعُ طوعًا (ن) بم فرمانبردار ہونا۔ مادہ طوع۔ اجوف واوی۔ قولہ راضٍ اسم فاعل واحد مذکر ج راضون و رضاة۔ رضوانًا۔ از سمع بم خوش ہونا مادہ رضو ناقص واوی قولہ العقوبة بدی کا بدلہ، سزا۔ عقبًا از نصر و ضرب بم ایڑی مارنا۔ عقب الرجل پیچھے آنا۔ قولہ صالحة واحد مونث اسم فاعل۔ مصدر صلاحًا و صلوحًا و صلاحیةً از نصر و فتح و کرم۔ بم درست ہونا، فساد کا زائل ہونا، نیک ہونا۔ قولہ عاصیة اسم فاعل واحد مونث مصدر عصیًا و معصیةً از ضرب بم نافرمانی کرنا۔ صفت عاصٍ ج عصاةٌ و عاصون مادہ عصی ناقص یائی اور اگر واوی ہو تو مصدر عصوًا بم لاٹھی سے مارنا قولہ ساخط اسم فاعل واحد مذکر از سمع سخطًا بم غضبناک ہونا۔ قولہ روضة باغ جمع روضٌ و ریاضٌ و روضات و ریضان قولہ عاقب ماضی واحد مذکر غائب از مفاعلہ مصدر معاقبة و عقابًا بم مواخذہ کرنا۔ قولہ رجعتِ ماضی واحد مونث حاضر از ضرب مصدر رجوعًا، مرجعًا، مرجعةً بم واپس آنا لوٹنا۔ قولہ اشفعی واحد مونث حاضر از فتح مصدر شفاعةً بم سفارش کرنا۔ قولہ مضیٰ ماضی واحد مذکر غائب از ضرب و نصر مصدر مُضوًا و مضیًا گذر جانا مادہ مضی ناقص یائی۔ قولہ قومی امر واحد مونث حاضر از نصر مصدر قیامًا بم کھڑا ہونا مادہ قوم اجوف واوی

تنبیہ:۔ الترکیب ظاهر فلا حاجة الی البیان۔

فشاع الخبر انها وفت بنذرها فجاء الناس لزيارتها وجاء زوج المرأة التي سألتها الشفاعة عنده فاخبرته بخبرها فعفا عنها فرأت في نومها تلك المرأة فقالت لها قد نجوت من العقوبة بسببك فجزاك الله خيرا وعفا عنك ۔

حکایت :۔ حكي عن عبد الله بن المبارك قال كنت بمكة فوقع فيها قحط كبير وكان الناس يستسقون بعرفات

مطلب خیز ترجمہ :۔ پھر یہ خبر مشہور ہوگئی کہ فلاں عورت نے اپنی نذر پوری کی لوگ اس کی ملاقات کے واسطے آئے اور اس عورت کا شوہر بھی آیا جس نے اپنے شوہر سے سفارش کی درخواست کی۔ چنانچہ اس عورت نے اس سے اس کی بی بی کا قصہ بیان کیا پس اس نے اپنی بی بی کو معاف کر دیا۔ ایک رات اس عورت نے اس مرد کی بی بی کو خواب میں دیکھا اس نے کہا کہ تیرے وسیلے سے میں نے عذاب سے نجات پائی۔ اللہ تم کو بہتر جزا عطا کرے۔ اور تیری گناہ معاف کرے۔ حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں مکہ معظمہ میں تھا۔ وہاں بہت بڑا قحط پڑا۔ لوگ میدان عرفات میں نماز استسقاء پڑھتے تھے۔

تحقیقات :۔ قولہ شاع ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر شیعًا شیوعًا شاعًا شیعانًا وشیوعۃً بمعنی پھیلنا مادہ شیع اجوف یائی۔ قولہ زیارۃ باب نصر کا مصدر مزارًا وزورًا وزُوارًا وزَوارۃً بمعنی ملاقات کے لئے جانا صفت زائر ج زائرون زُوَّرٌ مادہ زور اجوف واوی۔ قولہ نجوت ماضی واحد متکلم از نصر مصدر نجاۃ ونجاءً ونجایۃً بصلہ من نجات پانا، رہائی پانا، مادہ نجو ناقص واوی۔ قولہ سبب بمعنی ذریعہ، رسّی، راستہ، وسیلہ جمع أسباب۔ قولہ جزیٰ۔ ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر جزاءً بصلہ علیٰ د بار بمعنی بدلہ دینا مادہ جزیٰ ناقص یائی۔ جزیٰ فلانًا حقہٗ ادا کرنا، جزاء الشیٔ کافی ہونا۔ قولہ عبد اللہ بن المبارک۔ علماء کبار اور امام اعظمؒ کے شاگردوں میں سے تھے۔ امام، فقیہ، حافظ، زاہد تھے ۱۱۸ھ میں پیدا ہوئے بہت سے کرامات ان سے صادر ہوئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن گلاب کے درخت کے نیچے عبادت کرتے تھے۔ کہ ایک بڑا سانپ نرگس کی ایک ٹہنی منہ میں پکڑ کر ان پر پنکھا جھل رہا تھا۔ بار ہا بغداد میں تشریف لائے تھے اور حدیث کے درس دیتے تھے۔ بالآخر خانہ کعبہ کی پڑوسگی اختیار کی اور ۱۸۱ھ میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قولہ مکۃ ملک عرب کے مشہور شہر کا نام ہے جس میں ہمارے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ مکّ الشیٔ ہلاک کرنا اور برباد کرنا سے مشتق ہے۔ چونکہ مکہ معظمہ کے ساتھ جو بے ادبی کرتا ہے اس کی ہلاکی لابدی ہے اس لئے اس کو مکہ کر کے نام رکھا گیا۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ قحط خشک سالی ج قحوط قحطًا وقحوطًا از سمع وفتح۔ بارش رکنا اور خشک سالی ہونا۔ صفت قاحِط ج قواحِط۔ قولہ کبیر بڑا ج کبار و کُبَراء۔ کَبُرَ فی القدر مرتبہ میں بڑا ہونا از کرم۔ وکِبَرًا از نصر عمر میں بڑا ہونا۔ قولہ یستسقون۔ مضارع جمع مذکر غائب از استفعال مصدر استسقاء بمعنی پانی طلب کرنا مجرد از ضرب پلانا ناقص یائی

ترکیب :۔ قولہ فشاع الخبر انها وفت بنذرها۔ الخبر مبدل منہ أنّ اپنے اسم ضمیر اور خبر وفت بنذرها سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر بدل ہے۔ مبدل منہ با بدل شاع کا فاعل ہے۔ قولہ جاء زوج المرأۃ التی سألتها الشفاعۃ۔ زوج مضاف المرأۃ موصوف التی اسم موصول اپنے صلہ سألتها الشفاعۃ سے مل کر صفت ہے۔ موصوف باصفت مضاف الیہ ہے۔ مضاف بامضاف الیہ جاء فعل کا فاعل ہے۔ والباقی من التراکیب ظاہر۔

فلم یزدادوا الا شدۃ فمکثوا علی ذالک جمعۃ ثم بعد الجمعۃ خرجوا الی عرفات فرأیت فیھم رجلا اسود ضعیف البدن فصلی رکعتین ثم دعا ربہ ثم سجد وقال وعزتک لا ارفع رأسی من السجود حتی تسقی عبادک فرأیت قطعۃ من السحاب ظھرت ثم انضم الیھا قطع اخر

مطلب خیز ترجمہ:۔ لیکن قحط کی سختی بڑھتی ہی جاتی تھی۔ ایک ہفتہ اسی حال میں گذر گیا۔ اگلے ہفتہ میں لوگ جمعہ کی نماز کے بعد پھر عرفات کی طرف نکلے۔ میں نے ان میں ایک سیاہ فام کمزور بدن آدمی کو دیکھا۔ اس نے دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے پروردگار سے دعا مانگی۔ پھر سجدہ کیا۔ اور کہا تیری عزت کی قسم ہے کہ میں اس وقت تک اپنا سر سجدہ سے نہیں اٹھاؤں گا۔ جب تک کہ تو اپنے بندوں کو (بارانِ رحمت سے) سیراب نہ کرے۔ اس کے بعد میں نے ابر کا ایک ٹکڑا دیکھا کہ وہ نمودار ہوا پھر اس کی طرف اور ٹکڑے مل گئے۔

تحقیقات:۔ قولہ لم یزدادوا نفی جحد بلم جمع مذکر غائب از افتعال مصدر ازدیاد اصل میں ازتیاد تھا۔ افتعال کے فاء کلمہ زاء ہونے کی وجہ سے تاء افتعال دال سے بدل گئی۔ پس ازدیاد ہوگیا۔ بمعنی زیادہ ہونا اور زیادہ کرنا۔ مجرد زِیَادَۃً وزیدًا از ضرب۔ زیادہ ہونا اور زیادہ کرنا۔ اجوف یائی۔ قولہ مکثوا۔ ماضی جمع مذکر غائب از نصر مصدر مکثًا ومکوثًا واز کرم مصدر مکاثۃً بمعنی ٹھیرنا۔ قولہ عرفات مکہ سے بارہ میل کے فاصلہ پر حاجیوں کیلئے نویں ذی الحجہ میں وقوف کرنے کی جگہ اور نسبت کیلئے عرفی اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عرفات معرفت سے ماخوذ ہے بمعنی پہچاننا۔ اور چونکہ حضرت آدم وحوا علیہما السلام تین سو سال کی گریہ وزاری کے بعد اسی میدان میں ایک نے دوسرے کو پہچانا۔ اسی سبب سے عرفات کرکے نام رکھا گیا۔ قولہ ضعیف بمعنی کمزور ج ضُعَفَاءُ ضِعَافٌ وضَعَفَۃٌ ج ضُعْفًا از نصر وضَعَافَۃً وضَعَافِیَۃً از کرم بمعنی کمزور ہونا۔ قولہ قطعۃ چیز کا حصہ، ٹکڑا ج قِطَعٌ قَطْعًا ومقطعًا از فتح کاٹنا۔ قولہ السحاب بمعنی بادل سُحُبٌ ج سحبًا از فتح زمین پر گھسیٹنا۔ قولہ اِنضم ماضی واحد مذکر غائب از انفعال مصدر انضمام ملنا مادہ ضم مضاعف ثلاثی۔

ترکیب:۔ قولہ فلم یزدادوا الا شدۃ۔ شدۃً مستثنیٰ مفرغ ہے جس کا مستثنیٰ منہ محذوف ہے اور وہ یہاں لفظ شیئًا ہے۔ تقدیر عبارت اس طرح پر ہوگی لم یزدادوا شیئًا الا شدۃً۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر لم یزدادوا کا مفعول ہے۔ والباقی ظاہر۔ قولہ وقال وعزتک لا ارفع رأسی من السجود حتی تسقی عبادک۔ قال قول ہے اور اس کے مابعد مقولہ ہے۔ وعزتک قسم ہے لا ارفع الخ جواب قسم ہے من السجود لا ارفع کا متعلق اول ہے اور تسقی عبادک جملہ ہوکر بتاویل مصدر مجرور ہے حتی کا۔ جار مجرور متعلق ثانی ہے۔ قولہ فرأیت قطعۃ من السحاب ظھرت۔ قطعۃ مفعول بہ ہے من السحاب شبہ فعل محذوف سے متعلق ہوکر قطعۃ کی صفت ہے۔ اور ظھرت جملہ ہوکر قطعۃ سے حال ہے۔

ثم امطرت السماء کافواہ القِرَبِ فحمد اللّٰہ وانصرف فاتبعت اثرہ حتی رایتہ دخل مکانًا فیہ نخّاسُ العبید فانصرفت ثم اصبحت فحملت معی من الدراہم والدنانیر ثم جئت الی دار النخاس وقلت لہ انّی محتاج الی غلام اشتریہ فعرض علیّ نحو ثلاثین غلامًا فقلت ھل بقی غیر ھٰؤلاء قال بقی غلام مشوم لایکلم احدًا فقلت ارنیہ فاخرج الغلام الذی رایتہ بعینہ فقلت بکم اشتریتہ فقال بعشرین دینارًا وھولك بعشرۃ دنانیر فقلت لابل ازیدك سبعۃ و عشرین دینارا واخذت بید الغلام ورجعت

مطلب خیز ترجمہ: - پھر آسمان مشکوں کے منہ کی طرح برسا۔ یعنی گویا کہ مشکوں کے دہانے کھل گئے۔ اس کے بعد اس نے اللہ تعالیٰ کی ثنا کی اور واپس چلا پس میں اس کے پیچھے ہولیا یہاں تک کہ اس کو دیکھا کہ وہ ایسے مکان میں داخل ہوا جس میں ایک بندہ فروش ہے پس میں واپس چلا آیا۔ پھر صبح ہوئی تو میں نے دراہم اور دنانیر کو اپنے ساتھ لیا اور بندہ فروش کے گھر کیطرف آیا اور میں نے اس سے کہا کہ میں ایک غلام خریدنے کی طرف محتاج ہوں۔ چنانچہ انہوں نے تقریباً تیس غلام میرے سامنے پیش کئے۔ میں نے اس سے کہا کہ ان غلاموں کے سوا کوئی اور غلام بھی باقی ہے؟ اس نے کہا ہاں ایک منحوس غلام اور باقی ہے جو کسی سے بات نہیں کرتا ہے۔ میں نے کہا اسے بھی دکھاؤ تو اس نے بعینہ اسی غلام کو نکالا جس کو میں نے دیکھا تھا اس کے بعد میں نے پوچھا کہ تم نے اس کو کتنے میں خریدا ہے اس نے کہا کہ بیس اشرفیوں میں اور وہ آپ کے لئے (صرف) دس دینار میں ہے۔ پس میں نے کہا کہ نہیں بلکہ میں ستائیس اشرفیاں تم کو زیادہ دونگا۔ اس کے بعد میں نے اس غلام کا ہاتھ پکڑا اور واپس آیا۔

تحقیقات: - قولہ امطرت ماضی واحد مونث غائب از افعال مصدر امطار و مجرد از نصر مصدر مطراً بمعنی بارش ہونا پانی برسانا۔ قولہ افواہ فوہ کی جمع ہے بمعنی منہ اور فوہ فم کی اصل ہے۔ فوہا بصلۂ باء از نصر بولنا۔ و فوہاً از سمع فراخ دہن ہونا۔ اجوف واوی۔ قولہ قِرَبٌ یہ قربۃ بالکسر کی جمع ہے بمعنی مشک اور قربۃ بالضم بمعنی نیک افعال جن سے اللہ کی قربت حاصل ہو۔ قولہ نخاس بہت چبھونے والا۔ غلاموں جانوروں کی تجارت کرنے والا۔ یہاں معنی ثانی مراد ہیں۔ نخاسون ج۔ نخس الدابۃ (از نصر و فتح) جانور کے پہلے یا پچھلے حصے پر لکڑی وغیرہ چبھو کر اکسانا۔ قولہ مشوم اسم مفعول از فتح مصدر شأماً بدبختی ڈالنا۔ صفت شائم مہموز عین۔ قولہ اَرِ امر واحد مذکر حاضر از افعال مصدر ارادۃ بمعنی دکھانا۔ اِرِ اصل میں اَرْاِیْ تھا بروزن اکرم بقاعدہ اری ہمزہ کی حرکت کو نقل کرکے ماقبل میں دیا اور ہمزہ کو خلاف قیاس حذف کر دیا۔ پھر حالت جزمی میں یاء حذف ہوگئی۔ قولہ عین ذات، شخص اعیان ج۔

ترکیب: - قولہ ثم امطرت السماء کافواہ القرب۔ السماء فعل امطرت کا فاعل ہے اور کافواہ القرب کا کاف اگر اسمی بمعنی مثل ہو تو یہ مفعول مطلق محذوف کی صفت ہے ای امطرت السماء امطاراً مثل افواہ القرب اور اگر کاف حرفی ہو تو جار با مجرور فعل امطرت کا متعلق ہے قولہ حتی رایتہ دخل مکانًا فیہ نخاس العبید۔ دخل الخ جملہ رایتہ کے ضمیر مفعول سے حال واقع ہے مکانًا دخل کا مفعول فیہ ہے۔ فیہ نخاس العبید جملہ اسمیہ ہو کر مکانًا کی صفت واقع ہے۔ قولہ لابل ازیدك سبعۃ وعشرین دینارًا۔ بقرینہ مذکور ای اشتریت لاء نفی کا مدخول محذوف ہے والتقدیر لااشتری بعشرۃ دنانیر۔ لااشتری فعل بافاعل اور بعشرۃ دنانیر اس کا متعلق ہے پس جملہ ہو گیا۔ اور بل حرف عطف ہے ک خطاب ازید کا مفعول اول ہے اور سبعۃ وعشرین دینارًا ممیز با تمیز مفعول ثانی ہے۔

فقال یامولای لم اشتریتنی وانا لا اطیق خدمتك فقلت انما اشتریتك لتكون انت مولای وانا خادمك فقال لی لماذا تفعل ذلك فقلت رایتك بالامس قد دعوت الله تعالیٰ فاجابك فعرفت کرامتك علیه فقال لی قد رأیت ذلك قلت نعم قال فهل تعتقنی فقلت انت حرٌّ لوجه الله تعالیٰ فسمعت هاتفًا لا اریٰ شخصه یقول یاابن المبارك ابشر فقد غفر الله لك ثم اسبغ الغلام الوضوء وصلیٰ رکعتین ثم قال الحمد لله هذا عتق مولایَ الاصغر فکیف یکون عتق مولای الاکبر

مطلب خیز ترجمہ: اس نے مجھے کہا اے میرے آقا مجھے آپ نے کیوں خریدا میں تو آپ کی خدمت کی طاقت نہیں رکھتا ہوں میں نے کہا میں نے تم کو اس لئے خریدا ہے کہ تم میرے مالک بنو اور میں تمہارا خادم بنوں۔ اس نے مجھے کہا کہ آپ یہ کیوں کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ کل میں نے تم کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ سے تم نے دعا کی۔ اور اس نے تمہاری دعا قبول فرمائی۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری بزرگی پہچان لی۔ اس نے مجھے کہا کہ واقعی آپ نے ایسا ہی دیکھا۔ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کہ کیا آپ مجھے آزاد کر دینگے؟ میں نے کہا تو محض رضائے الہی کے لئے آزاد ہے۔ اس کے بعد میں ایک ہاتف کو جس کی صورت میں نہیں دیکھتا ہوں یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے ابن المبارک تجھے خوشخبری ہو کہ اللہ تعالیٰ نے تیری مغفرت فرمائی پھر غلام نے کامل طور پر وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اس نے کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ میرے چھوٹے آقا کی آزادی ہے۔ پس میرے مولائے اکبر کی آزادگی کسطرح ہوگی

تحقیقات: قوله لا اطیق مضارع منفی واحد مذکر غائب از افعال مصدر اطاقۃ بمعنی طاقت رکھنا قادر ہونا۔ تعلیلاً وجوبًا بروزن الاقامۃ۔ قوله امس مبنی علی الکسر بمعنی گذشتہ کل۔ قوله تعتق مضارع واحد مذکر حاضر از افعال مصدر اعتاق بمعنی آزاد کرنا۔ قوله هاتف اسم فاعل جس کی آواز سنائی دے اور وہ دکھائی نہ دے ج ہواتف و ہتافًا از ضرب کبوتری کا کوکو کرنا (ہتا فًا فلانًا بفلان) چلا کر بلانا۔ قوله شخص جسم انسانی وغیرہ جو دور سے دکھلائی دے ج اشخص واشخاص وشخوص۔ قوله اسبغ ماضی واحد مذکر غائب از افعال مصدر اسباغ۔ کامل کرنا، پورا کرنا۔ سین باء اور غین کی ترکیب میں کامل ہونے کے معنی پائے جاتے ہیں۔ مثلاً اسبغ الثوب کپڑے کا لمبا کشادہ ہونا، اسبغ الرجل پوری زرہ پہننا۔ سابغ الالیتین بڑے چوتڑوں والا۔ ذنب سابغ لمبی دم۔ درع سابغۃ پوری زرہ وغیرہ قوله اصغر اسم تفضیل ج اصاغر واصاغرۃ واصغرون۔ از سمع وکرم مصدر صغرًا وصغارۃً۔ چھوٹا ہونا۔

ترکیب: قوله انما اشتریتك لتكون انت مولای۔ لتكون الخ اشتریت فعل سے متعلق ہے۔ تکون اَنْ مقدرہ سے منصوب ہے۔ انت ضمیر منفصل تکون کی ضمیر مستتر سے تاکید ہے اور موکد با تاکید اسم تکون اور مولای خبر تکون۔ پس تکون اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور ہے۔ قوله رایتك بالامس قد دعوت الله۔ قد دعوت الله جملہ فعلیہ ہو کر رایت فعل کے مفعول کاف خطاب سے حال واقع ہے۔ اور بالامس فعل کا متعلق ہے۔ قوله فسمعت هاتفًا لا اریٰ شخصه یقول یاابن المبارك ابشر۔ هاتفًا فسمعت کا مفعول ہے لا اریٰ شخصه جملہ فعلیہ ہو کر ہاتفًا کی صفت ہے۔ یا ابن المبارک ندا اپنے جواب ندا ابشر سے مل کر مقولہ ہوا یقول قول کا۔ قول با مقولہ ہاتفًا سے حال واقع ہوا۔

اللهم اغفر لکاتبه ولوالدیه ولمن سعیٰ فیه

ثم توضأ ایضًا وصلّی رکعتین ثم رفع یدہ الی السماء وقال الٰہی انت تعلم انی عبدتك ثلاثین سنۃ وان العھد بینی وبینك ان لا تکشف ستری فحینئذ کشفتہ فاقبضنی الیك فخر مغشیًا علیہ فاذا ھو میّت فکفنتہ ولم احسن کفنہ وصلیت علیہ ودفنتہ فلما نمت رأیت رجلا حسنًا فی ثیاب حسنۃ

مطلب خیز ترجمہ :- پھر دوبارہ وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور کہا خداوندا! تو خوب جانتا ہے کہ بیشک میں نے تیس برس تک تیری عبادت کی۔ اور میرے اور تیرے درمیان عہد تھا کہ تو مرا پردہ فاش نہ کرے گا۔ اور اس وقت تو نے اس کو فاش کر دیا ہذا (میری روح قبض کرکے) مجھے اپنے پاس بلالے۔ اس کے بعد وہ بیہوش ہوکر گرا (جب دیکھا گیا) کہ اچانک وہ مردہ ہے۔ میں نے اس کو کفن دیا اور اس کا کفن عمدہ نہیں دے سکا (یعنی معمولی کفن دیا) اور اس پر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر دیا جب میں سویا تو ایک خوبصورت شخص کو عمدہ لباس میں دیکھا

تحقیقات :- عھد یہ لفظ چند معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ ضمان، امان، دوستی، ذمہ، وصیت، قسم، شاہی فرمان، میثاق۔ عہود ج۔ شیخ کے قول میں آخری معنی مراد ہیں۔ عہدًا از سمع پہچاننا، حفاظت کرنا، دیکھ بھال کرتے رہنا۔ قولہ مغشیًا اسم مفعول از سمع اصل میں مغشویٌ تھا۔ مرمی کے قاعدہ سے واؤ یاء ہوگئی اور یاء دوسری یاء میں مدغم ہوگئی مصدر غشیًا وغشایۃً نازل ہونا، ڈھانکنا، بیہوشی طاری ہونا۔ یہ لفظ لازم ہے۔ اور بصلہ علیٰ معنی تعدیہ لئے گئے ہیں۔ اس لئے اسم مفعول اور مجہول کا صیغہ استعمال کرنا جائز ہوا۔ صفت مفعولی مغشی علیہ ہے۔ قولہ کفنت ماضی واحد متکلم از ضرب مصدر کفنًا بمعنی کفن دینا۔ کفن پہنانا۔ خاصیت الباس ماخذ ہے۔ قولہ دفنت ماضی واحد متکلم از ضرب مصدر دفنًا چھپانا۔ دفن المیت میت کو گاڑنا۔

ترکیب :- قولہ الٰہی انت تعلم انی عبدتك ثلاثین سنۃ وان العھد بینی وبینك ان لا تکشف ستری۔ الٰہی منادیٰ ہے اور حرف ندا محذوف ہے۔ انت تعلم الخ جواب ندا ہے۔ اس صورت پر کہ انت مبتدا ہے تعلم الخ جملہ ہوکر خبر ہے۔ تعلم میں ضمیر فاعل ہے۔ عبدتُ فعل با فاعل وکاف خطاب مفعول بہ اور ثلاثین سنۃ مفعول فیہ۔ پس یہ جملہ ہوکر اَنّ کی خبر ہے اور یاء متکلم اَنّ کا اسم ہے۔ پس ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ ہوکر معطوف علیہ ہے۔ بینی وبینک معطوف با معطوف علیہ عہد سے متعلق ہے۔ اور لفظ عہد اَنّ کا اسم ہے۔ قولہ ان لا تکشف ستری جملہ ہوکر بتاویل مصدر اَنّ کی خبر ہے۔ پس ان اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ ہوکر معطوف۔ اب معطوف با معطوف علیہ تعلم فعل سے مفعول واقع ہے۔ قولہ فحینئذ کشفتہ۔ حینَ مضاف ہے اذ کی طرف۔ اور اذ کان کذا، جملہ محذوف کی طرف مضاف ہے۔ کان کذا کو حذف کرکے اس کے عوض میں اذ میں تنوین دیا گیا۔ پس حینَ اپنے مضاف الیہ سے مل کر کشفت فعل کا ظرف متعلق مقدم ہے۔ باقی ظاہر ہے۔ قولہ رأیت رجلا حسنًا فی ثیاب حسنۃ۔ رجلاً رأیت کا مفعول ہے۔ حسنًا رجلاً کی صفت اوّل ہے اور فی ثیاب حسنۃ ثانیًا محذوف سے متعلق ہوکر صفت ثانی ہے۔

ومعہ رجل کبیر کذلک وکل منہما واضع یدہ علی کتف الاٰخر فقال لی یا ابن المبارک اما تستحیی من اللہ ثم مشی فقلت لہ من انت فقال انا محمد رسول اللہ وھٰذا ابی ابراھیم فقلت وکیف لا استحیی وانا اکثر الصلوٰۃ فقال مات ولی من اولیاء اللہ تعالیٰ فلم یحسن کفنہ فلما اصبحت اخرجتہ من القبر وکفنتہ فی کفن نقیٍّ وصلیت علیہ ودفنتہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ کہ ایک اور شخص سن رسیدہ ویسی ہی لباس ان کے ساتھ ہیں۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اے ابن المبارک کیا تو اللہ تعالیٰ سے نہیں شرماتا ہے پھر وہ چلے میں نے ان کو کہا آپ کون ہیں۔ انہوں نے کہا۔ میں اللہ کا رسول محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اور یہ میرے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ میں نے کہا کس طرح میں اللہ تعالیٰ سے نہیں شرماتا ہوں۔ حالانکہ میں بکثرت نماز پڑھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے اولیاء میں سے ایک ولی مرگیا اور تم نے اس کو اچھا کفن نہیں دیا۔ چنانچہ جب صبح ہوئی تو میں نے اس کی نعش کو قبر سے نکالا اور نہایت نفیس کفن میں اس کو کفنایا اور اس پر پھر نماز جنازہ پڑھی اور دفن کر دیا اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

تحقیقات:۔ قولہ کتف۔ کندھا کتف واکتاف ج کتفًا وکتیفًا از ضرب آہستہ چلنا یا کندھا ہلاتے ہوئے چلنا۔ وکتفًا از سمع بمعنی چوڑے یا بڑے کندھے والا ہونا، درد مند مونڈھے والا ہونا۔ قولہ ما تستحیی مضارع منفی (بمعنی ما نافیہ موضوع برائے نفی حال) از استفعال مصدر استحیاءً بمعنی شرم کرنا، باز رہنا، منقبض ہونا۔ شیخ کے قول میں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ مشی ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر مشیًا وتمشاءً بمعنی چلنا۔ ناقص یائی۔ قولہ نقیّ صاف ستھرا۔ اَنْقِیَاءُ ونِقَاءٌ ونُقَوَاءُ ج نَقَاوَۃً ونقایۃً از سمع بمعنی صاف ستھرا ہونا، خوبصورت ہونا، خالص ہونا۔ صفت نقی ناقص داوی ونقوًا از نصر داوی ونقیًا از ضرب یائی بمعنی ہڈی سے گودا نکالنا

ترکیب:۔ قولہ ومعہ رجل کبیر کذلک۔ معہ شبہ فعل محذوف سے متعلق ہوکر خبر مقدم رجل موصوف کبیر صفت اول اور کذلک صفت ثانی۔ موصوف با صفتین مبتدا مؤخر۔ پس جملہ اسمیہ ہوکر رجلاً مفعول سے حال واقع ہے۔ (فائدہ) کذلک میں دو احتمال ہے اگر کاف حرفِ جارہ ہو تو ذلک اسم اشارہ مجرور ہے اور جار با مجرور کائنًا محذوف سے متعلق ہوکر صفت واقع ہے۔ والتقدیر رجل کبیر کائن کذلک۔ اور اگر کاف اسمی بمعنی مثل ہو تو مثل مضاف اور ذلک مضاف الیہ ہے۔ اور مضاف با مضاف الیہ صفت ہے۔ والتقدیر رجل کبیر مثل ذلک۔ قولہ وکل منہما واضع یدہ علی کتف الاخر۔ کل میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے والتقدیر کل واحد۔ پس کل واحد مضاف با مضاف الیہ موصوف ہے اور منہما شبہ فعل محذوف سے متعلق ہوکر صفت ہے۔ موصوف با صفت مبتدا ہے اور واضع شبہ فعل اپنے مفعول یدہٗ اور متعلق علی کتف الاٰخر سے مل کر خبر ہے۔ قولہ ھٰذا ابی ابراھیم۔ ہذا مبتدا ابی مضاف با مضاف الیہ مبدل منہ۔ ابراہیم بدل ہے۔ مبدل منہ با بدل خبر ہے۔

وسئل ابو القاسم الحکیم ایما افضل عاص یتوب عن عصیانہ ام کافر یرجع الی الایمان فقال بل العاصی الذی یتوب عن عصیانہ افضل لان الکافر فی حال کفرہ اجنبی والعاصی فی حال عصیانہ عارف بربہ ولان الکافر اذا اسلم ینتقل من درجۃ الاجانب الی درجۃ العارف

مطلب خیز ترجمہ ابو القاسم حکیم سے پوچھا گیا کہ ایک گنہگار ہے جس نے اپنے گنہ سے توبہ کی اور ایک کافر ہے جو ایمان کی طرف رجوع کرتا ہے (یعنی ایمان لے آیا) ان دونوں میں کون افضل ہے (اس کے جواب میں) انہوں نے فرمایا کہ جو گنہگار اپنے گناہ سے توبہ کرتا ہے وہ افضل ہے کیونکہ کافر کفر کی حالت میں اجنبی ہے اور گنہگار اپنے گناہ کی حالت میں اپنے پروردگار کا پہچاننے والا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کافر جب اسلام لاتا ہے تو اجنبیوں کے درجہ سے نکل کر عارف کے درجہ میں داخل ہوتا ہے

تحقیق:۔ قولہ حکیم صفت ہے بمعنی دانا، دانشمند حکماء ج۔ حِکمۃً از کرم دانا ہونا۔ قولہ افضل اسم تفضیل از کرم مصدر فضلاً صاحب فضل ہونا۔ قولہ کافر۔ اسم فاعل از نصر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا انکار کرنے والا۔ کافرون، کفّار و کَفَرَۃ ج۔ کفّار کا استعمال اکثر اس کافر کی جمع میں ہوتا ہے جو ضد مومن ہے۔ اور کَفَرَۃ کا استعمال اکثر اس کافر کی جمع میں ہوتا ہے جو بمعنی ناشکر گذار ہے۔ کَفَرَ الشیٔ چھپانا۔ کفر نعم اللہ وبنعم اللہ ناشکری کرنا۔ کفر کُفراً آنا۔ ایمان کی ضد۔ از نصر اس کا صلہ اکثر باء آتا ہے جیسے فمن یکفر بالطاغوت۔ اور کبھی لام آتا ہے جیسے وکان الشیطان لربہ کفوراً۔ ک، ف، ر۔ کی وضع میں چھپانے کے معنی ملحوظ ہیں جیسے کفر بالمنعمین یعنی کفران نعمت اور شرک اول میں خدا کی کھلی ہوئی نعمتوں کا۔ اور ثانی میں کھلم کھلا دلائل توحید اور مظاہر قدرت کا باوجود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے کے انکار کرنا گویا ان کو چھپانا ہے۔ کفارۃ یہ بھی گناہوں کو چھپاتا ہے۔ کافر کاشتکار وہ بھی زمین کے اندر دانوں کو چھپاتا ہے۔ کافر زمین والمناسبۃ ظاہرۃ کافر بمعنی رات، رات کی پردہ پوشی محتاج بیان نہیں ہے۔ قولہ یرجع مضارع واحد مذکر غائب از ضرب۔ مصدر رجعًا و رجوعًا۔ پھرنا واپس ہونا۔ قولہ ایمان باب افعال کا مصدر ہے بمعنی امن دینا۔ بصلۂ باء بمعنی تصدیق کرنا، اعتماد کرنا۔ وبصلۂ لام بمعنی تابعدار و مطیع ہونا۔ مادہ امن۔ مہموز فاء۔ قولہ ینتقل مضارع واحد مذکر غائب از افتعال مصدر انتقال بمعنی منتقل ہونا۔ مجرد نقلاً از نصر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا۔ قولہ اجنبی ایسا ہی اجنب بمعنی بیگانہ، مسافر۔ اجانب ج۔ جنبًا از نصر بمعنی دفع کرنا۔ علیحدہ کرنا، دور کرنا، پہلو پر مارنا۔ قولہ اسلم ماضی واحد مذکر غائب از افعال مصدر اسلام بمعنی فرمانبردار ہونا، منقاد ہونا، دین اسلام اختیار کرنا، بیع سلم کرنا۔ یہاں معنی ثالث مراد ہیں۔

ترکیب:۔ قولہ سئل ابو القاسم الحکیم ایما افضل عاص یتوب عن عصیانہ ام کافر یرجع الی الایمان۔ ابو القاسم سئل کا مفعول مالم یسم فاعلہ ہے۔ الحکیم ابو القاسم کی صفت اور ایما افضل الخ جملہ اسمیہ مفعول ثانی ہے۔ اور مفعول ثانی کی تفصیل یہ ہے کہ ای مضاف ہے ہذین محذوف کی طرف اور ما زائدہ ہے اور ہذین محذوف مبدل منہ عاص موصوف اپنی صفت یتوب عن عصیانہ جملہ فعلیہ سے مل کر معطوف علیہ ہے اور کافر موصوف اپنی صفت یرجع الی الایمان سے مل کر معطوف۔ معطوف با معطوف علیہ بدل ہے پس مبدل منہ با بدل ای کا مضاف الیہ ہے اور مضاف با مضاف الیہ مبتدا ہے اور افضل خبر ہے۔ تقدیر عبارت اس طرح پر ہے ایما ہذین عاص یتوب عن عصیانہ ام کافر یرجع الی الایمان افضل۔

والعاصی ینتقل عن درجۃ العارف الی درجۃ الاحباب کما قال اللہ تعالیٰ واللہ یحب التوابین واللہ اعلم
حکایت :۔ حکی عن رجل قال کنا فی سفینۃ مع تجار فہاجت علینا ریاح وامواج من البحر فاضطربت السفینۃ فخفنا خوفاً شدیداً وکان فی زاویۃ من السفینۃ رجل علیہ کساء من وبر فلم تزل الامواج تضرب السفینۃ حتی سقط فیہا الماء فثقلت وایسنا من انفسنا واموالنا فخرج ذالک الرجل من السفینۃ ووقف یصلی علی الماء فقلنا لہ یا ولی اللہ ادرکنا فلم یلتفت الینا۔

مطلب خیز ترجمہ :۔ اور عاصی عارف کے درجہ سے احباب کے درجہ کی طرف منتقل ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آیۃ۔ اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ واللہ اعلم۔ ایک شخص سے منقول ہے اس نے کہا کہ ہم تاجروں کے ساتھ ایک کشتی میں تھے کہ دریا سے ہم پر تیز ہوائیں اور لہریں بھڑک اٹھیں۔ پس کشتی ڈگمگانے لگی۔ اس وجہ سے ہم بہت ہی ڈر گئے اور کشتی کے ایک گوشہ میں ایک شخص تھا اس کے جسم پر اونٹوں کے بال کی چادر تھی اور موجیں ہمیشہ کشتی کو مارتی رہیں۔ یہانتک کہ کشتی کے اندر پانی بھر گیا اور وہ بھاری ہوگئی۔ اور ہم اپنی جانوں اور مالوں سے ناامید ہو گئے۔ اس کے بعد وہ شخص کشتی سے نکلا اور پانی پر کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ ہم نے ان سے کہا کہ ای اللہ کے ولی ہماری حالت مشاہدہ کیجئے انہوں نے ہماری طرف توجہ نہیں کی۔

تحقیقات :۔ قولہ درجۃ مرتبہ۔ج درجات۔ درجہ کے معنی سیڑھی بھی ہیں اس وقت ج دَرَج ہے۔ قولہ تُجَّارٌ یہ تاجر کی جمع ہے۔ تجر تجارۃً از نصر سوداگری کرنا۔ عرب شراب بیچنے والے کو تاجر کہا کرتے تھے اس کی جمع تِجارٌ وتُجُرٌ بھی آتی ہے قولہ ھاجت ماضی واحد مؤنث غائب مصدر ہیجاناً وہیاجاً از ضرب بھڑکنا، برانگیختہ ہونا۔ ہاج البحر سمندر کا جوش مارنا۔ اجوف یائی قولہ رِیَاحٌ ریح کی جمع ہے بمعنی ہوا۔ قولہ اَمْوَاجٌ موج کی جمع ہے بمعنی لہریں۔ ماج البحر موجاً وموجاناً سمندر کا موج مارنا باب نصر اجوف واوی۔ قولہ زاویۃ گوشہ ج زوایا۔ زوی زویاً وزیاً از ضرب جدا کرنا، بچھوکرنا، روکنا، جمع کرنا، قبضہ کرنا قولہ کساءٌ کپڑا، چادر، کمبل۔ اکسیۃ ج کساءٌ اصل میں کساوٌ تھا واو اور یاء اگر الف زائدہ کے بعد طرف کلمہ میں واقع ہو تو وہ ہمزہ ہوجاتی ہیں۔ اسی قاعدہ کے بناء پر کساوٌ کی واؤ ہمزہ ہوگئی لہذا کساءٌ ہوگیا۔ کسا الثوب کسواً کپڑا پہننا باب نصر ناقص واوی۔ قولہ وَبَرٌ اونٹ اور خرگوش وغیرہ کے بال۔ اوبارٌ ج۔ وَبِرَ وَبَراً بہت پشم والا ہونا باب سمع صفت وَبِرٌ وَأَوْبَرُ۔ مثال واوی۔ قولہ سقط ماضی واحد مذکر غائب مصدر سقوطاً ومسقطاً از نصر گرنا۔ قولہ ثقلت ماضی واحد مؤنث غائب۔ مصدر ثقلاً وثقالۃً از کرم بمعنی بھاری ہونا۔ قولہ اَیِسْنَا ماضی جمع متکلم مصدر ایاساً از سمع ناامید ہونا۔ جنس مرکب از مہموز فاء واجوف یائی۔ قولہ لم یلتفت نفی جحد بلم واحد مذکر غائب از افتعال مصدر التفات بمعنی چہرہ پھیرنا۔ مجرد لفت الشیٔ لفتاً دائیں بائیں موڑنا۔ باب ضرب۔

ترکیب :۔ قولہ وکان فی زاویۃ من السفینۃ رجل علیہ کساء من وبر۔ رجل موصوف اپنی صفت علیہ کساء من وبر سے مل کر کان کا اسم ہے۔ اور فی زاویۃ من السفینۃ کان کی خبر ہے۔ قولہ وقف یصلی علی الماء۔ یصلی علی الماء جملہ ہو کر وقف فعل کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے۔

فقلنا لہ بحق من قوّاك لعبادتہ اغثنا وادركنا فالتفت الينا وقال ماشانكم وهو غائب
عن جميع ما اصابنا فقلنا لہ الا ترى الى السفينة وما اصابها من الامواج والرّياح
فقال لنا تقربوا الى الله فقلنا لہ بماذا نتقرب فقال بترك الدنيا فقلنا لہ قد
فعلنا فقال اخرجوا باسم الله فما زلنا نخرج واحدًا بعد واحدٍ نمشي على الماء
حتى اجتمعنا حولہ ونحن قيام على الماء وكنا مائتى نفس او اكثر فغرقت
السفينة بما فيها من الاموال فقال لنا اما من هول الدنيا فقد سلمتم
فاذهبوا فقلنا لہ نسئلك بالله من انت يرحمك الله فقال انا اويس القرني

مطلب خیز ترجمہ:۔ پھر ہم نے ان سے کہا اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ کو اپنی عبادت کی قوت دی ہے ہماری مدد کیجئے اور ہماری حالت مشاہدہ کیجئے۔ پس وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے اور ہم کو جو مصیبت پہونچی وہ ان سب غافل تھے۔ ہم نے کہا کیا آپ کشتی کی طرف نہیں دیکھتے ہیں اور لہروں اور آندھی سے جو مصیبت پہونچی اس کو ملاحظہ نہیں کرتے ہیں۔ پس انہوں نے فرمایا کہ تم سب اللہ کا تقرب حاصل کرو۔ ہم نے کہا کہ ہم کس چیز سے تقرب خداوندی حاصل کریں۔ انہوں نے فرمایا کہ دنیا کو چھوڑنے سے ہم نے ان سے کہا کہ بیشک ہم نے ایسا ہی کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے نام کیساتھ کشتی سے باہر نکلو۔ پس ہم یکے بعد دیگرے کشتی سے باہر نکلنے لگے اور پانی پر چلنے لگے حتی کہ ہم ان کے گرد جمع ہوگئے اور ہم سب پانی پر کھڑے تھے اور ہم لوگ دو سو یا اس سے زیادہ آدمی تھے۔ پس کشتی تمام اموال کو لے کر ڈوب گئی۔ انہوں نے ہم کو کہا کہ دنیا کے خوف سے تم بیشک بچ گئے پس اب تم لوگ جاؤ۔ ہم نے ان سے کہا کہ ہم آپ کو اللہ کی قسم دیکر ایک سوال کرتے ہیں کہ آپ کون ہیں۔ اللہ آپ پر رحم کرے انہوں نے کہا کہ میں اویس القرنی ہوں۔

تحقیقات:۔ قولہ قوّیٰ ماضی واحد مذکر غائب از تفعیل مصدر تقویۃ بمعنی قوت دینا، مضبوط کرنا۔ مجرد قوِیَ، قوۃً از سمع توانا ہونا، مضبوط ہونا۔ لفیف مقرون۔ قولہ اَغِث امر حاضر واحد مذکر حاضر از افعال مصدر اغاثۃ مدد کرنا اعانت کرنا۔ وزنًا وجنسًا وتعلیلاً اقامۃ کے مانند ہے۔ قولہ تقربوا امر جمع مذکر حاضر از تفعل مصدر تقرب قربت ڈھونڈھنا۔ یقال تقرّبْ الی اللہ۔ اللہ کی نزدیکی تلاش کر۔ قولہ غرقت۔ ماضی واحد مونث غائب از سمع مصدر غرقًا فی الماء بمعنی ڈوبنا۔ صفت غریقٌ وغرِقٌ وغارقٌ ج غرقیٰ۔ قولہ هول بمعنی خوف۔ اہوال، ہؤول ج ہال، ہولاً۔ گھبراہٹ میں ڈالنا، خوفناک ہونا۔ بابہ نصر۔ قولہ اویس القرنی۔ حضرت اویس بن عامر القرنی یہ شخص قرن کے رہنے والے تھے۔

ترکیب:۔ قولہ فما زلنا نخرج واحدًا بعد واحدٍ نمشی علی الماء حتی اجتمعنا حولہ۔ نمشی علی الماء۔ نخرج فعل کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہے اور بعد واحد یا نخرج فعل سے متعلق ہے یا لفظ واحدًا سے متعلق ہے یا شبہ فعل محذوف سے متعلق ہوکر واحدًا کی صفت ہے۔ تینوں احتمالات میں سے پہلا احتمال زیادہ قوی ہے اور آخری دونوں تکلف سے خالی نہیں ہے۔ قولہ وکنا مائتی نفس او اکثر۔ مائتی نفس ممیز باتمیز معطوف علیہ ہے اور اکثر معطوف ہے۔ دونوں مل کر کنّا کی خبر ہے اور ضمیر متکلم اسم کنا ہے۔ والباقی ظاہر

فقلنا له ان فی السفینة اموالًا لفقراء المدینة بعثها الیهم رجل من مصر فقال ان ردّ الله علیکم اموالکم تقسمونها علیٰ فقراء المدینة فقلنا له نعم فصلی علی وجه الماء رکعتین ثم دعا بدعاء خفیّ فطلعت السفینة بجمیع ما فیها علیٰ وجه الماء فرکبناها وفقدنا اُویسًا فسرنا الی المدینة واقتسمنا اموالنا بیننا وبین اهلها فلم یبق فی المدینة فقیر۔

حکایت:۔ حُکی ان طارقًا الصادق انما سمی صادقًا لما وقع له لما وقع فی بئر معطلة فمر علیها نفر من الحاج فقالوا نسدّ رأسها لئلا یقع فیها احدٌ

مطلب خیز ترجمہ:۔ ہم نے ان سے کہا کہ اس کشتی میں فقراء مدینہ کے اموال ہیں جو مصر کے ایک شخص نے ان کے واسطے بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ تمہارے مال تم کو واپس کر دے تو تم فقراء مدینہ پر اس کو تقسیم کر دگے۔ ہم نے (وعدہ کے طور پر) کہا کہ ہاں۔ پس انہوں نے پانی کی سطح پر دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر آہستہ سے دعا کی۔ چنانچہ وہ کشتی ان تمام مالوں کو لے کر پانی کی سطح پر نمودار ہو گئی۔ بس ہم کشتی پر سوار ہو گئے۔ اور ہم نے اویس قرنی کو گم کیا۔ اور ہم مدینہ کی طرف گئے اور ہمارے مالوں کو اپنے اور اہل مدینہ کے درمیان تقسیم کیا اور مدینہ میں کوئی فقیر باقی نہ رہا۔ یعنی ہر فقیر کو ایک ایک حصہ ملا۔ منقول ہے کہ طارق صادق کا نام اس واقعہ سے صادق رکھا گیا جو کہ اس کو پیش آیا کہ جب وہ ایک ویران کنواں میں گر پڑا تو اس کنوئیں پر چند حاجیوں کا گذر ہوا انہوں نے کہا کہ ہم اس کنوئیں کا منہ بند کر دیں تاکہ اس میں کوئی نہ گرے۔

تحقیقات:۔ قولہ بعث ماضی واحد مذکر غائب از فتح مصدر بعثًا وبعاثًا بم تنہا بھیجنا۔ بعث بہ دوسرے کے ساتھ بھیجنا۔ قولہ طلعت ماضی واحد مونث غائب مصدر طلوعًا از نصر نکلنا، طلوع ہونا۔ قولہ فقدنا ماضی جمع متکلم از ضرب مصدر فقدًا وفقدانًا گم کرنا، کھونا۔ قولہ سرنا ماضی جمع متکلم از ضرب مصدر سیرًا ومسیرۃً۔ جانا چلنا، سفر کرنا۔ اجوف یائی۔ قولہ بئر (کلمہ مونث ہے) کنواں۔ آبار، بئار وابؤرجمع بأر بأرًا از فتح کھودنا مہموز عین۔ قولہ معطلة اسم مفعول واحد مونث از تفعیل مصدر تعطیل بے کار چھوڑ دینا۔ عطل البئر کنوئیں پر جانا، چھوڑ دینا۔ قولہ نفر تین سے دس تک مردوں کی جماعت۔ انفار جمع قولہ حاجّ اسم فاعل مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے والا جمع حجّاج وحجیج وحجّ۔ اور لفظ حاج اسم جمع بمعنی حجاج بھی آتا ہے جیسے قدم الحاج حتی المشاة۔ حجّ حجًّا از نصر قصد کرنا، دلیل میں غالب آنا۔ قولہ نسدّ مضارع جمع متکلم از نصر مصدر سدًّا بند کرنا۔

تراکیب:۔ حُکی ان طارقًا الصادق انما سمی صادقًا لما وقع له فی بئر معطلة، طارق صادق موصوف باصفت اسم ان انما حرف قصر سمی صادقًا الخ جملہ فعلیہ ہو کر ان کی خبر ہے۔ اور یہ جملہ ہو کر بتاویل مفرد حُکی کا نائب فاعل واقع ہے لفظ صادقًا سمی کا مفعول ثانی ہے۔ لما وقع له جار با مجرور سمی کا متعلق ہے اور لما میں ما موصولہ ہے اور وقع له جملہ فعلیہ صلہ ہے پس سمی فعل مجہول اپنے نائب فاعل ومفعول ثانی ومتعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر جزاء مقدم ہے یا دال علی الجزاء ہے اور لما وقع فی بئر معطلة شرط مؤخر ہے یا شرط محذوف الجزاء ہے قولہ فمر علیها نفر من الحاج۔ یہ جملہ ہو کر لما وقع فی بئر معطلة شرط پر معطوف ہے اور اس کو شرط کی جزاء قرار دینا جائز نہیں کیونکہ لما کی جزاء پر فاء داخل نہیں ہوتی ہے۔ قولہ نسدّ رأسها لئلا یقع فیها احد۔ رأسها فعل نسدّ کا مفعول بہ ہے اور لئلا یقع فیها احد فعل کا متعلق ہے۔

فقال قلت فی نفسی ان کنت صادقا فاسکت فسکت فسدّوہا وانصرفوا فاظلمت ظلاماً شدیداً ولو اذا بسراجین عندی فصرت انظر بنورہما واذا ثعبان عظیم مقبل الیّ فقلت فی نفسی اذن یظہر الصادق من الکاذب فلما وصل الیّ ظننت انہ یأکلنی فصعد نحو فم البئر ثم جعل ذنبہ فی عنقی وتحت رجلی وحملنی کالدلو ورفع کل ما علیٰ رأس البئر وجذبنی الی الارض۔ ثم جذب ذنبہ عنی فسمعت ہاتفاً لا اراہ یقول ہٰذا من لطف ربک اذ نجاک من عدوک بعدوک فسمی صادقاً

مطلب خیز ترجمہ :- (طارق کہتے ہیں کہ) میں نے اپنے جی میں کہا کہ اگر تو سچا ہے تو چپ رہ۔ یا تو یہ ترجمہ ہے کہ اگر میں سچا ہوں تو چپ رہوں۔ پس وہ چپ رہا اور حاجیوں نے اس کو بند کر دیا اور وہاں سے چل دیئے۔ وہ کنواں بہت ہی اندھیرا ہو گیا (اس کے بعد میں نے دیکھا) کہ اچانک میرے پاس دو چراغ موجود ہیں۔ پس میں ان کی روشنی سے (اِدھر اُدھر) دیکھتا رہا کہ ناگاہ ایک بڑا اژدہا میری طرف متوجہ ہے۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا ابھی صادق کاذب سے آشکارا ہو جائے گا۔ پس جب وہ میری طرف پہونچا تو میں نے گمان کیا کہ وہ مجھے کھالے گا۔ یہانتک کہ وہ کنوئیں کے سر کیطرف چڑھا۔ پھر اس نے اپنی دُم میرے گردن میں ڈال کر میرے پاؤں کے نیچے کی۔ اور مجھے ڈول کی طرح اٹھایا اور کنوئیں کے سر پر جو کچھ تھا ان سب کو دور کر دیا اور مجھے زمین کی طرف کھینچ لیا۔ پھر مجھ سے اپنی دم کھینچ لی۔ پس میں نے ایک ہاتف کو جس کو میں نہیں دیکھتا ہوں یہ کہتے ہوئے سنا کہ یہ تیرے پروردگار کی مہربانی ہے جبکہ تجھ کو ایک دشمن سے دوسرے دشمن کے ذریعہ نجات دی۔ پس اسی واسطے صادق کر کے نام رکھا گیا۔

تحقیقات :- قولہ اظلمت ماضی واحد مونث غائب از افعال مصدر اظلام دمجرد ظلماً از سمع بم تاریک ہونا۔ قولہ سراج چراغ جمع سُرُجٌ۔ سراج اللیل جگنو۔ سَرْجًا از نصر جھوٹ بولنا۔ سَرَجًا از سمع جھوٹ بولنا، خوبصورت چہرہ والا ہونا۔ قولہ ثعبان نر سانپ، اژدہا۔ ج ثعابین۔ قولہ ظننت ماضی واحد متکلم از نصر مصدر ظنًّا۔ جاننا یقین کرنا مضاعف ثلاثی۔ قولہ دلوٌ بم ڈول یہ لفظ مونث ہے کبھی مذکر کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ج دلار، آدل، دُلِیٌّ۔ دلا الدلو۔ ڈول کنوئیں میں لٹکانا۔ بابہ نصر۔ قولہ جذب ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر جذبًا۔ کھینچنا۔ کہا جاتا ہے جذبہ الیہ۔ قولہ لطف مہربانی کرنا بابہ نصر۔ قولہ نجا ماضی واحد مذکر غائب از تفعیل مصدر تنجیۃ بم رہائی دلانا۔ مادہ نجو۔ ناقص واوی۔ قولہ عدوّ دشمن ج اعداء عدی یعدیٰ عدًا بفلان۔ از سمع بغض رکھنا۔

ترکیب :- فعلہ فقلت فی نفسی ان کنت صادقًا فاسکت۔ ان کنت صادقًا شرط فاسکت جزاء اور شرط وجزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر قلت کا مقولہ ہے۔

حکایت :- حکی ان امرأۃ کان لھا زوج منافق وکانت تقول علیٰ کلِّ شئی من قول او فعل بسم اللہ فقال زوجھا لافعلن ما اخجلھا بہ فدفع الیھا صرۃ وقال لھا احفظیھا فوضعتھا فی محل وغطتھا فغافلھا واخذ الصرۃ وما فیھا ورماھا فی بئر فی دارہ ثم طلبھا منھا فجاءت الی محلھا وقالت بسم اللہ فامر اللہ جبرائیل ان ینزل سریعًا ویعید الصرۃ الیٰ مکانھا فوضعت یدھا لتاخذھا فوجدتھا کما وضعتھا فتعجب زوجھا وتاب الی اللہ تعالیٰ۔

حکایت :- حکی ان مبارزا من الروم اسر جماعۃ من المسلمین فی زمن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فوصف لکلب الروم رجل فیھم قوی ھیوب

مطلب خیز ترجمہ :- منقول ہے کہ ایک عورت کا شوہر منافق تھا۔ اور وہ عورت ہر چیز پر خواہ وہ قول ہو یا فعل بسم اللہ کہتی تھی اس کے شوہر نے کہا کہ ضرور بالضرور میں ایسا کام کروں گا جس سے اس کو شرمندہ کرسکوں۔ چنانچہ اس نے اپنی بیوی کو ایک تھیلی دی اور اس کو کہا کہ اس کو محفوظ رکھنا۔ اس عورت نے اس کو ایک جگہ میں رکھدیا اور چھپالیا۔ شوہر نے اس کو غافل پاکر وہ تھیلی اور جو کچھ اس میں تھا لے لیا اور اس کو ایک کنوئیں میں پھینک دیا جو اس کے گھر میں تھا۔ پھر اس سے وہ تھیلی طلب کی۔ پس عورت اس تھیلی کی جگہ میں آئی اور بسم اللہ کہی۔ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جلد سے جلد نیچے اتریں اور اس تھیلی کو اپنی جگہ میں لوٹا دیں۔ پس اس عورت نے اپنا ہاتھ اس جگہ رکھا تاکہ اس کو لے۔ چنانچہ جس طرح اس نے اس کو رکھا تھا اسی طرح اس کو پا گئی۔ (یہ دیکھ کر) اس کا شوہر اچنبھا ہوگیا اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کرکے اسکی طرف رجوع کیا۔ منقول ہے کہ روم ایک جنگجو بہادر نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مسلمانوں کی ایک جماعت کو قید کرلیا۔ اور کلب روم (شاہ روم) کے سامنے بیان کیا گیا کہ مسلمانوں میں ایک شخص نہایت قوی اور ہیبت ناک ہے۔

تحقیقات :- قولہ منافق اسم فاعل از مفاعلہ۔ نافق منافقۃ ونفاقًا فی الدین۔ دل میں کفر چھپا کر زبان سے ایمان ظاہر کرنا۔ صفت منافق ہے۔ قولہ اخجل مضارع واحد متکلم از تفعیل مصدر تخجیل شرمندہ کرنا۔ قولہ صرۃ تھیلی ج صرر قولہ غطت ماضی واحد مؤنث غائب از تفعیل مصدر تغطیہ بمعنی چھپانا مجرد غطوًا از نصر چھپانا ناقص واوی قولہ غافل ماضی واحد مذکر غائب از مفاعلۃ مصدر مغافلۃ۔ غفلت کے وقت کا انتظار کرنا۔ قولہ سریعًا جلدباز ج سرعان سرعۃ، سراعۃ وسراعًا از سمع وکرم بمعنی جلدی کرنا۔ قولہ یعید مضارع واحد مذکر غائب از افعال مصدر اعادۃ لوٹانا، دہرانا۔ اعادا لشئی الیٰ مکانہ اس کی جگہ پر واپس کرنا۔ جنسًا ووزنًا وتعلیلًا اقامۃ پر قیاس کرنا چاہیے۔ قولہ وجدت ماضی واحد مؤنث غائب از ضرب مصدر وجدانًا بمعنی پانا مثال واوی۔ قولہ مبارز اسم فاعل از مفاعلہ مصدر مبارزۃ وبرازًا بمعنی لڑائی کے لئے مقابلہ پر نکلنا۔ قولہ اسر ماضی واحد مذکر غائب از ضرب مصدر اسرًا قید کرنا اسیر قیدی ج اساری، اسریٰ، اسراء مھموز فاء قولہ کلب الروم روم کے بادشاہ کا لقب ہے چونکہ وہ زیادہ ظالم تھا اسی لئے اہانت کے طور پر اس کو اس لقب سے ملقب کیا گیا تھا۔ قولہ قوی مضبوط زوردار ج اقویاء۔ قولہ ھیوب صیغہ صفت ہے۔ مصدر ھیبۃ ومھابۃ از ضرب بمعنی خوف کرنا، بچنا، چوکنا رہنا۔ پس ہیوب کے معنی ڈرنے والا ہیں۔ لیکن یہاں ہیبب کے معنی میں ہے یعنی وہ شخص جس سے لوگ ڈریں۔

فدعا به لیراه وکان بین یدی کلب الروم سلسلة ممدودة حتی لا یدخل علیه احد الا علی هیئة الراکع فلما راٰها الرجل ابی ان یدخل علی کلب الروم کہیئة الراکع وقال انی لاستحیی من محمد صلی اللّٰہ علیه وسلم ان ادخل علی الکافر کہیئة الراکع فامر کلب الروم برفعها حتی یدخل فلما دخل علیه تکلم معه و اطال معه الکلام فقال له کلب الروم ادخل فی دیننا حتی اصنع خاتمی فی یدك واعطیك ولایة الروم فتفعل فیها ما تشاء فقال لکلب الروم کم للروم من الدنیا فقال ثلثها او رُبعها۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ شاہ روم نے اس کو دیکھنے کیلئے طلب کیا۔ اس کے سامنے ایک لمبی زنجیر لٹکی رہتی تھی۔ یہاں تک کہ کوئی شخص بلا جھکے اس کے پاس نہیں جا سکتا تھا۔ پس جب اس مرد مسلمان نے اس کو دیکھا تو کلب روم کے پاس راکع کی ہیئت پر داخل ہونے سے انکار کیا اور کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرماتا ہوں کہ کافر کے پاس راکع کی ہیئت میں داخل ہوں پس کلب الروم نے اس کو اٹھانے کا حکم کیا تاکہ وہ اس کے پاس آئے۔ پس جب یہ مسلمان اس کے پاس داخل ہوئے تو اس کیساتھ بہت لمبی چوڑی بات چیت کی۔ پس کلب روم نے ان کو کہا کہ تم ہمارے دین میں داخل ہو جاؤ تاکہ میں اپنی انگوٹھی تمہارے ہاتھ میں پہنا دوں اور روم کی ولایت تم کو عطا کروں۔ پس تم جو کچھ چاہو کر سکو۔ انہوں نے کلب روم کو کہا کہ ملک روم دنیا کا کتنا حصہ ہے کلب روم نے کہا دنیا کا ایک تہائی حصہ یا ایک چوتھائی حصہ۔

تحقیقات:۔ قولہ سلسلة زنجیر ج سلاسل۔ سلسل الشیٔ بالشیٔ ایک کو دوسرے سے جوڑنا باب بعثر مضاعف رباعی۔ قولہ ممدودة اسم مفعول واحد مونث از نصر مصدر مدًّا کھینچنا، پھیلانا۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ اَبٰی ماضی واحد مذکر غائب از ضرب و از فتح شاذًا مصدر اباءً واباءةً۔ ناپسند کرنا، انکار کرنا۔ قولہ اطال۔ ماضی واحد مذکر غائب از افعال مصدر اطالةً۔ لمبا کرنا۔ مجرد طولا از نصر لمبا ہونا اجوف واوی۔ قولہ اصنع مضارع واحد متکلم مصدر صنعًا از فتح بنانا، کرنا۔ اور بصلہ الی بمعنی نیکی کرنا۔ اور بصلہ باء برائی کرنا۔ قولہ خاتم انگوٹھی، مہر، انجام ج خواتم وخُتُمٌ۔ خاتم اسم آلہ معنوی ہے یعنی مایختم به الشیٔ۔ ختمًا وختامًا از ضرب۔ مہر لگانا۔

ترکیب:۔ قولہ لا یدخل علیه احدٌ الا علی هیئة الراکع۔ الّا استثناء مفرغ کیلئے ہے اور مستثنیٰ منہ محذوف ہے اور تقدیر عبارت اس طرح پر ہے لا یدخل علیه احد علی هیئة الا علی هیئة الراکع۔ پس مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر لا یدخل کا متعلق ثانی ہے اور متعلق اول علیه ہے۔ والباقی من التراکیب ظاہر۔ قولہ فتفعل فیها ما تشاء۔ ما موصولہ اپنے صلہ تشاء جملہ فعلیہ سے مل کر تفعل کا مفعول بہ ہے۔ اور تشاء میں ضمیر مفعولی ہ محذوف ہے جو اسم موصول کی طرف پھرتی ہے اور اصل میں تشاءہ تھا۔ قولہ کم للروم من الدنیا۔ کم استفہامیہ کی تمیز محذوف ہے یعنی کم حصةً اور ممیز باتمیز مبتدا۔ اور للروم من الدنیا دونوں شبہ فعل محذوف سے متعلق ہو کر خبر ہے۔

اللهم اغفر لکاتبه ولمن طبعه۔

فقال الرجل لو کانت الدنیا کلہا لہم مملوّۃً ذھبًا وجوھرًا واعطوھا لی بدلًا عن سماع اذان یوم ما قبلتہا فقال لہ کلب الروم وما الاذان فقال ھو اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ فقال کلب الروم انہ قد ثبت حب محمد فی قلبہ فلا یمکنہ ان یرجع فی ھذہ الساعۃ ثم امر بان یوضع قِدرٌ علی النار و یوضع فیہ ماء وقال اذا اشتد غلیانہ فالقوہ فیہ ففعلوا ذلک فلما القوہ فقال بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم فدخل من جانب وخرج من جانب آخر بقدرۃ اللّٰہ تعالٰی فتعجبوا من امرہ فامر بہ کلب الروم ان یحبس فی بیت مظلم ویمنع عنہ الطعام والشراب ویلقی لہ لحم الخنزیر والخمر اربعین یومًا

مطلب خیز ترجمہ:۔ مرد مسلمان نے کہا کہ اگر پوری دنیا باشندگان روم کے لئے سونا اور جوہر سے پر ہوتی اور اس کو تم مجھے ایک دن کی اذان سننے کے عوض عطا کر دیتے تو میں اس کو قبول نہ کرتا۔ کلب روم نے ان کو کہا کہ اذان کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ ہے۔ کلب روم نے کہا کہ بے شک اس کے دل میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت راسخ ہوگئی ہے۔ پس اس کو اس گھڑی میں اپنے دین سے پھیرنا ممکن نہیں ہے۔ پھر اس نے حکم دیا کہ ایک دیگ آگ پر رکھی جائے اور اس میں پانی رکھا جائے اور کہا کہ جب وہ شدت سے جوش مارنے لگے تو اس شخص کو اس میں ڈال دو۔ پس لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جب اس کو دیگ میں ڈالا تو اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا۔ پس ایک طرف سے داخل ہوا اور دوسری طرف سے قدرت الٰہی سے نکل آیا۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر تعجب کیا اس کے بعد پھر شاہ روم نے حکم دیا کہ اسے اندھیری کوٹھری میں قید کیا جائے اور اس سے کھانا پینا روک دیا جائے اور چالیس دن تک سور کے گوشت اور شراب کے سوا کوئی چیز اس کوٹھری میں نہ ڈالی جائے (چنانچہ شاہی نوکروں نے یہی کیا۔)

تحقیقات:۔ قولہ مملوّۃ اسم مفعول واحد مونث مصدر ملأہ وملأۃً از فتح بھرنا۔ صفت مفعولی مملوء ہے مملوّۃ اصل میں مملوءۃ تھا۔ ہمزہ کو واو سے بدل کر کے واؤ کو دوسری واؤ میں ادغام کر دیا۔ مملوّۃ ہوگیا مادہ ملأ مہموز لام۔ قولہ بدل عوض۔ بدلًا از نصر بدلنا، بدلہ میں لینا۔ قولہ اذان باب تفعیل کا مصدر ہے۔ بروزن فعال بمعنی آواز دینا۔ اذّن بالصلوٰۃ اذان دینا۔ قولہ قدر۔ ہانڈی یہ لفظ مونث سماعی ہے ج قدور اور تصغیر قُدَیر وقُدَیرۃٌ آتی ہے۔ قولہ اشتد ماضی واحد مذکر غائب از افتعال مصدر اشتداد قوی ہونا، سخت ہونا مضاعف ثلاثی۔ قولہ القوا امر جمع مذکر حاضر مصدر القاء از افعال بمعنی ڈال دینا۔ مجرد لقاءً ولقایۃً از سمع ملاقات کرنا، استقبال کرنا، پانا۔ ناقص یائی۔ قولہ یحبس مضارع مجہول واحد مذکر غائب مصدر حبسًا از ضرب قید کرنا قولہ لحم گوشت ج لحام، لحمان، لحوم والحم۔ لحمًا از ضرب ولحامۃً از کرم موٹا ہونا ولحمہ از فتح گوشت کھلانا قولہ خنزیر سور ج خنازیر۔ قولہ خمر شراب انگوری، ہر نشیلی چیز۔ خمرًا از نصر و ضرب چھپانا۔

فلما تم الاربعون فتحوا علیہ الباب فرأوا جمیع ما القوہ لہ بین یدیہ لم یأکل منہ شیئا فقالوا کیف لا تأکل منہ واکلہ جائز فی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم عند الضرورۃ فقال لھم لو اکلت لفرحتم وانما اردت اغاظتکم فقال لہ کلب الروم حیث لم تأکل من ذلک فاسجد لی حتی اخلی سبیلک وسبیل من معک من الاساری۔ فقال لہ ان السجود فی دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم لایجوز الا للہ تعالیٰ فقال لہ قبل یدی حتی اخلی عنک وعمن معک من الاساری فقال لہ ان ھذا لایجوز الا للاب او للسلطان العادل او للاستاذ فقال لہ فقبل جبھتی فقال افعل ھذا بشرط فقال لہ افعل ماترید فوضع کمہ علی جبھتہ وقبلھا ناویًا تقبیل کمہ فخلی سبیلہ ومن معہ من الاساری واعطاہ مالًا کثیرًا وکتب الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوکان ھذا فی بلادنا فی دیننا لکنا نعتقد عبادتہ

مطلب خیز ترجمہ:۔ پس جب چالیس دن پورے ہوگئے تو لوگوں نے دروازہ کھولا۔ پس انہوں نے جو کچھ ڈالا تھا وہ سب اس کے سامنے موجود دیکھا کہ اس نے اس میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ لوگوں نے پوچھا کہ تم اس میں سے کیوں نہیں کھاتے ہو حالانکہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں ضرورت کے وقت اس کا کھانا جائز ہے۔ مرد مسلمان نے جواب دیا کہ اگر میں اس میں سے کھاتا تو تم خوش ہوتے اور میں نے تمہیں غصہ میں لانے کا ارادہ کیا۔ پھر بادشاہ نے کہا کہ جب تم نے نہیں کھایا تو مجھے سجدہ کرو تاکہ میں تمہارے اور تمہارے قیدی ساتھیوں کا راستہ چھوڑ دونگا۔ مرد مسلمان نے کہا کہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کے لئے سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔ اس کے بعد شاہ روم نے کہا کہ میرا ہاتھ چومو۔ تاکہ میں تم کو اور جو قیدی تمہارے ساتھ میں سب کو چھوڑ دونگا۔ مرد مسلمان نے کہا کہ ہاتھ کا بوسہ دینا صرف باپ اور سلطان عادل اور استاذ کے سوا دوسرے کے واسطے جائز نہیں ہے۔ شاہ روم نے کہا کہ پس میری پیشانی کو بوسہ دو۔ اس شخص نے بادشاہ سے کہا کہ ہاں یہ ایک شرط سے کرسکتا ہوں۔ بادشاہ نے کہا کہ جس طرح چاہو کرو۔ پس مرد مسلمان نے اپنی آستین اس کی پیشانی پر رکھی اور اپنی آستین کو بوسہ دینے کی نیت کرتا ہوا اس کو بوسہ دیا۔ پس شاہ روم نے ان کو اور ان کے ساتھی قیدیوں کو چھوڑ دیا اور ان کو بہت سا مال عطا کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھا کہ اگر یہ شخص ہمارے شہر میں ہمارے مذہب پر ہوتا تو ہم اس کی عبادت کا اعتقاد کرتے۔

تحقیقات:۔ قولہ فتحوا ماضی جمع مذکر غائب مصدر فتحاً از فتح کھولنا۔ قولہ لاتاکل مضارع واحد مذکر حاضر مصدر اکلاً از نصر کھانا۔ مہموز فا۔ قولہ اغاظۃ مصدر افعال بمعنی غصہ پر برانگیختہ کرنا۔ یہ لفظ تعلیلاً بروزن اقامتہ ہے اور جنسًا اجوف یائی ہے۔ قولہ قبل امر واحد مذکر حاضر مصدر تقبیل از تفعیل بمعنی بوسہ دینا قولہ سلطان بادشاہ، حجت، قبضہ، قدرت یہاں معنی اول مراد ہیں جمع سلاطین قولہ عادل اسم فاعل عدلاً وعدالۃً وعدولۃً ومعدلۃً بمعنی انصاف کرنا۔ صفت عادل جمع عدول قولہ جبھۃ پیشانی جمع جباہ وجبہات جبھا از فتح پیشانی پر مارنا۔ قولہ کمہ آستین جمع اکمام وکممۃ کما از نصر چھپانا، پوشیدہ کرنا مضاعف ثلاثی۔ قولہ نعتقد مضارع جمع متکلم مصدر اعتقاد از افتعال۔ تصدیق کرنا نہایت پختہ یقین رکھنا۔ **ترکیب** قولہ فقبل جبھتی فا فصیحیہ ہے جو شرط محذوف پر دلالت کرتا ہے تقدیر عبارت اس طرح پر ہوگی فاذا العد تقبل یدی فقبل جبھتی۔

فلما جاء الی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال لہ لاتختص بالمال وحدك بل شارك فیہ اهل مدینة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففعل ذلك ۔

حکایت[۱۲] :- حکی ان عیسی علیہ السلام کان فی سیاحتہ فنظر الی جبل عالٍ فقصدہ فاذا بصخرة فی ذروتہ اشد بیاضًا من اللبن فصار یمشی حولها ویتعجب من حسنها فاوحی اللہ الیہ یا عیسی اتحب ان ابین لك الاعجب مما تری قال نعم یارب فانفلقت الصخرة عن شیخ علیہ مدرعة من الشعر وبیدہ عکاز اخضر وبین عینیہ عنب وھو قائم یصلی۔

مطلب خیز ترجمہ :- چنانچہ جب یہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ مال کے ساتھ اکیلے ہی مخصوص نہ ہو بلکہ اس میں مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کو بھی شریک کرلو۔ سو اس نے ایسا ہی کیا۔ منقول ہے کہ حضرت عیسی علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اپنی سیر وسیاحت میں تھے۔ پس انہوں نے ایک بلند پہاڑ کی طرف نظر کی اور اس کا قصد کیا۔ (یعنی اس پر چڑھا) کہ یکایک اس کی چوٹی میں دودھ سے زیادہ سفید ایک سخت پتھر ہے۔ پس حضرت عیسیٰ اس کے گرد پھرنے لگے اور اس کی خوبی سے تعجب کرنے لگے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس وحی بھیجی کہ اے عیسیٰ کیا تم پسند کرتے ہو کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو میں اس سے بھی زیادہ اچنبی چیز تمہارے لئے آشکارا کردوں۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ ہاں! اے میرے رب۔ پس وہ پتھر شق ہوگیا اور اس سے ایک ایسا بزرگ ظاہر ہوا جس کے بدن پر بال کا کرتا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک سبز چھڑی تھی اور اس کی آنکھوں کے سامنے انگور تھے اور وہ کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔

تحقیقات :- قولہ لاتختص نہی واحد مذکر حاضر مصدر اختصاص باب افتعال بمعنی خاص ہونا۔ اختصہ بالشیٔ خاص کرنا۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ شارك امر واحد مذکر حاضر مصدر مشارکۃ از مفاعلہ باہم شریک ہونا۔ قولہ سیاحۃ باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی سیر کرنا، شہروں میں پھرنا۔ صفت سائح ج سیّاح وسائحون اجوف یائی قولہ عالٍ اسم فاعل از نصر مصدر علوٌّ بلند ہونا۔ عالٍ اصل میں عالوٌ تھا۔ داع کے قاعدہ سے تعلیل ہوئی ہے۔ پس عالٍ ہوگیا۔ قولہ قصد ماضی واحد مذکر غائب مصدر قصدٌ توجہ کرنا از ضرب۔ قولہ صَخْرَةٌ ٹھوس، بڑا پتھر، چٹان ج صَخْرٌ، صُخُرٌ، صُخُورٌ وصُخُورَةٌ وصَخَرات قولہ ذروۃ بلندی، بلند جگہ، ہر چیز کا بلند حصہ ج ذُرًی وذِرًی۔ قولہ بیاض سفیدی۔ قولہ لبن دودھ ج آلبانٌ۔ لبنًا دودھ پلانا از نصر وضرب۔ قولہ الاعجب اسم تفضیل مصدر عجبًا تعجب کرنا۔ از سمع۔ قولہ انفلقت ماضی واحد مونث غائب مصدر انفلاق پھٹنا از انفعال۔ قولہ مدرعۃ جُبّہ، کورٹ ج مدارع۔ قولہ شعر بال۔ ج اشعار، شعار، شعور۔ شعرًا زیادہ اور لمبے بال والا ہونا از سمع۔ قولہ عُکّاز ڈنڈا جس کے نیچے پھل لگا ہوا ہو۔ ج عکاکیز۔ عکز الرمح عکزًا نیزہ گاڑنا۔ باب نصر قولہ اخضر سبز خضرًا سبز ہونا از سمع قولہ عنب انگور ج اعناب ایک دانے کو عنبۃ کہتے ہیں۔ العنّاب انگور بیچنے والا۔ عنّب الکرم از تفعیل انگور کی بیل میں انگور آنا۔

ترکیب :- قولہ وحدك۔ یہ لاتختص کی ضمیر مستتر سے متوحدًا کی تاویل کرکے حال واقع ہے۔

اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعٰی فیہ

فتعجب عیسیٰ علیہ السلام من ذلك فقال یا شیخ ما ھٰذا الذی اریٰ فقال ھٰذا رزقی فی کل یوم فقال لہ کم تعبد اللہ فی ھٰذا الحجر فقال اربع مائۃ سنۃ فقال عیسیٰ علیہ السلام الٰھی وسیدی ما اقول انك خلقت خلقا افضل من ھٰذا فاوحی اللہ علیہ ان رجلا من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ادرك شھر شعبان وصلی لیلۃ النصف منہ فھٰذہ عبادۃ افضل عندی من عبادۃ ھٰذہ الاربعمائۃ سنۃ فقال عیسیٰ علیہ السلام یا لیتنی کنت من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حکایت:۔ حکی انہ کان الحکم فی زمن ابراھیم الخلیل علیہ السلام للنار فالمحق یدخل یدہ فیھا فلا تحرقہ والمبطل یدخل یدہ فیھا فتحرقہ۔ وکان الحکم فی زمن موسیٰ علیہ السلام للعصا فتسکن للمحق وتضرب للمبطل۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے تعجب کیا اور کہا اے شیخ یہ کیا شئ ہے جس کو میں دیکھتا ہوں شیخ نے کہا یہ میرا روزانہ رزق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا کہ اس پتھر میں تم کتنی مدت تک اللہ کی عبادت کرتے ہو اس نے کہا کہ چار سو برس تک۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے میرے معبود اور میرے آقا میں نہیں کہتا ہوں کہ آپ نے اس سے افضل کوئی مخلوق پیدا کی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی بھیجی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں اگر کسی نے شعبان کا مہینہ پایا اور اس نے پندرھویں شب کو نماز پڑھی تو اس کی یہ عبادت میرے نزدیک اس چار سو برس کی عبادت سے افضل ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ کاش میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے ہوتا۔ منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آگ کا حکم (فیصلہ) تھا۔ پس جو شخص حق پر ہوتا وہ اپنا ہاتھ آگ میں داخل کرتا تو آگ اس کو نہ جلاتی تھی۔ اور جو شخص ناحق پر ہوتا وہ اپنا ہاتھ آگ میں داخل کرتا تو اس کو جلا دیتی تھی۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں لاٹھی کا فیصلہ تھا۔ پس وہ راست باز کے واسطے ٹھہری رہتی تھی اور باطل کو مارتی تھی۔

تحقیقات:۔ قولہ رزق روزی ج ارزاق۔ رزقاً روزی پہونچانا از نصر قولہ حجر پتھر ج احجار وحجار وحجارۃ واحجر قولہ ابراھیم ایک مشہور پیغمبر کا نام ہے عجمہ اور علمیت سے غیر منصرف ہے۔ ان کا لقب خلیل ہے بمعنی دوست اخلاء وخلان ج خلیل مشتق ہے خلۃ سے بمعنی دوستی۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ محق اسم فاعل از افعال مصدر احقاق بمعنی حق کہنا مضاعف ثلاثی۔ قولہ تحرق مضارع واحد مؤنث غائب مصدر احراق از افعال یا تحریق از تفعیل بمعنی جلانا قولہ مبطل اسم فاعل از افعال مصدر ابطال بمعنی لغو کام کرنا یا جھوٹ کہنا۔ یہاں معنی ثانی مراد ہیں۔ قولہ موسیٰ ایک جلیل القدر پیغمبر کا نام ہے جن پر توراۃ اتری تھی۔ اور لفظ موسیٰ سریانی زبان میں مو بمعنی تابوت اور سا بمعنی پانی سے مرکب ہے چونکہ فرعون نے ان کو دریائے نیل میں تابوت میں پایا تھا لہٰذا اس اسم سے نام رکھے گئے قولہ عصا لاٹھی، سہارے کی چیز ج عُصِیّ وعِصِیّ واعصٍ واعصاء عصواً لاٹھی سے مارنا از نصر ناقص واوی قولہ تسکن مضارع واحد مؤنث غائب مصدر سکون ٹھہرنا از نصر۔ **ترکیب**:۔ قولہ یا شیخ ماھذا الذی اریٰ۔ یا شیخ ندا ہے ما استفہامیہ خبر مقدم ہے اور ہذا الذی اری مبتدا مؤخر ہے اور یہ جملہ ہو کر جواب ندا ہے قولہ یا لیتنی کنت من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا حرف ندا ہے اور منادیٰ محذوف ہے والتقدیر یا اللہ (یا) قوم لیتنی الخ جواب ندا ہے نون وقایہ یا متکلم اسم لیت ہے۔ کنت من امۃ محمد جملہ ہو کر خبر لیت ہے۔ صلی اللہ علیہ وسلم جملہ معترضہ ہے۔

وکان الحکم فی زمن سلیمان علیہ السلام للریح تسکن للمحق وترفع للمبطل ثم تسقطہ علی الارض وکان الحکم فی زمن ذی القرنین للماء اذا جلس علیہ المحق جمد والمبطل ذاب وکان الحکم فی زمن داؤد علیہ السلام للسلسلۃ المعلقۃ فالمحق تصل یدہ الیہا بخلاف المبطل واما فی زمن محمد صلی اللہ علیہ وسلم فالحکم لھما بالاقرار واقامۃ البینۃ قال اللہ تعالیٰ یرید اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر وروی عن الترمذی ان الیسر اسم للجنۃ لان جمیع الیسر فیھا والعسر اسم للنار لان جمیع العسر فیھا وقیل غیر ذلک۔

حکایت ۱۵:- حکی ان سفیان الثوری رضی تعالیٰ عنہ قال اقمت بمکۃ ثلث سنین

مطلب خیز ترجمہ:- اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا کا فیصلہ تھا پس وہ سچے کے واسطے ٹھہری رہتی تھی اور جھوٹے کو زمین سے اوپر اٹھا لیتی تھی اور اس کو زمین پر دے مارتی تھی۔ اور حضرت ذوالقرنین علیہ السلام کے زمانہ میں پانی کا فیصلہ تھا جب راست باز اس پر بیٹھتا تو وہ جم جاتا اور جب باطل بیٹھتا تو وہ پگھل جاتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں لٹکی ہوئی زنجیر کا فیصلہ تھا پس سچے کا ہاتھ اس پر پہونچتا تھا جھوٹے کا نہیں۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں فیصلہ فریقین کے واسطے اقرار اور گواہ قائم کرنے کے ساتھ ہے (یعنی مدعیٰ علیہ دعوی کا اقرار کرے یا مدعی دعوی پر گواہ پیش کرے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ دشواری نہیں چاہتا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ بے شک یسر جنت کا ایک نام ہے اس لئے کہ اس میں تمام آسانیاں ہیں۔ اور عسر دوزخ کا ایک نام ہے اسلئے کہ اس میں تمام عسر (دشواریاں) ہیں۔ اس کی تفسیر میں اس کے علاوہ اور اقوال ہیں سفیان ثوری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں تین سال مکۂ معظمہ میں مقیم رہا۔

تحقیقات:- قولہ سلیمان ایک پیغمبر کا نام ہے جو تمام دنیا کا بادشاہ تھا عجمہ اور علمیت سے غیر منصرف ہے قولہ تسقط مضارع واحد مونث غائب از افعال مصدر اسقاط گرانا۔ قولہ جمد ماضی واحد مذکر غائب جمدا الماء جمودًا جم جانا از نصر۔ قولہ ذاب ماضی واحد مذکر غائب مصدر ذوبانًا وذوبًا پگھل جانا از نصر اجوف واوی۔ قولہ داؤد ایک پیغمبر کا نام ہے جن پر زبور نازل ہوئی تھی۔ عجمہ اور علمیت سے غیر منصرف ہے۔ قولہ اقرار باب افعال کا مصدر ہے بم اقرار کرنا مضاعف ثلاثی۔ قولہ بیّنۃ بیّن کا مونث ہے بم حجت ج بینات۔ بان بیانًا وتبیانًا ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ صفت بین از ضرب۔ قولہ یسر نرمی، آسانی، تونگری۔ قولہ عسر تنگی، سختی، عسرًا از سمع وعسارۃً از کرم دشوار ہونا۔ قولہ روی ماضی مجہول واحد مذکر غائب مصدر روایۃً بیان کرنا نقل کرنا از ضرب لفیف مقرون قولہ ترمذی شہر ترمذ کیطرف منسوب ہے۔ یہاں ایک جلیل القدر محدث مراد ہیں۔ قولہ سفیان الثوری۔ ان کا مبارک نام سفیان بن سعید بن مسروق ثوری ہے۔ ثوری بنی مضر کے ایک قبیلہ ثور کیطرف منسوب ہے کنیت ابو عبداللہ اور کوفہ کے رہنے والے تھے۔ یہ شخص خلیفہ سلیمان بن عبدالملک کے زمانہ میں ۹۹ھ میں پیدا ہوئے ان کی پرہیزگاری اور دیانتداری پر تمام لوگوں کا اتفاق ہے۔ تابعی تھے۔ مسلمانوں کے امام اور مجتہد تھے۔ ۱۶۱ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔

الترکیب ظاہر۔

اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعیٰ فیہ

وكان رجل من اهلها يأتي كل يوم عند الظهيرة الى المسجد فيطوف ويصلّى ركعتين ثم يسلّم عليّ ثم يرجع الى بيته فحصل لى به الفة ومحبة وصرت اتردد اليه فحصل له مرض فدعاني وقال لى اذا متّ فغسّلني بنفسك وصلّ عليّ وادفنيّ ولا تتركني تلك الليلة وحيدًا في قبري ولقني التوحيد عند سوال منكر ونكير فضمنت له ذلك فلما مات فعلت ما امرني به وبت عند قبره فبينما انا بين النائم واليقظان سمعت هاتفًا من فوق ينادي يا سفيان لاحاجة له الى تلقينك ولا الى انسك لانا أنسناه ولقّناه فقلت بماذا

مطلب خیز ترجمہ:۔ کہ اہل مکہ کا ایک شخص ہر روز دوپہر کے وقت مسجد حرام میں آتا اور طواف کرتا اور دو رکعت نماز پڑھتا پھر مجھے سلام کرتا پھر اپنے گھر کی طرف رجوع کرتا۔ چنانچہ اس کے ساتھ مجھے الفت اور محبت ہوگئی اور میں اس کے پاس آنے جانے لگا۔ ایک دن اس کو بیماری لاحق ہوئی اور مجھے بلایا اور کہا کہ جب میں مرجاؤں تو آپ بذات خود مجھے غسل دیجئے اور مجھ پر نماز جنازہ پڑھئے اور مجھے دفن کیجئے اور اس رات مجھے میری قبر میں تنہا نہ چھوڑیئے اور منکر ونکیر کے سوال کے وقت مجھے توحید کی تلقین کیجئے (سفیان نے کہا کہ) میں اس کا ضامن ہوگیا چنانچہ جب وہ مرگیا تو جو کچھ اس نے مجھے حکم دیا وہ سب میں نے کیا اور اس کی قبر کے پاس شب باشی کی۔ میں کچھ خواب اور کچھ بیداری کی حالت میں تھا کہ میں نے اپنے اوپر سے ایک ہاتف غیبی کو آواز دیتے ہوئے سنا کہ اے سفیان نہ تو تیری تلقین کی اس کو حاجت ہے اور نہ تیری موانست کی اس کو ضرورت ہے۔ اس لئے کہ ہم نے خود اس سے انس کیا اور اس کو تلقین کی۔ میں نے کہا کہ اس تلقین کی کیا وجہ ہے۔

تحقیقات:۔ قولہ ظہیرۃ دوپہر ج ظہائر۔ قولہ الفۃ دوستی۔ الفًا مانوس ہونا، محبت کرنا از سمع مہموز فا۔ قولہ اتردد مضارع واحد متکلم مصدر تردد (تفعل) بمعنی رد ہونا اور بصلہ الی بار بار آنا۔ اور شیخ کے قول میں یہی معنی مراد ہیں مضاعف ثلاثی۔ قولہ غسّل امر واحد مذکر حاضر مصدر تغسیل (از تفعیل) دھونے میں مبالغہ کرنا۔ قولہ لقّن امر واحد مذکر حاضر از تفعیل مصدر تلقین بالمشافہ سمجھانا۔ قولہ توحید تفعیل کا مصدر بمعنی ایک بنانا۔ وحّد اللہ تعالیٰ۔ ایک خدائے تعالیٰ پر ایمان لانا، یکتا کہنا یا لا الہ الا اللہ کہنا۔ مجرد وحدًا وحودًا وحدۃً اکیلا ہونا از ضرب مثال واوی۔ قولہ منکر ونکیر دو فرشتے ہیں جو قبر میں مردہ کو سوال کرتے ہیں۔ قولہ ضمنت ماضی واحد متکلم ضمنًا وضمانًا۔ ضامن ہونا وکفیل ہونا از سمع۔ قولہ بتُّ ماضی واحد متکلم۔ بیتًا وبیتوتۃً شب باشی کرنا از ضرب وسمع اجوف یائی۔ قولہ یقظان صفت کا صیغہ ہے بمعنی بیدار ج ایقاظ۔ یقظًا ویقاظۃً بیدار ہونا، چوکنا ہونا از سمع مثال یائی۔ قولہ أنسنا ماضی جمع متکلم مصدر موانسۃ۔ از مفاعلہ تسلی دینا، لطف ومہربانی کرنا مہموز فا۔

ترکیب:۔ قولہ فبینما انا بین النائم والیقظان۔ بینما میں ما زائدہ ہے اور بین جملہ اسمیہ انا بین النائم والیقظان کیطرف مضاف ہے۔ مضاف با مضاف الیہ سمعت فعل کا متعلق مقدم ہے۔ قولہ بماذا فعل محذوف سے متعلق ہے والتقدیر بماذا لقنت وآنست۔

نقیل بصیامہ شہر رمضان واتباعہ بستۃ من شوال فاستیقظت فلم ار احدا فتوضأت وصلیت حتی نمت فرأیت مثل الاول وھکذا ثلث مرات فعرفت انہ من الرحمن لا من الشیطان فانصرفت عن قبرہ وقلت اللھم وفقنی لصیام ذلک بمنک وکرمک آمین۔

حکایت[۱۶] :- حکی ان عابدًا عبد اللہ مائۃ سنۃ فی صومعتہ فوسوس لہ الشیطان فنزل من صومعتہ ودخل البلد لزیارۃ اقاربہ واصدقائہ للہ تعالیٰ فتعلق بہ صدیق لہ وادخلہ الی بیتہ واحلفہ باللہ ان یساعدہ علی ما ھو علیہ فساعدہ فی ذلک سبعۃ اشھر فنام لیلۃ من اللیالی فلما کان عند السحر صاح صیحۃ مزعجۃ

مطلب خیز ترجمہ :- آواز آئی کہ اس کی وجہ اس کے ماہ رمضان کے روزے اور ان کے بعد ہی شوال کے چھ روزے رکھنا۔ اس کے بعد میں خواب سے بیدار ہوا تو کسی کو نہ دیکھا پھر میں نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور سو گیا۔ پس پہلی طرح پھر دیکھا۔ اور ایسا ہی تین مرتبہ ہوا۔ چنانچہ میں نے پہچانا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ شیطان کی طرف سے نہیں۔ اس کے بعد میں اس کی قبر سے واپس آیا اور کہا خداوندا! اپنے احسان وکرم سے مجھے بھی ان روزوں کی توفیق عطا فرما۔ آمین۔ نقل ہے کہ ایک عابد نے اپنی عبادت گاہ میں سو برس تک اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ ایک دن شیطان نے اس کو وسوسہ میں ڈالا۔ چنانچہ وہ عابد اپنے عبادت خانہ سے اترا (باہر نکلا) اور اپنے اقرباء واحباب کی ملاقات کے واسطے شہر میں داخل ہوا۔ پس اس کے ساتھ اس کا ایک دوست الجھ گیا۔ اور اس کو اپنے گھر لے گیا۔ اور اسکو اللہ کی قسم دی کہ وہ جس کام کے درپے ہے وہ اس کی مدد کرے۔ چنانچہ عابد نے سات مہینے اس کام میں اس کی مدد کی۔ اس کے بعد وہ ایک رات سویا جب صبح کا وقت ہوا تو اس نے ایک پریشان کن چیخ مارا۔

تحقیق : قولہ اتباع افتعال کا مصدر ہے پیچھے چلنا، ساتھ چلنا، فرمانبردار ہونا۔ مجرد از سمع بھی اسی معنی میں ہے صفت تبع جمع اتباع۔ قولہ وفق امر واحد مذکر حاضر مصدر توفیق بمعنی موافق کرنا، درست کرنا۔ اور اصطلاح میں خدا تعالیٰ کا اسباب کو اپنے بندوں کی خواہش کے موافق کرنا تاکہ وہ اپنی خواہش کو پوری کر سکے۔ اور اس کا استعمال اسباب امور خیر میں ہوتا ہے نہ کہ شر میں۔ قولہ منّ باب نصر کا مصدر بمعنی احسان کرنا اور احسان جتلانا۔ اور یہاں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ رمضان ماہ قمری کے ایک مہینہ کا نام ہے۔ قولہ صومعۃ راہب کا گرجا۔ جمع صوامع۔ قولہ وسوس ماضی واحد مذکر غائب مصدر وسوسۃ بمعنی وسوسہ ڈالنا از فعللۃ قولہ اقارب یہ اقرب اسم تفضیل کی جمع ہے بمعنی زیادہ قریب یا بہ کرم۔ قولہ زیارۃ باب نصر کا مصدر ہے۔ بمعنی ملاقات کیلئے جانا۔ قولہ احلف ماضی از افعال مصدر احلاف بمعنی قسم کھلانا مجرد از ضرب بمعنی قسم کھانا۔ قولہ یساعد مضارع واحد مذکر غائب از مفاعلہ مصدر مساعدۃ بمعنی کسی کو کسی کام پر مدد کرنا۔ قولہ سحر بمعنی اخیر شب۔ السحر الاعلیٰ صبح کاذب۔ السحر الآخر صبح صادق۔ السحر ہر چیز کا کنارہ جمع اسحار۔ قولہ صاح ماضی مصدر صیحۃ وصیح۔ بمعنی چیخنا، چلانا از ضرب اجوف یائی۔ قولہ مزعجۃ واحد مونث اسم فاعل از افعال مصدر ازعاج۔ ومجرد زعجا از فتح بمعنی بے قرار کرنا۔ وانزعاج از انفعال بمعنی بے قرار ہونا۔

ترکیب :- قولہ بصیامہ فعل محذوف سے متعلق ہے ای لقاہ وآنساہ بصیامہ شہر رمضان۔ اور شہر رمضان مضاف با مضاف الیہ صیام کا مفعول واقع ہے۔ اور اتباعہ بستۃ من شوال بصیامہ پر عطف ہے۔ قولہ فرأیت مثل الاول۔ مثل الاول میں دو احتمال ہے۔ یا تو وہ رأیت کا مفعول ہے۔ یا مفعول مطلق محذوف کی صفت ہے ای رأیت رؤیۃ مثل الاول۔

فقام صاحب المنزل منزعجاً فقال له مالك فقال اوقد لی سراجاً فاوقد له فقال له کنت نائماً فرأیت شاباً حسن الوجه نظیف الثیاب فقال لی انا رسول اللہ فای عیب رأیت من اللہ ورسوله حتی ترکت عبادته ارجع الی صومعتك قبل ان تموت فخرج العابد فی اللیل فلم یزل یطوف فی المفاوز ویشرب من ماء المطر ویأکل من ورق الشجر وینادی الٰہی بدنی مکروب وقلبی معیوب ولسانی مقر بالذنوب فاغفر لی یاغفار الذنوب ویاعلام الغیوب فلما دنا من صومعته وهمَّ بدخولها فادخل رجلاً واحدةً فرای شیئاً مکتوباً فتامل فیه فرای اربعة اسطر" توکلت علینا فکفیناك وآثرت علینا فترکناك ۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ (یہ سنکر) صاحب خانہ پریشان ہوکر اٹھا اور پوچھا تمہارا کیا حال ہے۔ عابد نے کہا کہ میرے لئے چراغ جلاؤ۔ چنانچہ اس نے چراغ جلایا۔ پس عابد نے اپنے دوست سے کہا کہ میں سوتا تھا سو ایک خوبصورت اور پاکیزہ کپڑے والا جوان کو دیکھا کہ انہوں نے مجھے فرمایا کہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ تم نے اللہ اور اس کے رسول سے کونسا عیب دیکھا کہ اس کی عبادت ترک کردی پس تم اپنے عبادت خانہ کی جانب اپنے مرنے کے پہلے واپس جاؤ۔ چنانچہ وہ عابد اسی رات میں نکلا اور جنگلوں میں پھرنے لگا، اور بارش کا پانی پیتا، درختوں کے پتے کھاتا اور آواز دیتا تھا کہ خداوندا میرا بدن اندوہناک ہے اور میرا دل عیب ناک ہے اور میری زبان گناہوں کو اقرار کرنے والی ہے۔ پس اے گناہوں کا معاف کرنے والا اور پوشیدہ باتوں کا جاننے والا میری مغفرت فرما۔ جب وہ اپنے عبادت خانہ کے قریب ہوا اور اس کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کیا اور ایک پا داخل کیا تو انہوں نے ایک چیز لکھی ہوئی دیکھی۔ اور اس میں غور کیا تو چار سطریں دیکھیں "تونے ہم پر بھروسہ کیا ہم نے تیری کفایت کی، اور تونے ہم پر دوسرے کو ترجیح دی ہم نے تجھکو چھوڑدیا۔

تحقیق:۔ قوله اوقد امر واحد مذکر حاضر از افعال مصدر ایقاد بمعنی آگ بھڑکانا، مشتعل کرنا۔ مثال واوی قوله عیب برائی جمع عیوب عاب الشئ عیباً عیب دار بنانا۔ اجوف یائی۔ از ضرب۔ قوله مفاوز مفازة کی جمع ہے بمعنی بیابان جس میں پانی نہ ہو، ہلاکت۔ اور اس معنی کی جمع مفازات بھی ہے۔ قوله مطر بارش جمع امطار۔ مطرت السماء مطراً بارش ہونا۔ از نصر۔ قوله ورق الورق چاندی کا سکہ جمع اوراق۔ ورق الشجر درخت کا پتا۔ ورق الکتاب کتاب کا پنا۔ ورق الشجر ورقاً پتے دار ہونا از ضرب مثال واوی۔ قوله شجر درخت جمع اشجار وشجر له قوله بدن جسم جمع ابدان۔ بدناً وبدوناً از نصر وبدناً وبدانةً از کرم موٹے بدن والا ہونا۔ قوله مکروب اندوہگین، اندوہناک کربه الغم کربا سخت غم ہونا از نصر کرب صیغہ مجہول بمعنی غم لاحق ہونا۔ قوله غفار یہ مغفرت سے اسم فاعل مبالغہ ہے قوله دنا ماضی واحد مذکر غائب مصدر دنو قریب ہونا از نصر ناقص واوی قوله همّ ماضی واحد مذکر غائب همّاً ومهمةً رنجیدہ ہونا از نصر همّ بالشئ همّاً ارادہ کرنا، خواہش کرنا از نصر مضاعف ثلاثی۔ قوله تامل ماضی از تفعل مصدر تامل بمعنی غور کرنا، دیر تک سوچنا مہموز فا۔ قوله توکلت ماضی واحد مذکر حاضر از تفعل مصدر توکل۔ وکیل بننا۔ توکل علی اللہ بھروسہ کرنا۔ مجرد وکلاً سپرد کرنا از ضرب مثال واوی قوله کفینا ماضی جمع متکلم مصدر کفایة کافی ہونا از ضرب ناقص یائی۔ قوله اٰثرت ماضی واحد مذکر حاضر از افعال مصدر ایثار فضیلت دینا، ترجیح دینا، اکرام کرنا۔ یہاں معنی ثانی مراد ہیں۔ مجرد اثراً نقل کرنا از نصر وضرب مہموز فا۔

ترکیب:۔ توکلت علینا یہ شرط ہے اور حرف شرط محذوف ہے اور کفیناک جزا ہے اسی لئے جزا پر فاء لایا ہے۔ تقدیر عبارت اس طرح پر ہے لما توکلت علینا فکفیناک۔ اسی طرح اٰثرت علینا الی آخرہ سب جملہ شرطیہ ہیں اور حرف شرط محذوف ہے

واقبلت علینا فقبلناك وفارقت الذنوب فغفرناها لك ورحمناك وطمعت فیما عندنا فاعطیناك

حکایتٌ :۔ حکی ان الشبلی رضی اللہ عنہ قال یومًا فی مجلس وعظہ اَللّٰہ بالھیبۃ فسمعہ شابٌّ فزعق زعقۃً فمات فخاصمہ اولیائہ الی السلطان وادعوا علیہ بانہ قتل ولدھم فقال لہ السلطان ما تقول فقال یا امیر المؤمنین روح حنت، فرنت فدعیت فاجابت فماذنبی فبکی امیر المؤمنین ثم قال لاولیائہ خلوا سبیلہ فلا ذنب لہ۔ واللہ اعلم

مطلب خیز ترجمہ :۔ اور تونے ہماری طرف پیش قدمی کی ہم نے تجھے قبول کیا۔ اور تونے گناہوں کو چھوڑ دیا ہم نے تیرے گناہوں کو معاف کر دیا۔ اور تجھ پر رحم کیا اور جو چیز ہمارے پاس ہے تونے اس کی طمع کی۔ پس ہم نے تجھ کو عطا کیا۔
منقول ہے کہ شبلی رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنی مجلس وعظ میں لفظ اللہ کو ہیبت کے ساتھ تلفظ کیا۔ چنانچہ ایک جوان نے اس کو سنا تو اس نے سخت چیخ ماری اور مرگیا اس کے اولیاء نے حاکم کے پاس نالش کی اور حضرت شبلیؒ پر دعوی کیا کہ انہوں نے ان کے لڑکے کو مار ڈالا۔ پس بادشاہ نے شبلیؒ سے پوچھا کہ آپ کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک روح جو مشتاق ہوئی اس نے زاری کی (یا اس نے دیکھ لیا) اور وہ بلائی گئی اس نے قبول کیا۔ میرا کیا قصور ہے۔ امیر المؤمنین روئے اس کے بعد اس کے اولیاء سے فرمایا کہ ان کا راستہ چھوڑ دو (کیونکہ) ان کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

تحقیقات :۔ قولہ شبلی ان کا اصلی نام جعفر اور کنیت ابوبکر ہے اور شبلی لقب ہے۔ شبلہ ماوراء النہر کے قریب ایک گاؤں ہے چونکہ حضرت شبلی کے جد اعلی یہاں آئے تھے اس لئے شبلی کہہ کے ملقب ہوئے اور اسی وجہ سے ان کے والد کو بھی شبلی کہتے تھے چنانچہ آپ لوگوں کے درمیان کنیت اور لقب سے مشہور ہیں۔ ان کی پیدائش بغداد میں ہوئی۔ حضرت جنید بغدادی کے مرید تھے متصوفین کے امام اور متقین کے پیشوا تھے۔ مذہبًا مالکی تھے۔ اور مؤطا امام مالک کے حافظ تھے۔ تیس سال فقہ و حدیث کی تحصیل میں کامل طور پر مشغول رہے۔ سیکڑوں کرامات ان کی ذات بابرکت سے ظاہر ہوئے۔ بالآخر ماہ ذی الحجہ ۳۳۴ھ کو ۷۷ سال کی عمر میں اس دنیائے فانی سے رحلت فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قولہ زعق ماضی مصدر زعق۔ چلانا، چیخنا از فتح۔ قولہ خاصم ماضی از مفاعلہ مصدر مخاصمۃ وخصام بمعنی جھگڑا کرنا خصومۃ اسم ہے قولہ ادعوا ماضی جمع مذکر غائب از افتعال مصدر ادعاء ہے۔ بمعنی دعوی کرنا ناقص واوی۔ اصل میں اِدْتِعَاوٌ تھا۔ بروزن اجتناب۔ تائے افتعال کو دال سے بدل کر کے مادہ کے دال کو اس دال میں ادغام کر دیا۔ پھر واؤ کو کساءٌ کے قاعدہ سے ہمزہ کر لیا اِدّعاءٌ ہوگیا۔ قولہ روح جان، جبرائیل، عیسٰی، قرآن۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ جمع ارواح ہے۔ قولہ حنت ماضی واحد مونث غائب صیغۃ وجنسًا مدّت کی طرح ہے۔ مصدر حنین از ضرب بمعنی خوشی یا غم سے آواز نکلنا۔ وبصلہ الی بمعنی مشتاق ہونا۔ شیخ کے قول میں معنی ثانی مراد ہیں۔ قولہ رنت ماضی واحد مونث غائب مصدر رنین بمعنی روتے میں آواز بلند کرنا از ضرب مادہ رنن مضاعف ثلاثی اور اگر مادہ رنوٌ ہو تو اس وقت باب نصر سے مصدر رُنُوٌّ بصلہ الی ولام بمعنی ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا۔ اس وقت یہ لفظ مشدد نہیں ہوگا۔ بلکہ بروزن دعت مخفف ہوگا قولہ ذنب بمعنی گناہ جمع ذنوب وجمع ذنوبات۔ قولہ خلوا امر جمع مذکر حاضر از تفعیل مصدر تخلیۃ بمعنی چھوڑ دینا۔ ناقص واوی۔

حکایت[۱۸]: حکی انّ ذا النون المصریؒ کان یصطاد فی البحر ومعه بنت له صغیرۃ فطرح شبکۃ فوقع فیها سمکۃ فارادت اخذها من الشبکۃ فراتها تحرک شفتیها فطرحتها فی البحر فقال لها لماذا ضیّعت کسبنا فقالت له انّی لا ارضی باکل خلقٍ یذکر اللّٰہ تعالیٰ فقال لها ابوها فما ذا نفعل فقالت نتوکل علی اللّٰہ تعالیٰ وھو یرزقنا رِزقًا مما لا یذکر اللّٰہ تعالیٰ فترک الصید ومکثا یتوکلان علی اللّٰہ تعالیٰ الی المساء فلم یأتهما شیئ فلما صارت وقت العشاء انزل اللّٰہ علیهما مائدۃ من السماء علیها الوان الطعام وصارت تنزل کل لیلۃ الی نحو اثنتی عشر سنۃ فظن ذو النون ان نزولها بسبب صلٰوته وصیامه وعبادته وطاعته فماتت بنته فلم تنزل مائدۃ بعدها

مطلب خیز ترجمہ: منقول ہے کہ ذوالنون مصری (رحمہ اللہ) دریا میں شکار کھیلتے تھے اور ان کے ساتھ ان کی ایک چھوٹی بچی تھی چنانچہ انہوں نے دریا میں جال ڈالا اور اس میں ایک مچھلی پھنسی۔ اس بچی نے جال سے اس کو پکڑنا چاہا اور دیکھا کہ وہ مچھلی اپنے دونوں ہونٹ ہلا رہی ہے۔ پس لڑکی نے اس کو دریا میں پھینک دیا۔ ذوالنونؒ نے اس سے فرمایا کہ تونے ہماری کمائی کیوں ضائع کر دی۔ لڑکی نے ان سے عرض کیا کہ میں اس مخلوق کو کھانے پر راضی نہیں ہوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے پس اس کے باپ نے اس سے کہا کہ اب ہم کیا کریں گے۔ اس نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کریں گے۔ وہ ہم کو ایسا رزق دیگا جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا ہے چنانچہ ذوالنونؒ نے شکار چھوڑ دیا اور دونوں (باپ بیٹی) شام تک اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے ٹھہرے رہے لیکن ان کے پاس کوئی چیز نہ آئی۔ جب عشاء کا وقت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان سے ایک خوان کھانا طعام نازل فرمایا جس پر مختلف قسم کے کھانے تھے اور تقریبًا بارہ برس تک ہر رات کو خوان اترتا تھا۔ ذوالنون نے گمان کیا کہ نزول خوان کا سبب انکی نماز، روزہ، عبادت اور طاعت ہے۔ چنانچہ وہ لڑکی مرگئی اس کے بعد خوان نازل نہیں ہوا۔

تحقیقات: قولہ ذوالنون مصری۔ یہ لفظ ذو اور نون سے مرکب ہے نون بمعنی مچھلی جمع انوان ونینان۔ یہ شخص ولی تھے اور مصر کے رہنے والے تھے ان کا نام ثوبان بن ابراہیم ہے اور کنیت ابوالفیض ہے اور ذوالنون لقب ہے۔ امام مالک بن انسؒ کے شاگرد اور ان کے مقلد تھے ۲۴۵ھ میں ۹۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون قولہ کان یصطاد ماضی استمراری واحد مذکر غائب از افتعال مصدر اصطیاد شکار کرنا اجوف یائی۔ اصل میں اصتیاد تھا۔ فائے افتعال صاد ہونے کی وجہ سے تائے افتعال طاء سے بدل گئی۔ قولہ طرح ماضی واحد مذکر غائب۔ مصدر طرح بمعنی پھینکدینا۔ از فتح۔ قولہ شبکۃ شکاری کا جال جمع شبک وشباک وشبکات۔ قولہ سمکۃ مچھلی جمع سماک وسموک و اسماک۔ قولہ تحرک مضارع واحد مؤنث غائب از تفعیل مصدر تحریک ہلانا، حرکت دینا۔ مجرد حرکۃ ہلنا از کرم۔ قولہ ضیعت ماضی واحد مؤنث حاضر از تفعیل مصدر تضییع ضائع کرنا اجوف یائی۔ قولہ کسب کمائی جمع اکساب۔ کسبًا طلب کرنا، کمائی کرنا از ضرب قولہ مکثا ماضی تثنیہ مذکر غائب مکث بمعنی اقامت کرنا۔ ٹھہرنا از نصر۔ قولہ عشاء بالکسر رات کی ابتدائی تاریکی یا دن کا آخری حصہ اور عَشاء بالفتح بمعنی رات کا کھانا جمع اعشیۃ۔ یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ قولہ انزل ماضی واحد مذکر غائب از افعال مصدر انزال اتارنا مجرد نزول اترنا از ضرب۔ قولہ الوان یہ لون کی جمع ہے بمعنی قسم رنگ۔ قولہ مائدۃ خوان پر از طعام جمع موائد قولہ ظن یہ باب نصر کا مصدر ہے بمعنی گمان کرنا۔

فعلم ابوها ان نزول المائدة کان بسببها لا بسببه فرجع عن ظنه المذکور۔

حکایت ۔ حکی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج لصلوٰۃ العید والصبیان یلعبون وفیھم صبی جالس فی ناحیۃ یبکی وعلیہ ثیاب خلقۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایھا الصبی مالک تبکی ولا تلعب مع الصبیان فقال لہ الصبی وھو لم یعرف انہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلّ عنی ایھا الرجل فان ابی مات فی غزوۃ کذا مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتزوجت امی بزوج غیرہ فاکلا مالی واخرجنی زوجھا من بیتہ ولیس لی طعام ولا شراب ولا ثیاب ولا بیت اٰوی الیہ فلما رأیت الصبیان ذوی الآباء یلعبون وعلیھم الثیاب تجدد حزنی ومصیبتی فلذلک بکیت۔

مطلب خیز ترجمہ: پس لڑکی کے باپ یعنی ذوالنون کو معلوم ہوا کہ نزول خوان لڑکی ہی کی وجہ سے تھا اور انکی وجہ سے نہ تھا سو وہ اپنے گمان مذکور سے باز آئے۔ نقل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے واسطے باہر نکلے۔ اور لڑکے کھیل رہے تھے۔ ان میں ایک لڑکا ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا رو رہا تھا اور اس کے بدن پر پرانے کپڑے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے لڑکا تجھ کو کیا ہوا کہ روتا ہے اور لڑکوں کے ساتھ نہیں کھیلتا ہے۔ پس لڑکے نے آپ سے کہا اور وہ یہ نہیں جانتا کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کہ اے مرد! مجھے چھوڑ دے۔ کیونکہ میرا باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فلاں لڑائی میں مرگیا۔ اور میری ماں نے دوسرا شوہر کرلیا۔ پس ان دونوں نے میرے مال کھالیا۔ اور میری ماں کے شوہر نے مجھے اپنے گھر سے نکال دیا۔ اور اب میرے لئے نہ تو کھانا ہے اور نہ پینا اور نہ کپڑا ہے اور نہ گھر کہ جس میں میں پناہ گزیں ہوں۔ جب میں نے ان باپ والے لڑکوں کو دیکھا کہ وہ کھیلتے ہیں اور ان کے بدن پر کپڑے ہیں تو میری پریشانی اور مصیبت تازہ ہوگئی اسی وجہ سے روتا ہوں۔

تحقیقات۔ قولہ عید ہر وہ دن جس میں کسی صاحب فضل یا کسی بڑے واقعہ کی یادگار مناتے ہوں۔ کہا گیا ہے کہ اس کو عید اس وجہ سے کہتے ہیں کہ ہر سال لوٹ کر وہ دن آتا ہے اور اصل اسکی عود ہے۔ کیونکہ عاد یعود عودًا دوبارہ کرنا سے مشتق ہے اور اس کی جمع قاعدہ کے مطابق اعواد ہونی چاہئے تھی۔ اس لئے کہ یہ باعتبار جنس اجوف واوی ہے۔ مگر عود بمعنی لکڑی کی جمع سے فرق کرنے کیلئے اس کی جمع اعیاد آتی ہے قولہ الصبیان یہ صبی کی جمع ہے۔ بچہ جو جوان سے کم عمر ہو، آنکھ کی پتلی۔ شیخ کے قول میں معنی اول مراد ہیں۔ اور صبی کی جمع صِبْیَانٌ، صُبْوَانٌ، صِبْوَانٌ أَصْبِيَةٌ وصِبْيَةٌ وصَبْيَةٌ وصُبْيَةٌ وصِبْوَةٌ وأصْبٍ بھی آتی ہیں۔ قولہ یلعبون مضارع جمع مذکر غائب۔ لعبًا وتلعابًا از سمع کھیل کرنا مزاح کرنا ایسا فعل کرنا جس پر کوئی نفع متصور نہ ہو۔ قولہ ناحیۃ جانب وجہت ج ناحیات ونواح والنحیۃ نحوًا از نصر قصد کرنا نحا الرجل اپنی دونوں جانبوں سے ایک جانب جھکا ہوا ہونا۔ انحیٰ انحاءً کسی جانب جھکنا ناقص واوی۔ قولہ غزوۃ اسلام کی خاطر کفار کے ساتھ مسلمانوں کی لڑائی بشرطیکہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس میں شریک ہوں ج غزوات۔ اور اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں شریک نہ ہوں بلکہ صرف مسلمانوں کی جماعت لڑائی کریں تو اس کو سریہ کہتے ہیں ج سرایا۔ غزوًا وغزاوۃً وغزوانًا از نصر جہاد کیلئے نکلنا۔ ناقص واوی۔ قولہ تجدد ماضی واحد مذکر غائب از تفعل مصدر تجدد نیا ہونا بمضاعف ثلاثی۔ قولہ حزن غمگینی اندوہ۔ حزنًا از سمع غمگین ہونا۔ صفت حزین وحَزِنٌ وحَزُنٌ وحَزْنٌ ون وحُزْنٌ ن وحُزَّان وحَزنان ہیں۔

فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ وقال لہ اما ترضی ان اکون لک ابًا وعائشۃ رضؓ امًّا وفاطمۃؓ اختًا وعلیؓ عمًّا والحسنؓ والحسینؓ اِخوۃ فقال کیف لا ارضی یارسول اللہ فحملہ الی منزلہ والبسہ احسن الثیاب وزینہ واطعمہ وارضاہ فخرج ضاحکًا مسرورًا یعدو الی الصبیان فلما راوہ قالوا لہ انت الآن کنت تبکی فما لک صرت مسرورًا فقال کنت جائعًا فشبعت وعاریًا فاکتسیت ویتیمًا فصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابی وعائشۃؓ امی وفاطمۃؓ اختی وعلیؓ عمی والحسنؓ والحسینؓ اخوتی فقال الصبیان لیت اٰباءنا کلھم ماتوا فی تلک الغزوۃ۔ واستمر الصبی عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتی قبض فخرج یبکی ویحثو التراب علی راسہ ویقول الآن صرت یتیمًا الآن صرت غریبًا فضمہ ابوبکر الی نفسہ۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑکے کا ہاتھ پکڑا۔ اور اس سے فرمایا کہ کیا تو راضی نہیں ہے کہ میں تیرا باپ ہوں اور عائشہ تیری ماں اور فاطمہ تیری بہن اور علیؓ تیرا چچا اور حسن وحسینؓ تیرے بھائی ہوں۔ لڑکے نے کہا کہ اے اللہ کے رسول کیوں راضی نہ ہوں گا اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسکو اپنے گھر لے گیا اور اچھے کپڑے پہنائے اور اس کا بناؤ سنگار کیا۔ اور اس کو کھانا کھلایا اور خوش کیا۔ وہ لڑکا ہنستا ہوا خوش خوش دوڑتا ہوا لڑکوں کیطرف آیا۔ جب لڑکوں نے اس کو دیکھا تو اس سے کہا کہ ابھی تو رو رہا تھا اب کیا ہوا کہ تو خوش ہو گیا لڑکے نے کہا کہ میں بھوکا تھا سو آسودہ ہو گیا اور ننگا تھا سو کپڑے پہن لئے اور یتیم تھا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے باپ اور عائشہ میری ماں اور فاطمہ میری بہن اور علیؓ میرا چچا اور حسن وحسینؓ میرے بھائی ہوئے۔ پس لڑکوں نے کہا کاش ہم سب کے باپ اس لڑائی میں مر جاتے اور وہ لڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ہمیشہ رہا یہاں تک کہ حضورؐ کی وفات ہو گئی۔ پس لڑکا گھر سے نکلا اور اپنے سر پہ مٹی ڈالتا اور کہتا تھا کہ اب میں یتیم ہو گیا۔ اب میں غریب ہو گیا۔ پس حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے سایہ میں لے لیا۔

تحقیقات:۔ قولہ البس ماضی واحد مذکر غائب از افعال مصدر الباس چھپانا، پوشیدہ کرنا۔ البس الثوب کپڑا پہنانا قولہ زین ماضی از تفعیل مصدر تزیین۔ سجانا، زینت دینا اجوف یائی۔ قولہ اطعم ماضی از افعال مصدر اطعام۔ کھانا کھلانا، خوراک دینا۔ قولہ ارضی ماضی از افعال مصدر ارضاء خوش کرنا، راضی کرنا۔ قولہ ضاحک اسم فاعل ہنسنے والا ضحکًا وضحکًا از سمع ہنسنا۔ قولہ مسرورًا اسم مفعول خوش کیا ہوا۔ سرورًا ومسرۃ از نصر خوش کرنا مضاعف ثلاثی۔ قولہ یعدو مضارع واحد مذکر غائب مصدر عدو از نصر دوڑنا۔ ناقص واوی۔ قولہ جائع صیغہ صفت بھوکا ج جیاع۔ جوعًا از نصر بھوکا ہونا۔ اجوف واوی۔ قولہ شبعت ماضی واحد متکلم از سمع مصدر شبع شکم سیر ہونا، آسودہ ہونا۔ قولہ عاری صیغہ صفت ننگا ج عراۃ، عریۃ وعریًا از سمع ننگا ہونا۔ ناقص یائی۔ قولہ اکتسیت ماضی واحد متکلم از افتعال مصدر اکتساء جامہ پہننا لبس ماخذ ہے اور ناقص واوی ہے اصل میں اکتساؤ تھا بقاعدہ کساء واؤ ہمزہ ہو گیا۔ قولہ یتیمًا نابالغ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو۔ الیتیم من البھائم جس کی ماں مر گئی ہو ج ایتام ویتامی ویتمۃ ویتمۃ ویتام یتم ییتم یتمًا ویتمًا الصبی من ابیہ یتیم ہونا از ضرب مثال یائی۔ قولہ استمر ماضی از استفعال مصدر استمرار ہمیشہ رہنا گذرنا۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ ضم ماضی از نصر مصدر ضمٌّ جمع کرنا۔ ضم الشیٔ الی نفسہ قبضہ کرنا اپنی طرف کھینچنا۔

اللّٰھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعٰی فیہ۔

حکایت: حکی انہ کان ملک من ملوک الکفار جائرا فی زمن داؤد علیہ السلام فاستعدی الناس علیہ الی داؤد علیہ السلام قالوا لہ یا نبی اللہ انصفنا منہ فانہ قتل وسبی۔ فامر داؤد بصلبہ فصلب فوق الجبل عشیا وتفرق الناس عنہ الی منازلھم وصار علی الخشبۃ وحدہ فتضرع الی آلھتہ فلم یغنوا عنہ شیئا۔ فتضرع الی الشمس والقمر وقال عبدتکما لتنفعانی اذا اصابتنی بلیۃ فانفعانی فلم یغنیا عنہ شیئا فرجع الی اللہ تعالیٰ وذکرہ باسمائہ وابتھل الیہ وقال یارب عصیتک وعبدت غیرک فلما انتفع بہ واتیتک انت الحق لتغیثنی فاغثنی برحمتک

مطلب خیز ترجمہ:۔ منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں ایک کافر بادشاہ ظالم تھا۔ پس لوگوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں اس ظالم کے خلاف دادخواہی کی۔ اور ان سے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی آپ ہمارا اس ستمگار سے انصاف کیجئے۔ اس لئے کہ اس نے (ہمارے بہنوں کو) قتل کیا اور قید کیا۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کو سولی کا حکم دیا۔ وہ رات کو پہاڑ پر سولی دیا گیا۔ لوگ اس سے جدا ہو کر اپنے اپنے گھر کو چلے گئے۔ اور وہ سولی کی لکڑی پر تنہا رہ گیا۔ اور اپنے معبودوں سے گریہ وزاری کی۔ لیکن انہوں نے اس کو کچھ فائدہ نہیں دیا۔ پھر سورج اور چاند کیطرف گڑگڑایا۔ اور کہا کہ میں نے تم دونوں کو اس لئے پوجا تھا تاکہ جب مجھ پر کوئی مصیبت آئے تو تم مجھے نفع پہنچاؤ۔ پس اب مجھے نفع پہنچاؤ۔ ان دونوں نے بھی اس کو کچھ فائدہ نہیں دیا۔ اس کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کیطرف رجوع ہوا۔ اور اس کو اس کے ناموں سے یاد کیا اس سے گریہ وزاری کیا اور کہا کہ خداوندا میں نے آپ کی نافرمانی کی اور آپ کے غیر کو پوجا۔ لیکن اس سے نفع نہیں پایا۔ اب آپ کے دربار میں آیا ہوں۔ آپ ہی حق ہیں تاکہ آپ میری مدد کریں۔ پس اپنی رحمت سے میری مدد فرمائیے۔

تحقیقات:۔ قولہ جائرا اسم فاعل۔ ستمگار، ظالم ج جورۃ۔ جورًا از نصر بصلہ علی ظلم کرنا اور بصلہ عن ہٹ جانا اجوف واوی قولہ استعدی ماضی از استفعال مصدر استعداء مدد طلب کرنا اصل میں استعداؤ تھا۔ بقاعدہ کسا رواو ہمزہ ہوگیا ناقص واوی قولہ انصف امر حاضر معروف از افعال مصدر انصاف آدھے تک پہنچنا وبصلہ من بمعنی پورا حق وصول کرنا یہاں معنی ثانی مراد ہیں۔ قولہ سبی (کرمی صیغۃ وتعلیلاً وبابًا) مصدر سبیٌ قید کرنا۔ قولہ صلب ماضی مجہول از نصر وضرب بمعنی سولی دینا۔ قولہ الجبل پہاڑ ج جبال اجبل واجبال۔ قولہ عشیا رات کی ابتدائی تاریکی اور بقول بعض مغرب سے عشاء تک کی تاریکی یا دن کا آخری حصہ قولہ تضرع ماضی از تفعل مصدر تضرع ذلیل ہونا۔ تضرع الی اللہ۔ عاجزی اور زاری سے دعا کرنا۔ قولہ فلم یغنوا جمع مذکر غائب نفی جحد بلم معروف از افعال مصدر اغناء مالدار کر دینا اغنی عنہ۔ کافی ہونا یہاں یہی معنی مراد ہیں۔ قولہ ابتھل ماضی از افتعال مصدر ابتہال گڑگڑانا۔ ابتہل الی اللہ۔ گڑگڑا کر دعا کرنا۔ قولہ تغیث مضارع واحد مذکر حاضر از افعال مصدر اغاثۃ اعانت کرنا، مدد کرنا مجرد غوثًا از نصر بھی اسی معنی میں ہے اجوف واوی۔

ترکیب:۔ قولہ فانہ قتل وسبی۔ قتل اور سبی کا مفعول محذوف ہے ای قتل کثیرًا من الناس وسبی کثیرًا من الناس قولہ تفرق الناس عنہ الی منازلھم۔ بتضمن معنی ذہبوا یا ذاہبین۔ تفرق کا متعلق ہے کیونکہ کلام عرب میں تفرق کا صلہ الی مستعمل نہیں ہے بلکہ کلمۂ الی ذہاب اور رجوع کا صلہ مستعمل ہے۔

فقال الله تعالیٰ هذا عبد اٰلهته طویلا فلم ینتفع بهم وفزع الیّ ودعانی فاستجبت له فانی اجیب دعوة المضطر اذا دعانی فاهبط یا جبرائیل الی عبدی هذا وضعه علی الارض فی سلامة وعافیة ففعل جبرئیل ذلک فلما اصبحوا ذهبوا الی داؤد (علیه السلام) وقالوا له ائذن لنا فی القائه عن الخشبة فاذن لهم فلما وصلوا الیه وجدوه حیًا سالمًا علی الارض فاخبروا داؤد بذلک فذهب الیه فوافاه کما قالوا فصلیٰ داؤد رکعتین وقال یا رب اخبرنی بما اری من العجائب فاوحی الله تعالیٰ الیه یاداؤد ان هذا العبد تضرع الیّ فاستجبت له وانی لولم استجب له کما لم تستجب له اٰلهته فایّ فرق بینی وبینها وکذلک افعل بمن اناب الیّ یا داؤد اعرض علیه الایمان فانه یؤمن ویحسن ایمانه وانا اقول الحق واهدی السبیل۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس شخص نے عرصۂ دراز تک اپنے (باطل) معبودوں کو پوجا اور ان سے نفع نہیں پایا اب مجھ سے پناہ ڈھونڈھی اور مجھ سے دعا کی بس میں نے اس کی دعا قبول کی۔ بلاشک میں پریشان کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرتا ہے۔ اے جبرئیل میرے اس بندہ کے پاس اترو۔ اور اس کو زمین پر سلامتی اور عافیت کے ساتھ رکھ دو۔ چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ صبح لوگ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئے اور ان سے عرض کیا کہ اس کو سولی کی لکڑی سے نیچے ڈالنے کیلئے اجازت دیجئے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام نے ان کو اجازت دی جب وہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو اس کو زندہ اور صحیح سالم زمین پر پایا اور انہوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی۔ سو حضرت داؤد علیہ السلام اسکی طرف گئے اور اس کو ایسا ہی پایا جیسا کہ لوگوں نے کہا۔ چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام نے دو رکعت نماز پڑھی اور کہا خداوندا ان عجائبات سے جو میں دیکھ رہا ہوں مجھے خبر دیجئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد اس بندہ نے میری طرف گریہ وزاری کی۔ سو میں نے اس کو قبول کر لیا۔ اور اگر میں اس کو قبول نہ کرتا جیسا کہ اس کے معبودوں نے اس کو قبول نہیں کیا تو میرے اور ان کے درمیان کیا فرق ہے؟ اور جو شخص میری طرف رجوع کرتا ہے میں اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں۔ اے داؤد اس کے سامنے اسلام پیش کرو۔ وہ ایمان لائیگا اور اس کا ایمان اچھا ہوگا اور میں حق کہتا ہوں اور راہ راست دکھاتا ہوں۔

تحقیقات:۔ قولہ فزع ماضی فزعًا از سمع دہشت زدہ ہونا۔ فزع الیہ فریاد چاہنا، پناہ لینا۔ قولہ مضطر اسم فاعل و اسم مفعول از افتعال مصدر اضطرار مجبور کرنا، محتاج ہونا، کرنا و ناچار کرنا، بے قرار ہونا و کرنا لازم و متعدی دونوں مستعمل ہے یہاں اسم فاعل کیصورت میں لازم اور اسم مفعول کیصورت میں متعدی ہے۔ قولہ اهبط امر حاضر مصدر ھبوط از ضرب اترنا۔ قولہ ائذن امر حاضر مصدر اذن از سمع اجازت دینا۔ قولہ حیّ صفت مشبہ بمعنی زندہ ج احیاء۔ حیاةً از سمع زندہ رہنا لفیف مقرون۔ قولہ وافا ماضی از مفاعلہ مصدر موافاة۔ پورا کرنا، پانا۔ یہاں معنی اوّل مراد ہیں۔ لفیف مفروق۔ قولہ اناب ماضی از افعال مصدر انابة۔ بمعنی رجوع کرنا۔ اصل میں انوب تھا بقاعدہ اقامۃً انابۃ ہوا۔ قولہ اهدی مضارع واحد متکلم مصدر ہدایۃ از ضرب راستہ دکھلانا۔ ناقص یائی۔

حکایت: حکی عن بعض الزهاد قال خرجت حاجًا فرأیت امرأۃ تمشی بلازاد ولا راحلۃ وهی تذکر اللہ تعالیٰ وتثنی علیہ فدنوت منها فقلت یا امۃ اللہ الیٰ این قالت الیٰ بیت اللہ الحرام فقلت ما اری معکِ زادًا ولا راحلۃً فقالت لواتخذ احدکم ضیافۃ ودعا الناس الیها فهل یحسن لاضیافہ ان یجیٔ کل واحد بطعامہ قلت لافقالت فضیافۃ اللہ احق بهذا فجاءت معنا حتی نزلنا بالابطح وهی تقول این بیت ربی فقیل تنظرینہ الاٰن فجاءت حتی دخلت المسجد

مطلب خیز ترجمہ: کسی زاہد سے حکایت ہے انہوں نے کہا کہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوا نکلا پس میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ بے توشہ وسواری کے پیادہ پا چلتی ہے اور اللہ کا ذکر کرتی اور اس کی تعریف وثنا کرتی ہے۔ چنانچہ میں اس سے قریب ہوا اور کہا کہ اے اللہ کی بندی تو کہاں کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے بیت حرام کا ارادہ رکھتی ہوں۔ میں نے کہا کہ تیرے ساتھ زاد سفر اور سواری نہیں دیکھتا ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر تم میں سے کوئی شخص ضیافت کا سامان کرلے اور لوگوں کو اس کی طرف دعوت دے تو کیا اس کے مہمانوں کے لئے مناسب ہوگا کہ ہر ایک اپنا اپنا کھانا لے کر آئے۔ میں نے کہا نہیں۔ تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ضیافت اس سے زیادہ حقدار ہے۔ چنانچہ وہ ہمارے ساتھ آئی۔ یہانتک کہ وہ مکہ کی پتھریلی زمین میں اترے اور وہ کہتی تھی کہ میرے پروردگار کا گھر کہاں ہے؟ اس سے کہا گیا کہ ابھی تو اس کو دیکھے گی پس وہ آئی یہانتک کہ وہ مسجد حرام میں داخل ہوئی۔

تحقیقات: قولہ زهاد. زاہد کی جمع تکسیر ہے. درویش، آخرت کی محبت کیوجہ سے دنیا سے بے رغبت زُهدًا زَهادۃً از سمع وفتح وکرم. فی الشیٔ وعنہ بے رغبتی کرکے چھوڑ دینا۔ قولہ حاجا اسم فاعل بمقامات مقدسہ کی زیارت کرنے والا۔ از نصر مصدر حج قصد کرنا اور یہاں معنی شرعی مراد ہیں۔ یعنی عبادت کی نیت سے خانہ کعبہ کی زیارت کا قصد کرنا مضاعف ثلاثی۔ قولہ زاد توشہ۔ ازوادٌ واز وِدۃ ج۔ زَوْدًا از نصر توشہ لینا اجوف واوی۔ قولہ راحلۃ من الابل۔ سواری کے لائق اونٹ ج رواحل۔ رحل من المکان رحلًا از فتح ترک وطن کرنا۔ قولہ تثنی مضارع واحد مونث غائب از افعال مصدر اثناء دوسرا ہونا اور بعلیٰ تعریف کرنا۔ قولہ امۃ لونڈی ناقص واوی اصل میں اموۃ تھی ج إماءٌ واموات وامٌ۔ نسبت کیلئے اُمَوِیٌّ اور تصغیر امیۃ ہے۔ قولہ ضیافۃ مہمانی۔ ضیفًا وضیافۃً از ضرب مہمان ہونا اجوف یائی۔ الضیف مہمان۔ قولہ ابطح ج اباطح بمعنی کشادہ نالہ جس میں ریت اور چھوٹی کنکریاں جمع ہوں۔ یہاں مراد سنگلاخ میدان ہے۔

ترکیب: قولہ فضیافۃ اللہ احق بهذا۔ فا فصیحہ ہے جو شرط محذوف پر دال ہے۔ اور تقدیر عبارت اس طرح پر ہے واذا لم یحسن للضیافۃ ان یجیٔ کل واحد منهم بطعامہ فی بیت المضیف فضیافۃ اللہ تعالیٰ احق بهذا۔ یعنی لم یحسن فعل للضیافۃ اس کا متعلق کل واحد منهم موصوف با صفت یجیٔ کا فاعل بطعامہ متعلق اول۔ فی بیت المضیف متعلق ثانی۔ یجیٔ فعل اپنے فاعل اور دونوں متعلقوں سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر لم یحسن فعل کا فاعل ہے۔ پس یہ جملہ ہو کر شرط۔ ضیافۃ اللہ مبتدا۔ احق بهذا خبر۔ اور یہ جملہ ہو کر جزا۔

فقيل لها هذا بيت ربك فجاءت ووضعت راسها على عتبة الكعبة وصارت تقول هذا بيت ربي وتكرر ذلك حتى خفي صوتها فنظرنا اليها فاذا هي قد ماتت رحمها الله تعالى

حکایت : حكى ان رجلا مكث ثلثين سنة لم يذكر الله تعالى ابدا فقالت الملائكة يا ربنا ان عبدك فلانا لم يذكرك منذ كذا فقال لهم الله تعالى عدم ذكره لي لانه في نعمتي ولو اصابته بلواى لذكرني فامر جبريل عليه السلام ان يسكن عرقا من عروقه الضاربة ففعل فقام الرجل يقول يا رب يا رب فقال الله تعالى لبيك لبيك عبدي اين كنت في تلك المدة۔

مطلب خیز ترجمہ: پس اس سے کہا گیا کہ تیرے رب کا گھر یہی ہے۔ اس کے بعد وہ آئی اور اپنے سر کو آستانہ کعبہ پر رکھا اور کہنے لگی کہ یہی میرے رب کا گھر ہے۔ اس کلمہ کو بار بار کہتی تھی یہانتک کہ اس کی آواز پست ہوگئی۔ اس کے بعد ہم نے اس کی طرف دیکھا تو اچانک وہ مرچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ منقول ہے کہ ایک شخص تیس سال تک زندہ رہا کہ کبھی اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کیا۔ فرشتوں نے عرض کیا کہ خداوندا تیرے فلاں بندہ نے اتنی مدت سے تیرا ذکر نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے اس کے ذکر نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ میری نعمت میں ڈوبا ہوا ہے اگر اسکو میری طرف سے مصیبت پہونچے تو وہ ضرور مجھے یاد کریگا۔ حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ اس کی حرکت کرنے والی رگوں میں سے ایک رگ کو چلنے سے روکدیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ شخص کھڑا ہو کر یارب یارب کہنے لگا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں حاضر ہوں میں حاضر ہوں۔ اے میرے بندہ تو اتنی مدت تک کہاں تھا؟

تحقیقات :- قولہ عَتَبَۃٌ چوکھٹ، سیڑھی کا زینہ ج عَتَبٌ و عَتَبَاتٌ۔ قولہ خَفِیَ ماضی از سمع خفاءً وخفیۃً پوشیدہ ہونا۔ صفت خافٍ وخفیٌّ اور اگر باب ضرب سے ہو تو معنی پوشیدہ کرنا اور ظاہر کرنا۔ اس صورت میں یہ لغات اضداد میں سے ہے۔ شیخ کے قول میں باب سمع سے مستعمل ہے۔ قولہ مکث ماضی از نصر مصدر مکثاً ومکوثاً ٹھیرنا، اقامت کرنا۔ قولہ عدم مصدر از سمع بمعنی گم کرنا، نیست کرنا، کم کرنا۔ قولہ نعمۃ بالکسر احسان، رزق وغیرہ کا انعام جو تمہارے اوپر ہو، خوشی، خوشگوار حالت ج نِعَمٌ وانعُمٌ ونعمات۔ نَعمۃً ومنعماً از نصر وسمع وفتح خوش حال ہونا۔ نعم عیشتہ۔ آسودہ وکشادہ ہونا۔ قولہ یسکن۔ مضارع از افعال مصدر اسکان ساکن کرنا، بے حرکت بنانا۔ قولہ عِرق بالکسر رگ جمع عُروقٌ واَعْراقٌ وعِراقٌ۔ قولہ لبیک یہ کلمہ محل جواب میں استعمال کیا جاتا ہے اور حقیقت میں یہ فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے اس کی اصل اُلِبُّ لکَ اِلبابَیْنِ ہے۔ اُلِبُّ مضارع واحد متکلم از افعال مصدر الباب بمعنی قائم ہونا اور حاضر ہونا۔ ضمیر انا اس کا فاعل ہے اور لک متعلق ہے البابین الباب کا تثنیہ مفعول مطلق ہے اور معنی کثرت ادا کرنے کی غرض سے تثنیہ لایا۔ لے الباباً کثیراً متوالیاً۔ پس الب فعل کو وجوباً حذف کرکے مفعول کو اس کا قائم مقام کیا گیا۔ پھر ثلاثی مزید سے زوائد یعنی ہمزہ اور الف حذف کرنے کے بعد ثلاثی مجرد کر لیا گیا اب لک لَبَّیْنِ ہوا۔ اس کے بعد لک سے لام جارہ حذف کرکے اس ثلاثی مجرد کو کاف خطاب کی طرف اضافت کیا گیا۔ اور اضافت کے وقت نون تثنیہ حذف ہوگیا۔ لَبَّیْکَ ہوا۔ پھر بقاعدہ مد باء کو باء میں ادغام کیا گیا۔ پس لَبَّیْکَ ہوگیا۔ ان تغیرات مذکورہ کی وجہ یہ ہے کہ تاکہ جواب دینے والا جلد اجابت اور تلبیہ سے فارغ ہو کر امتثال مامور بہ کے ساتھ مشغول ہوجائے پس معنی یہ ہیں اَقُوْمُ لامتثال اَمْرِکَ قیاماً بعد قیام (**فائدہ**) قول مذکور حقیقۃً خادم سے مخدوم کے لئے صادر ہوتا ہے۔ اور مجازاً کبھی اس کا عکس بھی ہوتا ہے جیسا کہ یہاں بندۂ تائب کے لئے اللہ تعالیٰ سے صادر ہوا ہے۔

حکایت :- حکی ان جماعۃ من اتباع ھارون الرشید اخبروہ بانھم قبضوا علی عشرۃ انفار من قطاع الطریق۔ فانظر بماذا تأمرنا فیھم فارسل لھم ان یبعثوھم الیہ فاخذھم جماعۃ ومضوا بھم الی الخلیفۃ فھرب واحد منھم فی بعض الطریق فحصل لھم تعب شدید وقالوا ان ذھبنا بالتسعۃ الی الخلیفۃ یقول انکم اخذتم الاموال من واحد وخلیتم سبیلہ فیعاقبنا ولکن دعونا ناخذ واحدًا من الطریق مکانہ فبینما ھم کذلک اذ مرّ واحد من الحجاج فاخذوہ وجعلوہ مع التسعۃ فلما وصلوا الی الخلیفۃ امر بحبسھم فی السجن فحبسوھم مدۃ

مطلب خیز ترجمہ : منقول ہے کہ ملازمین ہارون رشید کی ایک جماعت نے ان کو اطلاع دی کہ انہوں نے ڈاکوؤں میں سے دس شخصوں کو گرفتار کر لیا ہے (اور کہا) کہ اے خلیفہ فکر کیجیے کہ ہم کو ان ڈاکوؤں کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں۔ خلیفہ ہارون نے ان کو حکم بھیجا کہ وہ لوگ ڈاکوؤں کو ان کے پاس بھیجدیں۔ چنانچہ ایک جماعت نے ان کو پکڑا اور ان کو لے کر خلیفہ کی طرف چلی۔ انمیں سے ایک آدمی راستہ سے بھاگ گیا۔ پس سپاہیوں کو سخت رنج اور تکلیف ہوئی۔ اور انہوں نے کہا کہ اگر ہم ان نو آدمیوں کو لے کر خلیفہ کے پاس جائیں گے تو خلیفہ فرمائیں گے کہ بیشک تم لوگوں نے ایک آدمی سے مال لے لیا اور اس کو چھوڑ دیا۔ سو ہم کو سزا دیں گے۔ لیکن ہم کو مہلت دو کہ اس کی جگہ راستہ سے ایک آدمی لیں۔ اسی اثناء میں (یعنی وہ سب یہی گفتگو کر رہے تھے) ناگاہ حاجیوں میں سے ایک شخص گذرا انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور اس کو ان ڈاکوؤں کے ساتھ کر لیا۔ چنانچہ جب وہ خلیفہ کے پاس پہونچے تو خلیفہ نے ان کو قید خانہ میں قید کرنیکا حکم دیا پس کارکنان جیل نے ان کو ایک مدت تک قید رکھا۔

تحقیقات :- قولہ اَتْبَاعٌ یہ تَبِعٌ کی جمع ہے بمعنی تابعدار، نوکر، خادم۔ تَبْعًا وتباعًا وتباعۃً از سمع فرمانبردار ہونا۔ پیچھے چلنا، ساتھ چلنا۔ تبع واتبع الشیٔ۔ پیروی کرنا۔ نشان قدم پر چلنا۔ قولہ قبضوا ماضی جمع مذکر غائب از ضرب مصدر قبض پکڑنا۔ بصلہٗ با، وعلی مستعمل ہے۔ قولہ انفار نفر کی جمع ہے۔ سارے لوگ تین سے دس تک مردوں کی جماعت۔ کہا جاتا ہے ثلاثۃُ نفرٍ او ثلاثۃ انفارٍ یعنی تین شخص شیخ کے قول عشرۃ انفار میں دس آدمی مراد ہیں۔ قولہ قُطَّاع قاطعٌ کی جمع ہے۔ رہزن، چور، ڈاکو۔ قولہ تَعَبٌ مشقت، تھکن، رنج۔ ج اَتْعَابٌ۔ تَعَبًا از سمع مشقت میں پڑنا، تھکنا، صفت تَعِبٌ۔ قولہ یعاقب مضارع از مفاعلہ مصدر مُعَاقَبَۃٌ پیچھے آنا۔ عاقب بذنبہ وعلی ذنبہ۔ سزا دینا، مواخذہ کرنا، قولہ دعوا امر جمع مذکر حاضر از فتح مصدر وَدْعٌ چھوڑنا، مثال واوی۔ قولہ سجن قیدخانہ زندان ج سُجُوْنٌ۔ سَجْنًا قید کرنا۔ السَّجَّانُ داروغہ جیل۔

ترکیب :- قولہ لکن دعونا ناخذ واحدًا من الطریق مکانہ۔ لکن حرف مشبہ بفعل مخففہ ضمیر شان محذوف اس کا اسم۔ دعونا الخ خبر۔ خبر کی تفصیل یوں ہے کہ دعوا فعل امر با فاعل نا ضمیر مفعول بہ۔ پس فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ جو کہ بمنزلہ شرط ہے۔ ناخذ الخ جملہ فعلیہ بمنزلہ جزا ہے تقدیر عبارت اس طرح پر ہے ان تدعونا ناخذ واحدًا من الطریق مکانہ۔ پس شرط وجزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر خبر ہے۔ قولہ فبینما ھم کذالک۔ بین مضاف ہے ھم مبتدا اور کذلک خبر پس مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کر مضاف الیہ۔ اور مضاف با مضاف الیہ مرّ فعل کا ظرف متعلق ہے۔ واحد موصوف من الحجاج جار با مجرور ثابت مقدر سے مل کر صفت ہے۔ موصوف با صفت مرّ کا فاعل ہے۔

ثم قال لهم السجان هل لكم احد من الاقارب او المعارف يشفع لكم عند الخليفة قالوا نعم فارسلوا الى معارفهم فبذلوا للخليفة عن كل واحد عشرة الاف درهم فاطلق محابيسهم فانطلقوا جميعا ولم يبق الا الحاج فقال له السجان الك شفيع قال لا ولكن اذا اكتبت مكتوبة توصلها الى الخليفة قال نعم قال فاحضر لى دواة وقرطاسا فاحضرهما له فكتب بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ من العبد الذليل الى الرب الجليل فان المخلوقين لهم شفعاء منهم فى الجرم والجناية وقد شفعوا لهم عند الخليفة فاطلقهم وانا بقيت فى السجن منفردا وانت يارب شاهدى وشفيعى وانا عبد لم اذنب فقال له السجان انى لا اقدر على ايصال هذه الى الخليفة فانظر فى اى موضع اضعها فقال له ضعها على سطح السجن۔

مطلب خیز ترجمہ:۔ اس کے بعد داروغۂ جیل نے ان قیدیوں سے کہا کہ کیا تم لوگوں کے اعزا وآشناؤں میں ایسا کوئی ہے جو تمہارے لئے خلیفہ کے ہاں سفارش کرے۔ انہوں نے کہا ہاں! پھر انہوں نے اپنے آشناؤں کے پاس (قاصد) بھیجا چنانچہ انہوں نے ہر ایک قیدی کی طرف سے خلیفہ کو دس ہزار درہم د۔ خلیفہ نے ان قیدیوں کو چھوڑ دیا۔ پس وہ سب چلے گئے اور حاجی کے سوا کوئی باقی نہیں رہا۔ داروغہ نے اس کو کہا کیا تیرے لئے کوئی سفارشی ہے! اس نے کہا نہیں۔ لیکن جب میں ایک خط لکھوں تو آپ اس کو خلیفہ تک پہونچا دیں گے! داروغہ نے کہا ہاں! قیدی حاجی نے کہا میرے لئے دوات اور کاغذ منگا دیجئے۔ اس نے منگا دیا۔ اس کے بعد اس نے لکھا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بندۂ ذلیل کی طرف سے رب جلیل کی جانب مخلوق کے جرم اور گناہ میں انہیں میں سے سفارشی ہیں اور انہوں نے خلیفہ کے نزدیک سفارش کی ہے اور خلیفہ نے ان قیدیوں کو رہا کر دیا ہے اور میں قیدخانہ میں تنہا رہ گیا ہوں۔ اور اے پروردگار تو میرا گواہ اور سفارشی ہے اور میں وہ بندہ ہوں جس نے گناہ نہیں کیا۔ جیلر نے اس کو کہا میں اس کو خلیفہ تک پہونچانے پر طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ تم غور کرو کہ میں اس خط کو کس مقام میں رکھوں۔ حاجی نے کہا کہ تو اس کو قیدخانہ کی چھت پر رکھدے۔

تحقیقات:۔ قولہ بذلوا ماضی جمع مذکر غائب از نصر وضرب مصدر بَذْلٌ دینا، سخاوت کرنا۔ صفت باذِلٌ وبَذُولٌ۔ قولہ اطلق ماضی واحد مذکر غائب از افعال مصدر۔ اِطْلاقٌ چھوڑ دینا۔ اطلق الاسیر آزاد کرنا، رہائی دینا۔ قولہ محابیس محبوسٌ کی جمع ہے بمعنی قیدی۔ قولہ شفیع سفارش کرنے والا ج شفعاء۔ شفع لفلان او فیہ الی فلان بمعنی سفارش کرنا از فتح۔ قولہ دواۃ۔ دوات، سیاہی دان۔ دُوِیٌّ دَوَیاتٌ ج۔ قولہ قرطاس کاغذ۔ قراطیس ج۔ قولہ ذلیل صفت بمعنی خوار ج اذلاء واذلۃٌ وذلالٌ۔ ذَلّاً وذلۃً ومذلۃ از ضرب خوار ہونا، ذلیل ہونا۔ جنس مضاعف ثلاثی۔ قولہ جلیل صفت بڑے مرتبہ والا ج اجلاء واجلۃ وجلۃٌ۔ جلالاً وجلالۃً از ضرب بڑے مرتبہ والا ہونا مضاعف ثلاثی۔ قولہ سطح چھت ج سطوح۔

فلما وضعها طارت فی الهواء احد من رمیة السهم من القوس القوی فرای هارون تلك اللیلة فی نومه ان ملائکة نزلوا من السماء فاخذوه ورفعوه فی الهواء وقالوا له یا هارون ان المخلوقین قد شفعوا عندك فی تسعة واطلقتهم من السجن وان الخالق رب العزة یشفع عندك فی واحد فاطلقه والا فتهلك فاستیقظ الخلیفة من منامه مرعوباً ودعا بالسجان وقال له من فی السجن عندك فذکر له القصة فقال له احضره عندی فلما احضره بین یدیه قدم الخلیفة شیئاً من الحلوی وصار یلقمه فی فمه حتی شبع وامر بان یحمل الی الحمام وامر بخلعة سنیة واعطاه سبعین مرکباً وسبعین غلاماً وجاریة وامر منادیاً ینادی من استشفع بالمخلوقین یعط عشرة آلاف وینجو ومن استشفع بالخالق فهذا جزاؤه من هارون الرشید

مطلب خیز ترجمہ: جب اس نے خط کو رکھا تو وہ ہوا میں آسمان کی جانب مضبوط کمان سے تیر کی رفتار سے زیادہ تیز اڑا۔ ہارون الرشید نے اسی رات خواب میں دیکھا کہ آسمان سے فرشتے اترے اور ان کو پکڑا اور ہوا میں اونچا کیا۔ اور ان کو کہا اے ہارون مخلوق خدا نے تیرے پاس نو قیدیوں کے بارے میں سفارش کی اور تو نے ان کو قید سے رہا کر دیا۔ اب خالق رب العزت ایک قیدی کے بارے میں تیرے پاس سفارش کرتا ہے۔ تو اس کو رہا کر ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا۔ خلیفہ ڈرتا ہوا خواب سے بیدار ہوا اور جیلر کو بلایا اور اس سے کہا کہ تیرے پاس قیدخانہ میں کون ہے؟ اس نے خلیفہ سے قصہ بیان کیا۔ خلیفہ نے کہا اس کو میرے نزدیک حاضر کر۔ چنانچہ جب جیلر نے اس کو خلیفہ کے سامنے حاضر کیا تو خلیفہ نے کچھ حلوی پیش کیا اور اس کے منہ میں خود لقمہ دینے لگا حتی کہ وہ آسودہ ہو گیا اور اس کو حمام میں لیجانے کا حکم دیا اور عمدہ خلعت کا فرمان دیا اور ستر سواریاں اور ستر غلام و لونڈیاں عطا کیں۔ اور منادی کو حکم دیا کہ وہ ڈھنڈورا بجائے کہ جو شخص مخلوقات کے ذریعہ سے سفارش چاہتا ہے وہ دس ہزار درہم دیتا ہے اور رہائی پاتا ہے اور جو شخص خالق کے ذریعہ سے سفارش طلب کرتا ہے اس کے لئے ہارون رشید کے جانب سے یہ ہدیہ ہے۔

تحقیقات: قولہ طارت واحد مؤنث ماضی معروف مصدر طیرانا و طیراً از ضرب اڑنا اجوف یائی۔ قولہ ھواء فضاء آسمان جمع اَھوِیۃ۔ قولہ اَحَدّ اسم تفضیل زیادہ تیز۔ حدت السکین از ضرب تیز ہونا، باریک دھار ہونا مضاعف ثلاثی۔ قولہ سہم تیر جمع سہام قولہ قوس کمان یہ لفظ مؤنث ہے اور کبھی مذکر بھی مستعمل ہوتا ہے جمع قِسِیّ وَاَقْوَاسٌ و اَقْوُسٌ۔ قولہ مرعوب اسم مفعول خوف زدہ۔ رعباً از فتح خوف کرنا۔ قولہ حلوی حلوی، میٹھا میوہ جمع حلاوی قولہ یلقمہ مضارع از افعال مصدر القام بمعنی لقمہ دینا، لقمہ لقمہ کر کے کھلانا۔ خاصیت تدریج میں موافقت تفعل ہے

حکایت ۲۷: حکی ان جماعۃ من اللصوص خرجوا فی اول اللیل الی قطع الطریق علی قافلۃ فلما جن علیھم اللیل جاءوا الی رباط المفازۃ فقرعوا الباب وقالوا لاھل الرباط انا جماعۃ من الغزاۃ ونرید ان نبیت فی رباطکم ففتحوا لھم الباب فدخلوا وقام صاحب الرباط یخدمھم وکان یتقرب الی اللہ تعالیٰ بذلک ویتبرک بھم وکان لہ ابن مقعد لا یقدر علی القیام فاخذ صاحب الرباط سؤرھم وفضل میاھھم وقال لزوجتہ لنمسح ولدنا بھذا اعضائہ فلعلہ یشفی ببرکۃ ھؤلاء الغزاۃ ففعلا ذلک

مطالب خیز ترجمہ: منقول ہے کہ چوروں کی ایک جماعت ابتدائے شب میں کسی قافلہ پر ڈاکہ ڈالنے کیلئے باہر نکلی۔ جب انہوں پر رات کی تاریکی چھا گئی تو وہ سب میدان کے مہمان سرا کی طرف آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا اور مہمان سرا کے لوگوں سے کہا کہ ہم لوگ غازیوں کی جماعت سے ہیں۔ اور تمہارے مہمان سرا میں رات بسر کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ان کے لئے دروازہ کھول دیا پس وہ سب مسافر خانہ میں داخل ہوئے اور مالک مہمان سرا انکی خدمت کیلئے تیار ہوا۔ اور وہ اس خدمت سے قرب خداوندی ڈھونڈھتا تھا۔ اور ان سے برکت حاصل کرتا تھا اور اس کا ایک اپاہج لڑکا تھا۔ جو کھڑے ہونے پر قادر نہ تھا۔ پس صاحب مہمان سرا نے ان لوگوں کا جھوٹا کھانا اور ان کا بچا ہوا پانی لیا اور اپنی بی بی سے کہا کہ چاہیئے کہ ہم اس سور سے اپنے اس لڑکے کے تمام اعضاء کو مل دیں۔ امید ہے کہ ان غازیوں کی برکت سے تندرستی حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ میاں بی بی نے ایسا ہی کیا۔

تحقیقات: قولہ لصوص یہ لِصٌّ بم چور کی جمع ہے۔ اور اس کی جمع اَلصَاصٌ ولِصَاصٌ ولِصَصَۃٌ بھی آتی ہیں۔ مؤنث لِصَّۃٌ ج لِصَّاتٌ ولَصَائِصُ۔ لَصًّا ولصوصِیَّۃً از سمع چور ہونا۔ ولصَّ الشیئ از نصر چرانا مضاعف ثلاثی۔ قولہ قافلۃ یہ قافل کا مؤنث۔ کارواں۔ سفر سے لوٹنے والے رفقاء یا سفر شروع کرنے والے کہ ان پر بھی تفاؤلاً قافلہ کا اطلاق ہوتا ہے ج قوافل۔ قَفْلًا قُفُولًا از نصر وضرب سفر سے لوٹنا۔ قولہ جن ماضی از نصر مصدر جنونٌ ڈھانپنا مضاعف ثلاثی۔ قولہ رباط مہمان سرا۔ فقراء کیلئے مکان موقوفہ ج رباطات۔ قولہ قرعوا ماضی جمع مذکر غائب از فتح مصدر قرع کھٹکھٹانا۔ قرع الباب دروازہ کھٹکھٹانا۔ قولہ غزاۃ یہ غازی کی جمع ہے جیسے قاضی کی جمع قضاۃ ہے بمعنی جہاد کرنے والے۔ غزوًا وغزاوۃً وغزوانا القوم کسی قوم سے جہاد کرنے کیلئے نکلنا۔ از نصر۔ قولہ نبیت مضارع جمع متکلم از ضرب بات فی المکان بیتًا وبیاتًا وبیتوتۃً ومبیتًا شب باشی کرنا۔ قولہ یتبرک مضارع از تفعل مصدر تبرک۔ برکت حاصل کرنا اور مبارک گمان کرنا۔ برتقدیر اول خاصیت اتخاذ ہے اور برتقدیر ثانی خاصیت حسبان ہے اور یہاں معنی اول انسب ہیں۔ قولہ مقعد بضم اول بم لولا، اپاہج، قعاد کی بیماری والا۔ ابھری ہوئی پستان۔ گدھ کا بچہ۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ سؤر جھوٹا پانی وغیرہ، بقیہ ج آسار۔ سائر الشارب فی الاناء۔ سأرًا کچھ باقی چھوڑنا از فتح صفت سأر۔ سئر الشیئ سأرًا باقی رہنا از سمع مہموز عین۔

اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعی فیہ

فلما اصبحوا اخرج اللصوص وتوجهوا الی ناحیة واخذوا اموالا وجاءوا الی الرباط عند المساء فراوا الولد یمشی مستویا فقالوا لصاحب الرباط اھذا الولد الذی رأیناہ مقعدًا بالامس قال نعم اخذت سؤرکم وفضل ماءکم ومسحته به فشفاہ اللہ ببرکتکم فاخذوا یبکون وقالوا له اعلم ایها الرّجل اننا لسنا بغزاۃ وانما نحن لصوص خرجنا الیٰ قطع الطریق غیر ان اللہ تعالیٰ عافا ولدك بحسن نیتك وقد تبنا الی اللہ تعالیٰ فتابوا جمیعا وصاروا من جملة الغزاۃ والمجاھدین فی سبیل اللہ حتیٰ ماتوا۔

حکایت [۲۵]: حکی ان ابلیس لعنه اللہ دخل علی الضحاك بن علوان فی صورۃ اٰدمی وقال له ایها الملك انا رجل اجود طبیخا لاطعمة الطیبة فاجعلنی علیٰ

مطلب خیز ترجمہ: جب صبح ہوئی تو وہ چور باہر نکل گئے اور ایک اطراف کی طرف متوجہ ہوئے اور مال لوٹا اور شام کو مہمان سرائیں آئے تو اس لڑکے کو دیکھا کہ سیدھا چلتا ہے۔ انہوں نے صاحب رباط سے کہا کہ کیا یہ وہی لڑکا ہے جس کو ہم نے گذشتہ کل اپاہج دیکھا تھا اس نے کہا ہاں! میں نے آپ لوگوں کا جھوٹا اور بچا ہوا پانی لیا اور اس سے اس کے جسم کو مل دیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کی برکت سے اس کو شفا عطا کی۔ (یہ سنکر) وہ سب رونے لگے اور اس سے کہا کہ اے مرد تو جان! کہ ہم غازی نہیں ہیں بلکہ ہم چور ہیں۔ ڈاکہ مارنے کیلئے نکلے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے تیری حسن نیت سے عافیت دی۔ اب ہم نے اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ چنانچہ سب کے سب غازی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے بن گئے حتیٰ کہ مرگئے۔ یعنی آخر دم تک یونہی رہے۔

منقول ہے کہ ابلیس خدا اس پر لعنت کرے ضحاک بن علوان کے پاس آدمی کی صورت میں داخل ہوا اور ان سے کہا کہ اے بادشاہ میں ایسا آدمی ہوں کہ نفیس کھانا اچھی طرح پکا سکتا ہوں۔ سو مجھے آپ کے کھانے پر وکیل مقرر کیجیے۔

تحقیقات: قولہ توجھوا۔ جمع مذکر غائب ماضی معروف از تفعل مصدر التوجہ۔ متوجہ ہونا، قصد کرنا۔ بصلہ الیٰ مستعمل ہے۔ مادہ وجہ مثال وادی۔ قولہ مستوی اسم فاعل از استفعال مصدر الاستواء۔ معتدل و برابر ہونا، سیدھا ہونا۔ جنس لفیف مقرون۔ استواء اصل میں استوای تھا۔ بقاعدۂ رداء یا ہمزہ ہوگئی۔ قولہ المساء بمعنی شام، ظہر سے مغرب تک کا وقت ج اَمْسِیَۃ۔ قولہ ضحاك بن علوان۔ عرب کے ایک ظالم بادشاہ کا نام ہے۔ اور یہاں یہی معنی مراد ہیں۔ اور شداد کا بھانجا ہے۔ ضحاک دہ آک کا معرب ہے یعنی دس عیب۔ چونکہ وہ دس عیب والے تھے۔ اسی وجہ سے اسی لقب سے ملقب ہوئے۔ اہل عرب نے دہ آک کو تغیر کرکے ضحاک کرلیا۔ اور دس عیب یہ ہیں۔ بدصورتی، کوتاہی قد، ظلم، دروغ گوئی، بدفعلی، بے دینی، بسیارخواری، بے شرمی، بےخردی اور بدزبانی اور بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ اس کو ولادت کے وقت سامنے کے دو دانت تھے تو اس کے والدین نے تفاولاً ضحاک نام رکھ لیا یعنی زیادہ ہنسنے والا۔ واللہ اعلم۔ قولہ اجود واحد متکلم مضارع معروف از تفعیل مصدر تجوید۔ خوبصورت بنانا، عمدہ بنانا۔ اجوف وادی۔ قولہ طبیخ پکی ہوئی چیز ج اطبخۃ۔ طبخا از نصر و فتح۔ پکانا۔ شیخ کے قول میں طبیخ مصدر طبخ کے معنی میں مستعمل ہے اگر عبارت میں طبیخ کی بجائے طبخ ہوتا تو زیادہ مناسب ہوتا

طعامك فضمه الی نفسه ووکله علی طعامه وکان الناس قبل ذلك لا یاکلون اللحوم فکان
اول ما اخذه من الطعام البیض فاکله فاستطابه فقال له ابلیس لو اتخذت لك
طعاما مما یخرج منه هذا البیض فلما کان من الغد ذبح له الدجاج واتخذ له
منه طعاما فاستطابه ثم فی الیوم الثالث ذبح له الغنم ثم فی الیوم الرابع ذبح
له الابل والبقر ومراده من ذلك التوصل الی قتل الآدمیین فمضی علی
ذلك مدة فتمرن الملك علی اکل اللحوم ثم قال ابلیس للملك انك قد شرفتنی
واکرمتنی فاذن لی ان اقبل کتفیك فاذن له فدنا منه وقبل منکبیه فخرج من
موضع قبلته فیهما سلعتان ناتیتان کهیأة الحیتین لهما افواه واعین فلما راهما
الضحاك علم انه ابلیس فقال قد قتلتنا ثم قال ما دواءهما یا لعین قال ادمغة

مطلب خیز ترجمہ: ضحاک نے اس کو اپنے نفس کے ساتھ ملالیا اور اپنے کھانے پر وکیل مقرر کیا۔ اور لوگ اس سے پہلے گوشت نہیں کھاتے تھے۔ ابلیس نے سب سے پہلے جو کھانا تیار کیا وہ انڈے تھے۔ ضحاک نے اس کو کھایا اور لذیذ پایا۔ اس کے بعد ابلیس نے ضحاک سے کہا کاش میں آپ کے لئے ایسی چیز سے کھانا تیار کرتا جس سے یہ انڈے نکلتے ہیں چنانچہ جب دوسرا دن ہوا تو ابلیس نے اس کے لئے مرغی ذبح کی اور اس سے کھانا تیار کیا۔ ضحاک نے اس کو بھی پسند کیا۔ پھر تیسرے دن اس کے لئے بکری ذبح کی۔ پھر چوتھے دن اونٹ اور گائے ذبح کی۔ اس سے اس کی مراد آدمیوں کے قتل تک پہونچنا ہے۔ پس اس حالت پر ایک مدت گذر گئی اور بادشاہ ضحاک گوشت کھانے پر عادی ہوگیا۔ پھر ابلیس نے بادشاہ کو کہا بیشک آپ نے مجھے شرافت دی۔ اور تعظیم کی۔ لہذا مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے دونوں شانوں کو بوسہ دوں۔ چنانچہ ضحاک نے اس کو اجازت دی۔ پس ابلیس ان کا قریب ہوا۔ اور ان کے دونوں کندھوں کو بوسہ دیا۔ (جس کے اثر سے) ان کے دونوں کندھوں کے بوسہ گاہ میں ابھرے ہوئے دو مسّے دو سانپوں کے شکل نکل آئے۔ اور ان دونوں کے منہ اور آنکھیں تھیں۔ جب ضحاک نے یہ دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ شخص ابلیس ہے اور کہا کہ تو نے مجھے مار ڈالا ہے۔ پھر کہا اے ملعون ان سانپوں کی دوا کیا ہے۔ ابلیس نے کہا آدمیوں کا بھیجا (ان دونوں کی دوا ہے)

تحقیقات:۔ قولہ بیض بیضۃ کی جمع ہے بمعنی انڈا۔ قولہ استطاب ماضی از استفعال مصدر الاستطابۃ۔ شیریں پانی طلب کرنا، اچھا پانا۔ یہاں معنی ثانی مراد ہیں۔ اجوف یائی۔ قولہ التوصل باب تفعل کا مصدر پہونچنا۔ مثال واوی۔ قولہ تمرن باب تفعل کا مصدر بمعنی بتکلف دانا و زیرک بننا وبصلہ علی بمعنی عادی ہونا۔ یہاں یہی معنی مراد ہیں۔ قولہ منکبین منکب کا تثنیہ ہے بمعنی مونڈھا ج مناکب۔ قولہ سلعتان سلعۃ کا تثنیہ ہے بدن کا پھولا یا گوشت اور کھال کے درمیان غدود جیسی زیادتی، ہندی میں "مسّا" کہا جاتا ہے۔ قولہ ناتیتان اسم فاعل تثنیہ مونث بمعنی ابھری ہوئی۔ نتأ الشئ۔ نتأ نتوءً اپنی جگہ سے ہٹ جانا، بلند ہونا، پھولنا، ابھرنا۔ مہموز لام۔ قولہ حیتین حیۃ کا تثنیہ ہے بمعنی سانپ۔ حیات ج۔ قولہ لعین بمعنی ملعون۔ یعنی لعنت کیا ہوا۔ لعنًا از فتح لعنت کرنا، رسوا کرنا، گالی دینا۔ قولہ ادمغۃ یہ دماغ کی جمع ہے۔ بمعنی سر کا بھیجا۔

الناس ثم ولّی عنہ فلم یرہ فصار الضحاک فی کل یوم یامر وزیرہ بذبح اربعۃ رجال سمان حسان ویاخذ ادمغتہم فیغذی بہا تلک الحیتین فمکث علی ذلک ثلثمائۃ عامٍ فمات وزیرہ وولّی وزیرا اٰخر فصار یحضر اربعۃ من الرجال فیذبح منہما اثنین ویاخذ ادمغتہما ویخلطہما بادمغۃ کبشین ویغذی بہا الحیات ویامر الرجلین الاٰخرین بان یذہبا الی الجبل ویقیما فیہ واستمر علی ذلک الی سبعمائۃ سنۃ حتی کثروا وتوالدوا وصاروا رجالًا ونساءً واقتنوا الغنم والبقر وغیرہما وہم الاکراد

حکایۃ : حکی ان یہودیًا عشق امرأۃ یہودیۃ فصار کالمجنون فیہا ولا یتہنّٰی بطعام ولا شراب فذہب الی عطاء الاکبر وسألہ عن حالہ فکتب لہ عطاء البسملۃ فی کاغذ وقال لہ ابتلع ہذہ فلعل اللہ تعالیٰ یسلّیک عنہا او یرزقک بہا۔

مطلب خیز ترجمہ : اس کے بعد ابلیس پیٹھ پھیر کر چلتا بنا اور ضحاک نے اس کو نہیں دیکھا۔ پھر ضحاک روزانہ اپنے وزیر کو چار موٹے تازے خوبصورت آدمیوں کو ذبح کرنے کا حکم دیتا تھا۔ اور ان کا بھیجا لیتا اور ان سانپوں کو خوراک دیتا تھا۔ اور اسی حالت پر تین سو برس زندہ رہا اس کے بعد ان کا وہ وزیر مر گیا اور دوسرے وزیر کو والی مقرر کیا۔ وہ چار مردوں کو حاضر کرتا اور ان سے دو کو ذبح کرتا اور ان کا بھیجا لیتا اور اس میں دو مینڈھوں کا مغز ملاتا اور ان سے ان سانپوں کی خوراک دیتا اور دوسرے دو آدمیوں کو یہ حکم دیتا کہ وہ پہاڑ کی طرف چلے جائیں اور وہیں اقامت کریں۔ اسی طریقہ پر سات سو برس تک مداومت کی حتی کہ (جو لوگ پہاڑ میں سکونت رکھتے تھے) ان کی تعداد بڑھ گئی اور ان کی اولاد ہوئیں اور وہ مرد و عورتیں ہو گئیں اور انہوں نے بھیڑ بکریاں جمع کیں۔ یہی لوگ قوم کرد ہیں۔ منقول ہے کہ ایک یہودی ایک یہودیہ عورت پر عاشق ہوا اور اس کے عشق میں مجنون سا ہو گیا اور کھانے، پینے میں لطف نہیں پاتا تھا۔ چنانچہ وہ عطاء اکبر کی خدمت میں آیا اور ان کو اپنی حالت سے پوچھا پس عطاء نے ایک کاغذ میں بسم اللہ لکھ دی اور اس سے کہا کہ اس کو نگل جا۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو اس سے تسلی دے یا اس کو تیرے نصیب کر دے۔

تحقیقات : قولہ ولّٰی ماضی از تفعیل مصدر تولیۃ۔ والی مقرر کرنا۔ ولی الشیٔ وعن الشیٔ بمعنی دور ہونا، اعراض کرنا لفیف مفروق۔ قولہ سمان سمین کی جمع ہے بمعنی موٹا۔ سِمَنًا وسَمَانۃً (ک) موٹا ہونا۔ سمین اسی سے صفت کا صیغہ ہے۔ قولہ یغذی مضارع از تفعیل مصدر تغذیۃ۔ غذا دینا، پرورش کرنا۔ ناقص واوی۔ قولہ کبشین کبش کا تثنیہ بحالت جری" بمعنی مینڈھا جبکہ دو سال کا ہو اور بقول بعض چار سال کا جمع کِبَاشٌ واَکْبَاشٌ واَکْبُشٌ وکَبُوشَۃٌ۔ قولہ اقتنوا جمع مذکر غائب ماضی از افتعال مصدر اقتناء ذخیرہ کرنا، مال حاصل کرنا، کمانا۔ قولہ اکراد ایشیا کی ایک قوم کا نام ہے۔ واحد کُردیٌ۔ قولہ یہودی حضرت موسی علیہ السلام کی امت جمع یہود۔ اور لفظ یہود علمیت اور وزن فعل سے غیر منصرف ہے جب اس پر الف ولام داخل ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے الیہود۔ ہَادَ ہودًا از نصر توبہ کرنا، حق کی طرف لوٹنا۔ ہادَ فلان یہودی بننا اجوف واوی۔ قولہ لا یتہنّٰی مضارع واحد مذکر غائب از تفعل مصدر تہنّی (بہ) خوش ہونا۔ تہنّیٰ بالطعام لذت پانا۔ کھانے سے لطف اٹھانا بہموز لام۔ قولہ بسملۃ مصدر از فعللۃ بسم اللہ کہنا۔ خاصیت تعم ماخذ ہے قولہ ابتلع ماضی از افتعال مصدر ابتلاع۔ نگلنا۔ قولہ یسلّی مضارع از افعال مصدر اسلاء بمعنی غم کر دینا بصلہ عن مستعمل ہے مادہ سلوٌ۔ ناقص واوی۔

فلما ابتلعها قال یا عطاء قد وجدت حلاوة الایمان وظهر فی قلبی النور و نسیت تلك المرأة فاعرض علیّ الاسلام فعرض علیه فاسلم ببرکة البسملة فسمعت تلك المرأة باسلامه فجاءت الی عطاء وقالت له یا امام المسلمین انا المرأة التی ذکرها لك الیهودی الذی اسلم وانی رأیت البارحة فی منامی انه اتانی اٰتٍ وقال لی ان اردت ان تنظری موضعك من الجنة فاذهبی الی عطاء فانه یریك ایاه وانی قد اتیت الیك فقل لی این الجنة۔ فقال لها عطاء ان اردت الجنة فعلیك اولاً ان تفتحی بابها ثم تدخلین الیها فقالت له کیف افتح بابها قال قولی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ فقالتها ثم قالت یا عطاء قد وجدت فی قلبی نوراً ورأیت ملکوت اللّٰه فاعرض علیّ الاسلام فعرضه علیها فاسلمت ببرکة البسملة ثم عادت الی بیتها فنامت تلك اللیلة فرأت فی منامها انها دخلت الجنة ورأت قصورها وقبابها وفیها قبة مکتوب علیها بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فقرأت ذلك

مطلب خیز ترجمہ: جب اس نے اس کو نگلا تو کہا اے عطاء بے شک میں ایمان کی حلاوت پاتا ہوں اور میرے دل میں نور ظاہر ہوا اور میں اس عورت کو بھول گیا۔ اب آپ مجھ پر ایمان پیش کیجیے۔ چنانچہ عطاء نے اس پر ایمان پیش کیا۔ پس وہ بسم اللہ کی برکت سے مسلمان ہو گیا۔ (اس کے بعد) اس عورت نے اس کے اسلام کی خبر سنی۔ وہ بھی عطاء کے پاس آئی اور کہا اے مسلمانوں کے امام میں وہ عورت ہوں جس کا ذکر اس یہودی نے آپ سے کیا ہے جو مسلمان ہوا ہے۔ اور میں نے گذشتہ رات اپنے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا۔ اور اس نے مجھے کہا کہ اگر تو بہشت میں اپنا مقام دیکھنا چاہتی ہے تو عطاء کے پاس جا۔ پس وہ تجھے وہ مقام دکھا دیگا۔ اب میں آپ کے پاس آئی ہوں۔ سو آپ مجھے فرمایئے کہ جنت کہاں ہے؟ عطاء نے اس سے کہا کہ اگر تو جنت دیکھنا چاہتی ہے تو تجھ پر لازم ہے کہ پہلے اس کا دروازہ کھولے پھر اس میں داخل ہو۔ اس عورت نے کہا کہ میں اس کا دروازہ کیونکر کھولوں۔ عطاء نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہو چنانچہ اس نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہی۔ پھر اس عورت نے کہا کہ اے عطاء میں اپنے دل میں نور پاتی ہوں اور اللہ کا ملکوت دیکھتی ہوں سو آپ مجھ پر اسلام پیش کیجیے۔ پس عطاء نے اس پر اسلام پیش کیا اور وہ بسم اللہ کی برکت سے مسلمان ہو گئی۔ پھر وہ اپنے گھر واپس آئی اور اس رات کو سوئی۔ پس اس نے اپنے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں داخل ہوئی اور اس کے محلات اور قبے دیکھے اور اس میں ایک قبہ ہے جس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔ اس عورت نے اس کو پڑھا۔

تحقیقات: قولہ البارحة گذشتہ رات۔ البارحة الاولی۔ گذشتہ رات سے پہلی رات۔ قولہ ملکوت بادشاہی، عزت، قدرت۔ قولہ قصور، قصر کی جمع ہے بم محل۔ قولہ قباب قبہ کی جمع ہے۔

واذا منادٍ یقول یا ایتہا القاریۃ کذلك قد اعطاك اللّٰہ جمیع ما قرأت فانتبہت المرأۃ وقالت الہی کنت دخلت الجنۃ فاخرجتنی منہا اللہم اخرجنی من ہم الدنیا بقدرتك فلما فرغت من دعائہا سقطت دارہا علیہا فماتت شہیدۃ فرحمہا اللّٰہ تعالیٰ ببرکۃ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم والحمد للّٰہ۔

حکایۃ:۔ حکی عن بعض الصالحین قال کنت طائفا بالبیت واذا رجل ساجد وھو یقول ماذا فعلت یا سیدی فی امر عبدك المحروم وکلما مررت علیہ اسمعہ یقول ذلك فلما فرغت من الطواف وفرغ من سجودہ سالتہ عن ذلك فقال لی اعلم انا کنا فی بلاد الروم نغیر علیہم فی قلاعہم فجمع صاحب جیشنا جمعا کثیرا وخرج الیٰ بلادھم فاختار صاحب الجیش منا عشرۃ فرسان وانا منہم وبعثنا طلیعۃ فاتینا مفازۃ فرأینا نحو الستین کافرا ثم نظرنا الی مفازۃ اخریٰ فاذا نحو ستمائۃ ایضا

مطلب خیز ترجمہ: یکایک ایک منادی کہتا ہے کہ اے پڑھنے والی بی بی ایسا ہی اللہ تعالیٰ نے تجھ کو وہ تمام چیزیں دیں جن کو تونے پڑھا۔ اس کے بعد وہ عورت بیدار ہوئی اور کہا الٰہی میں جنت میں داخل ہو چکی تھی پس تونے مجھے باہر کر دیا۔ اے معبود! تو اپنی قدرت سے مجھے دنیا کے غم سے نکال دے۔ جب وہ اپنی دعا سے فارغ ہوئی تو اس کا گھر اس پر گر پڑا اور وہ حالت شہادت میں مرگئی۔ اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور الحمد کی برکت سے اس پر رحم فرمائے۔ ایک نیک کار سے روایت ہے (وہ کہتے ہیں) کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کرتا تھا۔ یکایک ایک مرد سجدہ کرتا ہوا دیکھا گیا۔ اور وہ کہتا ہے کہ اے میرے آقا تونے اپنے محروم بندہ کے حق میں کیا کیا۔ اور جب جب میں اس کے پاس سے گزرتا تھا تو سنتا تھا کہ وہ یہی الفاظ کہتا ہے۔ جب میں طواف سے فارغ ہوا اور وہ سجدہ سے فارغ ہوا تو میں نے اس سے اس بارے میں پوچھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ تو جان کہ ہم بلاد روم میں تھے اور رومیوں کے قلعوں پر ڈاکہ ڈالتے تھے پس ہماری فوج کے افسر نے ایک بڑی جماعت جمع کی۔ اور رومیوں کے شہروں کی طرف نکلے۔ فوج کے افسر نے ہم سے دس سواروں کو چنا۔ اور ان میں میں بھی تھا۔ اور ہم کو بطور طلیعہ بھیجا۔ چنانچہ ہم میدان میں آئے تو ہم نے تقریباً ساٹھ کافروں کو دیکھا۔ پھر ہم نے دوسرے میدان کی طرف دیکھا تو ناگاہ وہاں بھی قریب چھ سو آدمیوں کے نظر آئے۔

تحقیقات: قولہ قارئۃ واحد مونث اسم فاعل از فتح مصدر قرأۃ۔ پڑھنا۔ قولہ نغیر مضارع جمع متکلم از افعال مصدر اغارۃ بصلہ علی غارت گری کرنا، لوٹ ڈالنا۔ اور بصلہ بار والی مدد دینے کے لئے آنا اجوف واوی۔ قولہ قلاع قلعہ کی جمع ہے۔ قولہ جیش لشکر جیوش ج۔ قولہ فرسان فارس کی جمع ہے بمعنی گھوڑ سوار۔ فَرَاسَۃً وفُرُوسَۃً وفُرُوسِیَّۃً از کرم بمعنی شہسواری میں ماہر ہونا۔ فَرَسَ بالعین فِرَاسَۃً ظاہر نظر سے باطن کو معلوم کرنا از ضرب۔ فرس از ضرب وافترس الاسد شکار کرنا، گردن توڑ دینا۔ قولہ طلیعۃ ہراول، مقدمۃ الجیش جو لشکر کے پہلے بھیجا جائے تاکہ دشمن کے احوال وکوائف کی تفتیش کرے۔ واحد وجمع دونوں میں مستعمل ہے طلائع جمع

فرجعنا الی صاحب جیشنا فاخبرناه فبعث الیهم جیشا من المسلمین فاخذوهم جمیعا فقال لنا صاحبنا انکم مبارکون فاخرجوا طلیعۃ فی اللیل علی العادۃ فخرجنا فوقعنا فی الف فارس فاخذونا جمیعا اساری ثم قدموا بنا الی ملك الروم فامر بحبسنا ثم بلغہ ان المسلمین قتلوا اسراھم وفیھم ابن عم الملك فاغتم بذلك غما عظیما ثم امر بقتلنا فعصبوا اعیننا فقال الواقف علی رأس الملك ان فی عصب اعینھم تخفیفا علیھم فاکشف عن اعینھم لینظر بعضھم عذاب بعضھم فھو اشد علیھم وانکیٰ لھم فکشفوا عن اعیننا فنظرت الی الواقف علیّ وھو لابس الدیباج مکلل بالذھب وکان رجلا مسلما عندنا فارتدّ ولحق بدار الکفر فلم اقدر ا کلمہ ثم نظرنا الی جھۃ السماء فرأینا عشرۃ جواری مع کل واحدۃ مندیل وطبق

مطلب خیز ترجمہ: ہم اپنے لشکر کے افسر کی طرف واپس آئے اور ان کو خبر دی۔ چنانچہ انہوں نے کفار روم کی جانب مسلمانوں کا ایک لشکر بھیجا۔ پس مسلمانوں نے ان سب کافروں کو گرفتار کر لیا۔ ہمارے سپہ سالار نے (بطور تہنیت) ہم کو کہا کہ تم مبارک ہو۔ پس اپنی عادت کے موافق آج رات بھی نکلو۔ پس ہم نکلے اور ایک ہزار سواروں میں پھنس گئے۔ انہوں نے ہم سب کو قید کر لیا۔ پھر وہ ہم کو بادشاہ کے پاس لائے۔ بادشاہ نے ہم کو قید کرنے کا حکم دیا۔ پھر اس کو خبر پہونچی کہ مسلمانوں نے ان کے قیدیوں کو مار ڈالا۔ ان میں بادشاہ کا چچیرا بھائی بھی تھا۔ اس خبر سے وہ بہت غمگین ہوا۔ پھر ہمارے قتل کا حکم دیا۔ ان لوگوں نے ہماری آنکھوں پر پٹی باندھ دی۔ اس کے بعد ایک شخص جو بادشاہ کے نزدیک کھڑا تھا اس نے کہا کہ بیشک ان کی آنکھوں پر پٹی باندھنے میں ان پر تخفیف ہے۔ ان کی آنکھوں سے پٹی کھول دو۔ تاکہ ان کا ایک دوسرے کے عذاب کو دیکھے۔ یہ ان پر زیادہ سخت اور ان کے لئے زیادہ رنج دہ ہوگا۔ سو انہوں نے ہماری آنکھوں کی پٹیاں کھول دیں۔ میں نے اپنے پاس کھڑے ہونے والے کی جانب دیکھا اور وہ شخص سونے سے مرصع ریشمی کپڑا پہنا ہوا تھا۔ اور وہ ہمارے نزدیک مسلمان مرد تھا اور مرتد ہو کر دار الکفر میں مل گیا۔ میں اس کے ساتھ کلام کرنے پر قادر نہ ہوا۔ پھر ہم نے آسمان کی طرف نظر کی تو ہم نے دس لونڈیوں کو دیکھا کہ ہر ایک کے ساتھ ایک ایک رومال اور طباق ہے۔

تحقیقات: قولہ اغتم ماضی واحد مذکر غائب از افتعال مصدر الاغتمام غمگین ہونا۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ عصبوا۔ ماضی جمع مذکر غائب از ضرب مصدر عَصْبٌ لپیٹنا، موڑنا، بٹنا، باندھنا۔ قولہ انکیٰ اسم تفضیل از ضرب مصدر نکایۃ زخم اور قتل کر کے غالب آنا، رنج پہونچانا۔ ناقص یائی۔ قولہ دیباج ریشمی کپڑا جمع دبابج واحد دیباجۃ۔ الدیباجۃ چہرہ۔ کہا جاتا ہے فلانٌ یصونُ دیباجتہ۔ فلاں اپنی آبرو کی حفاظت کرتا ہے۔ وفلانٌ یبذل دیباجتہٗ۔ فلاں اپنی آبرو ریزی کرتا ہے۔ دیباجۃ الکتاب۔ کتاب کا دیباچہ۔ الدیباجتان۔ دونوں رخسارے۔ دیباجۃ الوجہ۔ چہرہ کی رونق۔ قولہ ارتدّ ماضی واحد مذکر غائب از افتعال مصدر ارتداد۔ واپس کرنا، واپس کرنے کو کہنا۔ ارتد عن دینہ۔ دین سے پھر جانا۔ قولہ مندیل رومال ج منادیل۔ قولہ طبق مطابق، پردہ، طشتری۔ یہاں یہی معنی مراد ہیں ج اطباق۔

وفوقهن عشرة ابواب مفتحة من السماء فبدأ السياف فی قتلنا واحدًا بعد واحد فصار كلما قتل واحدًا منا تنزل اليه جارية فتأخذ روحه وتلفها فی المنديل وتضعها على الطبق وتصعد بها من باب من تلك الابواب وكنت انا فی اٰخرهم فلما انتهى الامر الی تقدمت جاريتی الیّ لتفعل بروحی كما فعلت صواحبها فلما اراد السياف قتلی قال الواقف على رأس الملك ايها الملك اذا قتلتهم جميعا فمن يخبر المسلمين بقتلهم فاترك هٰذا ليخبر المسلمين فتركنی من القتل فولت الجارية عنی وهی تقول محروم فلذلك انضرع ههنا واقول يارب ماذا صنعت فی امر المحروم فقلت له لا تيأس ففضل الله كبير۔

حکایت[۲۸]: حكی ان رجلا له كروم واشجار فاخبر انها اهلكها البرد فوسوس له الشيطان انك تعبد الله وتطيعه وقد اهلك كرومك واشجارك۔

مطلب خیز ترجمہ: اوران کے اوپر آسمان میں کھولے ہوئے دس دروازے ہیں۔ اس کے بعد جلاد نے یکے بعد دیگرے ہم کو قتل کرنا شروع کیا۔ پھر تو حال یہ ہوا کہ جب ہم میں سے ایک کو قتل کرتا تو (ان عورتوں سے) اس کی لونڈی اس کی طرف اترتی اس کی روح کو لیتی اس کو رومال میں لپٹتی اور طباق پر رکھتی۔ اور اس کو ان دروازوں میں سے ایک دروازے سے اوپر لیجاتی۔ اور میں ان سب میں اخیر تھا۔ پس جب حکم مجھ تک پہونچا تو میری لونڈی میری طرف بڑھی تاکہ میری روح کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو اس کی سہیلیوں نے کیا ہے۔ جب جلاد نے مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا تو اس شخص نے جو بادشاہ کے سر پر کھڑا تھا کہا کہ اے بادشاہ جب آپ ان سب کو قتل کر دیں گے تو مسلمانوں کو ان کے قتل کی خبر کون پہونچائیگا۔ پس اس کو چھوڑ دیجئے تاکہ یہ مسلمانوں کو خبر دے۔ چنانچہ اس نے مجھے قتل کرنے سے چھوڑ دیا اور وہ لونڈی مجھ سے (لفظ) محروم کہتی ہوئی واپس ہوگئی۔ اسی وجہ سے میں یہاں روتا ہوں اور کہتا ہوں اے میرے رب تو نے محروم کے بارے میں کیا کیا۔ میں نے اس کو کہا کہ تم ناامید نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا فضل بہت بڑا ہے۔ منقول ہے کہ ایک شخص کے بہت سے انگور کے درخت اور بہت سے دیگر درخت تھے اس کو خبر دی گئی کہ اولے نے ان سب کو ہلاک کردیا چنانچہ شیطان نے اس کو وسوسہ میں ڈالا کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور اس کی اطاعت کرتا ہے۔ حالانکہ اس نے تیرے انگور کے درختوں اور دوسرے درختوں کو ہلاک کردیا۔

تحقیقات: بدآ، ماضی واحد مذکر غائب مصدر بدأً از فتح شروع کرنا۔ مہموز لام۔ قولہ سیاف شمشیرزن، تلوار چلانے والا ج سیافۃ۔ رجل سیّاف خون کرانے والا۔ سیّاف الامیر جلاد۔ قولہ تلف مضارع واحد مؤنث غائب مصدر لفًا از نصر لپیٹنا مضاعف ثلاثی۔ قولہ لا تیأس نہی واحد مذکر حاضر مصدر ایأسًا منہ از سمع ناامید ہونا صفت آئس مہموز فا اور اجوف یائی سے جنس مرکب ہے۔ قولہ کروم یہ کرم کی جمع ہے بمعنی انگور کی بیل۔ فصیل والا گنجان باغ، بنت الکرم اور الکرامۃ اور الکروم بمعنی شراب قولہ اھلک ماضی واحد مذکر غائب از افعال مصدر الاھلاک فنا کرنا، نیست ونابود کرنا۔ قولہ البرد اولہ۔

فغضب غضبًا شديدًا وخرج ورمى بالمفتاح الى جهة السماء وقال قد اهلكت ثماري فخذ المفتاح فطار المفتاح في الهواء ساعة ثم عاد اليه وتعلق بعنقه حية سوداء واستمر معلقا بعنقه اربعين يوما حتى مات فلما ارادوا غسله ذهب عن عنقه فلما دفنوه عادت اليه۔

فائدہ: عن زيد بن اسلمؓ قال كان مفتاح بيت المقدس مع سليمان عليه السلام لا يأمن عليه احدًا فقام ليلة ليفتحه فعسر عليه فاستعان بالجن فعسر عليهم فاستعان بالانس فعسر عليهم فجلس حزينًا كئيبا يظن ان ربه قد منعه من بيته فبينما هو كذلك اذ اقبل عليه شيخ يتكئ على عصا لكبره وكان من جلساء ابيه داؤد عليه السلام فقال يا نبي الله اراك حزينًا

مطالب خیز ترجمہ: پس وہ شخص سخت غضبناک ہوا اور باہر نکلا اور کنجی کو آسمان کی طرف پھینک دیا اور کہا کہ تونے میرے پھلوں کو تباہ کر دیا۔ پس کنجی بھی لے لے۔ وہ کنجی تھوڑی دیر تک ہوا میں اڑتی۔ پھر اس کی طرف لوٹی اور سیاہ سانپ بنکر اس کی گردن میں لٹک گئی اور چالیس دن تک برابر اس کی گردن میں لٹک رہی۔ یہاں تک کہ وہ شخص مرگیا۔ جب لوگوں نے اس کو غسل دینے کا ارادہ کیا تو اس کی گردن سے الگ ہوگئی۔ جب اس کو لوگوں نے دفن کیا تو اس کی طرف لوٹ آئی۔ (فائدہ) زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بیت المقدس کی کنجی حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس تھی۔ وہ کسی کو اس پر اعتماد نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ وہ ایک رات بیت المقدس کو اس کی کنجی سے کھولنے کے لئے کھڑے ہوئے ان پر اس کا کھولنا دشوار ہوا۔ پس انہوں نے جنات سے مدد مانگی۔ ان پر بھی دشوار ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے انسانوں سے مدد مانگی ان پر بھی دشوار ہوا۔ چنانچہ وہ رنجیدہ اور غمگین ہوکر بیٹھے رہے۔ اس حال میں کہ گمان کرتا ہے کہ ان کے پروردگار نے ان کو اپنے گھر سے روکدیا ہے۔ وہ اسی حالت میں تھے کہ اچانک ایک بوڑھا شخص اپنے بڑھاپے کیوجہ سے ایک لاٹھی پر ٹیکتے ہوئے سامنے آئے۔ وہ شخص حضرت سلیمان علیہ کے والد حضرت داؤد علیہ السلام کے ہمنشینوں میں سے تھے۔ پس انہوں نے کہا اے اللہ کے نبی میں آپ کو رنجیدہ دیکھتا ہوں۔

تحقیقات: قولہ غضب ماضی واحد مذکر غائب مصدر غضبًا از سمع غضبناک ہونا۔ قولہ ثمار یہ ثمرۃ پھل کی جمع ہے۔ قولہ زید بن اسلم العدوی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد شدہ غلام تھے۔ ان کی کنیت ابو عبداللہ یا ابو اسامہ تھی۔ اور آپ مدنی تھے ۱۳۶ھ میں وفات پائی۔ قولہ بَیْتُ المَقْدِسِ او البَیْتُ المُقَدَّس۔ ملک شام میں ایک مسجد کا نام ہے جس کو مسجد اقصیٰ بھی کہا جاتا ہے قولہ لا یأمن مصدر امن از سمع متعدی بد و مفعول ہے اور مفعول ثانی کیطرف بصلہ علیٰ ہے یقال آمنہ علی امرٍ۔ قولہ یتکئ مضارع واحد مذکر غائب انتعال مصدر اتکاء بصلہ علیٰ بمعنی سہارا لیکر بیٹھنا، پیٹھ یا پہلو کا کسی چیز سے سہارا لگانا۔ اتکاء علی عصاہ۔ سہارا لینا۔ مثال واوی اور مہموز لام سے جنس مرکب ہے اصل میں اوتکاء تھا بقاعدہ اتعد واو تاء ہوکر تاء میں مدغم ہوگئی

فقال ان هٰذا الباب قد عسر فتحه عليّ وعلى الانس والجن فقال له الشيخ الا اعلمك كلمات كان ابوك يقولهن عند كربه فيكشفه الله عنه قال بلى فقال اللهم بنورك اهتديت وبفضلك استغنيت وبك اصبحت وامسيت ذنوبي بين يديك استغفرك واتوب اليك ياحنان يامنان فلما قالها انفتح له الباب باذن الله تعالى والله اعلم

صفة كرسي سيدنا سليمان عليه السلام: روى انه لما اراد الجلوس للحكم امر الشياطين بان يعملوا له كرسيا بديعا بحيث لوراه مبطل اوشاهد زور ارتعدت فرائصه فاتخذوه من انياب الفيلة وزينوه بالجواهر واليواقيت واللؤلؤ والزبرجد وحفوه باشجار الكروم من المعادنة باربع نخلات من الذهب وشماريخها من الفضة

مطلب خیز ترجمہ: حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اس دروازہ کا کھولنا مجھ پر اور انسانوں پر اور جنات پر دشوار ہو گیا ہے۔ بوڑھا نے ان کو کہا کہ کیا میں آپ کو وہ کلمات نہ سکھا دوں جن کو آپ کے والد اپنی پریشانی کے وقت کہتے تھے اور اللہ تعالیٰ ان سے سختی کو دور کر دیتا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا ہاں! (ضرور بتلائیے) چنانچہ بوڑھا نے کہا۔ اللھم بنورك الخ یعنی اے میرے معبود! میں نے تیرے ہی نور سے ہدایت پائی اور تیرے ہی فضل سے (دوسروں سے) بے نیاز ہوا۔ اور تیری ہی (مدد) سے میں نے صبح و شام کی میرے گناہ تیرے سامنے ہیں۔ اور تیری جانب توبہ اور رجوع کرتا ہوں اے بڑے مہربان اور اے بڑے احسان کرنے والا۔ جب حضرت سلیمانؑ نے یہ کلمات کہے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان کے لئے دروازہ کھل گیا۔ واللہ اعلم۔ روایت ہے کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے فیصلہ کیواسطے جلوس کا ارادہ کیا تو شیطانوں کو حکم دیا کہ وہ ان کے لئے ایک انوکھی کرسی بنائیں اس طور پر کہ اگر اس کو جھوٹا مدعی یا جھوٹا گواہ دیکھے تو اس کے شانے کا گوشت تھرانے لگے۔ چنانچہ شیطانوں نے ہاتھی کی دانت سے کرسی بنائی۔ اور اس کو جواہرات، یاقوت، موتی اور زبرجد سے آراستہ کیا۔ اور معدنی انگور کے درختوں سے اس کو گھیر دیا اور سونے کے چار کھجور کے درختوں سے جن کی ٹہنیاں چاندی کی تھیں۔

تحقیقات: قولہ الكرب ج كرب والكربة ج كُرَبٌ بمعنی غم اور مشقت قولہ حنان بمعنی مہربان، رحیم۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک ہے۔ قولہ منان بہت احسان کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔ قولہ کرسی تخت جمع کراسی۔ قولہ زور عقل، جھوٹ، باطل۔ یہاں آخری دونوں معنی مراد ہیں۔ قولہ ارتعدت ماضی واحد مونث غائب از انفعال مصدر ارتعاد کانپنا۔ قولہ انیاب یہ ناب کی جمع ہے بمعنی دانت۔ نابہٗ ینیبہٗ نیبًا۔ دانت پر مارنا۔ ناب زید۔ دانت کا ٹنا، دانت پیسنا از ضرب مادہ نیب اجوف یائی۔ قولہ لؤلؤ موتی واحد لؤلؤة ج لآلی۔ لؤلؤ کہتے ہیں اس موتی کو جو چمکدار ہو خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اور در کہتے ہیں جو بڑا ہو خواہ چمکدار زیادہ ہو یا نہ ہو۔ قولہ حفوا جمع مذکر غائب از نصر مصدر حفٌ بمعنی گھیرنا مضاعف ثلاثی۔ قولہ نخلات یہ نخلة کی جمع بمعنی درخت خرما قولہ شماریخ یہ شمراخ کی جمع ہے بمعنی کھجور یا انگور کا گچھا اور الشمروخ وہ باریک نرم ٹہنی جو سخت شاخ کے اوپر حصہ میں نکلے۔

وعلى رأس نخلتين منها طاؤسان من ذهب وعلى رأس الاخريين نسران من ذهب وعلى جبهتيه اسدان من ذهب وعلى رأس كل واحد منهما عمود من زمرد الاخضر وجعلوه على صخرة تحتها تنين من ذهب لادارته - فاذا صعد سليمان عليه السلام الدرجة السفلى منه استدار الكرسى بجميع ما فيه كدوران الرحى ونشرت النسور والطواويس اجنحتها وبسطت الاسد ايديها وضربت الارض باذنابها وكذا كل درجة فاذا وصل الى العلياء وضع النسران تاجه على رأسه ونفحا عليه المسك والعنبر فاذا جلس ناولته حمامة من الذهب الزبور فيقرأه على الناس ويجلس على يمينه علماء بنى اسرائيل على كراسى الذهب وعظماء الجن عن يساره على كراسى الفضة ثم بعده يجلس هكذا للقضاء

مطلب خیز ترجمہ: اور کھجور کے دو درختوں کی چوٹی پر سونے کے دو مور اور دوسرے دو درختوں کی چوٹی پر سونے کے دو گدھ تھے۔ اور اس کرسی کی دونوں پیشانی یعنی سامنے کے دونوں گوشوں پر سونے کے دو شیر تھے اور ان کے ہر ایک کے سر پر سبز زمرد کے ستون تھے۔ اور شیاطین نے اس تخت کو ایسے سخت پتھر پر رکھا جس کے نیچے اس تخت کو گھمانے کے لئے سونے کا ایک اژدہا (بنایا ہوا) تھا جب حضرت سلیمانؑ اس کے نیچے کے درجہ پر چڑھتے تو وہ کرسی تمام ان چیزوں کو لیکر جو اسمیں تھیں چکی کی گردش کیطرح گھوم جاتی تھی۔ اور گدھ اور مور اپنے بازو اور شیر اپنے ہاتھ پھیلاتے اپنی دموں کو زمین پر مارتے تھے اسی طرح ہر درجہ میں کرتے تھے جب حضرت سلیمانؑ اوپر کے درجے پر پہونچ جاتے تو وہ دونوں گدھ ان کے سر پر شاہی ٹوپی رکھتے اور ان پر مشک و عنبر کی خوشبو پھیلاتے۔ جب وہ بیٹھ جاتے تو سونے کا کبوتر ان کو زبور دیتا وہ لوگوں پر پڑھتے اور ان کے دائیں جانب سونے کی کرسیوں پر علماء بنی اسرائیل بیٹھتے اور بائیں جانب چاندی کی کرسیوں پر معزز جنات بیٹھتے اس کے بعد وہ اسی طرح فیصلہ کے لئے بیٹھتے۔

تحقیقات: قولہ طاؤسان یہ طاؤس کا تثنیہ ہے بمعنی مور تصغیر طُوَیْس اور جمع اطواس وطواویس ہیں۔ قولہ نسران بتثلیث النون والفتح اشہر۔ یہ نسر کا تثنیہ ہے بمعنی گدھ۔ اس کی کنیت ابو الابرد وابو الاصبغ وابو مالک وابو المنہال وابو یحیٰ ہے۔ اور مادہ گدھ کی کنیت ام قشعم ہے۔ جمع نُسُورٌ وأَنْسُرٌ ونِسَارٌ۔ قولہ اسدان یہ اسد کا تثنیہ ہے بمعنی شیر۔ نر و مادہ دونوں کے لئے مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے ہو الاسد ہی الاسد جمع أُسُدٌ، أُسُودٌ، أُسْدٌ، آسُدٌ وآسَادٌ۔ اور شیرنی کو لبوۃ کہتے ہیں۔ قولہ عمود بمعنی ستون جمع أَعْمِدَةٌ وعُمُدٌ وعَمَدٌ قولہ زُمُرُّدٌ ایک سبز رنگ کا بیش قیمتی پتھر۔ واحد زمردۃ۔ قولہ تنین اژدہا جمع تنانین۔ قولہ ادارۃ بروزن اقامۃ جنسًا وتعلیلًا بمعنی گھومانا۔ قولہ استدار ماضی از استفعال مصدر استدارۃ بمعنی گھومنا۔ قولہ نفحا ماضی تثنیہ مذکر غائب از فتح مصدر نفح نُفَاحٌ ونُفُوحٌ ونفحان الطیب خوشبو پھیلانا۔ قولہ مسک یہ مشک کا معرب ہے جمع مسک بمعنی کستوری یہ ایک جانور کا خون ہے جو اس کی ناف میں جمع ہوتا ہے اور اس جانور کو غزال المسک کہتے ہیں اور مشک کے ٹکڑے کو مسکۃ کہتے ہیں۔ قولہ ناولت ماضی واحد مونث غائب مصدر مناولۃ از مفاعلۃ بمعنی دینا یا ہاتھ بڑھا کے دینا مادہ نول اجوف واوی۔ قولہ زبور ایک آسمانی کتاب جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی فرشتہ، گروہ کتاب جمع زُبُرٌ قولہ شہود شاہد بمعنی گواہ کی جمع ہے قولہ دار ماضی واحد مذکر غائب مصدر دوران بمعنی گھومنا، چکر کھانا از نصر اجوف واوی۔

فاذا جاء شهود لاقامة الشهادة دار الكرسي بما فيه كالرحىٰ وفعلت الاسد والنسور والطواويس ماتقدم فتفزع الشهود فلا يشهدون الا بالحق فلما مات سليمان عليه السلام اخذ بخت نصر ذلك الكرسي فلما اراد الصعود عليه ضربه احد الاسدين بيده اليمنىٰ على ساقه وقدمه فلم يقدر على الصعود واستمر يتوجع منه حتى مات وبقي الكرسي بانطاكية حتى غزاها كراس بن سداس فهزم بخت نصر ثم رد الكرسي الىٰ بيت المقدس فلم يستطع احد من الملوك الصعود عليه فوضع تحت الصّخرة فغاب فلم يعرف له خبر ولا اثر ولم يعرف اين ذهب۔ والله اعلم۔

حكايت: حكي ان سليمان عليه السلام كان يطير بين السماء والارض على الريح فمر يومًا على بحر عميق فراى فيه موجًا هائلًا من الريح فامر بذلك الريح فسكن ثم امر الشياطين ان تغوص في الماء لتنظر۔

مطلب خیز ترجمہ: پس جب گواہ اپنی گواہی دینے کے لئے آتے تو تخت ان چیزوں کے ساتھ جو اس میں تھیں چکی کی طرح گھوم جاتی۔ اور شیر و مور وہی کرتے جو پہلے کرتے تھے۔ چنانچہ گواہ گھبرا جاتے اور سچ کے سوا گواہی نہیں دیتے۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام انتقال کر گئے تو بادشاہ بخت نصر نے اس کرسی کو لے لیا۔ اور جب اس نے اس پر چڑھنے کا ارادہ کیا تو ایک شیر نے اپنے داہنے ہاتھ سے اس کی پنڈلی اور قدم پر مارا۔ پس وہ چڑھنے پر قادر نہ ہوا اور اس ضرب سے وہ ہمیشہ درد میں مبتلا رہا یہاں تک کہ مر گیا۔ اور کرسی انطاکیہ میں باقی رہی حتی کہ کراس بن سداس نے لڑائی کی اور خلیفہ نے بخت نصر کو شکست دی۔ پھر کرسی بیت المقدس کی طرف واپس کی گئی پس کوئی بادشاہ اس پر چڑھنے کا قادر نہ ہوا۔ پھر اس کو صخرۂ بیت المقدس کے نیچے رکھا گیا۔ اس کے بعد اس کرسی کی کوئی خبر اور نشان معلوم نہ ہوا۔ اور نہ یہ معلوم ہوا کہ وہ کہاں گئی۔ حکایت کی گئی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام آسمان اور زمین کے درمیان ہوا پر اڑتے تھے۔ چنانچہ ایک دن ایک گہرے دریا پر گذرے۔ تو آپ نے ہوا کی وجہ سے دریا میں ہولناک موجیں اٹھتے ہوئے دیکھ کر اسے حکم دیا تو وہ ٹھہر گئی۔ پھر آپ نے شیطانوں کو پانی میں غوطہ لگانے کا حکم دیا تاکہ وہ (نیچے کا حال) دیکھیں۔

تحقیقات: قولہ ساق پنڈلی (مؤنث) ج سُوقٌ و سِيقَانٌ قولہ هزم ماضی واحد مذکر غائب مصدر هزم از ضرب بمعنی شکست دینا۔ قولہ مَرَّ ماضی از نصر مصدر المرور بمعنی گذرنا۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ عمیق صیغۂ صفت بمعنی گہرا۔ عُمْقًا و عَمَاقَةً از کرم گہرا ہونا۔ قولہ تغوص مضارع واحد مؤنث غائب از نصر۔ مصدر الغوص والغیاص فی الماء بمعنی پانی میں غوطہ لگانا۔ صفت غائص جمع غوّاصٌ و غاصة اجوف واوی۔

فانغمسوا واحدًا بعد واحدٍ فوجدوا قبةً من درةٍ بيضاء لا باب لها فاخبروه بها فامر باخراجها فاخرجوها فوضعوه بين يديه فتعجب منها فدعا الله تعالىٰ فانفلقت وفتح لها باب فاذا فيها شاب ساجدًا لِلّٰه تعالىٰ فقال له سليمان عليه السلام أمن الملائكة انت ام من الجن فقال لا بل من الانس فقال له باى شئ نلت هٰذا الكرامة فقال ببرا لوالدين لانه كانت لى ام عجوزة وكنت احملها على ظهرى وكان من دعائها لى اللهم ارزقه السعادة واجعل مكانه بعد وفاتى لا فى الارض ولا فى السماء فلما ماتت كنت ادور بساحل البحر فرايت قبة من درة بيضاء فلما دنوت منها انفتحت لى فدخلت فيها فانطبقت علىّ بقدرة الله تعالىٰ فلا ادرى انا فى الارض او فى الهواء او فى السماء ويرزقنى الله تعالىٰ فيها فقال له سليمان عليه السلام كيف ياتيك رزقك فيها

مطلب خیز ترجمہ : اس کے بعد شیاطین نے یکے بعد دیگرے غوطہ لگایا تو انہوں نے چمکدار موتی کا ایک ایسا قبہ پایا جس کا دروازہ نہیں ہے۔ انہوں نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس کی خبر دی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو نکالنے کا حکم دیا۔ سو انہوں نے اس کو نکالا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے رکھا۔ حضرت سلیمان ع اس سے اچنبا ہو گئے۔ اس کے بعد انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ چنانچہ وہ قبہ شق ہو گیا۔ اور اس کا دروازہ کھل گیا کہ ناگاہ اس میں ایک جوان بحالت سجدۂ الہی موجود ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو پوچھا کہ کیا تم فرشتوں میں سے ہو یا جنوں میں سے۔ اس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ انسانوں میں سے ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے فرمایا کس چیز سے تم نے یہ بزرگی پائی۔ اس نے کہا والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتے سے۔ کیونکہ میری ایک بڑھیا ماں تھی۔ اور میں ان کو اپنی پیٹھ پر لادے رہتا تھا۔ اور ان کی دعا یہ تھی کہ خداوندا تو اس کو سعادت عطا فرما۔ اور میرے مرنے کے بعد اس کی جگہ ایسے مقام میں بنا کہ نہ تو وہ زمین میں ہو اور نہ آسمان میں ہو۔ چنانچہ جب وہ مر گئی تو میں دریا کے کنارے گھومتا تھا پس میں نے سفید موتی کا ایک قبہ دیکھا اور جب میں اس کے قریب ہوا تو وہ میرے لئے کھل گیا چنانچہ میں اس کے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے بعد قدرت الہی سے وہ مجھ پر بند ہو گیا اب مجھے نہیں معلوم کہ میں زمین میں ہوں یا ہوا میں یا آسمان میں اور اللہ تعالیٰ اس میں مجھے رزق دیتا ہے۔ حضرت سلیمان ع نے اس کو پوچھا کہ اس میں تمہارا رزق کیونکر آتا ہے۔

تحقیقات : قولہ انغمسوا ماضی از انفعال مصدر الانغماس فی الماء۔ غوطہ لگانا۔ قولہ قبۃ گنبد ج قِبَابٌ وقُبَبٌ قولہ درۃ بڑے موتی ج دُرَرٌ دُرَّاتٌ۔ قولہ بیضاء یہ ابیض کا مؤنث ہے بمعنی سفید ج بِیضٌ۔ قولہ عجوزۃ بمعنی بڑھیا ج عُجُزٌ وعَجَائِزُ۔ قولہ ساحل بمعنی سمندر کا کنارہ جمع سَوَاحِلُ۔

فقال اذا جعت یخرج من الحجر الشجر ویخرج من الشجر الثمر وینبع منها ماء ابیض من اللبن واحلیٰ من العسل وابرد من الثلج فاکل واشرب فاذا شبعت ورویت زال ذلک فقال لہ سلیمان علیہ السلام کیف تعرف اللیل من النہار فقال اذا طلع الفجر ابیضت القبۃ وانارت واذا غربت اظلمت فاعرف بذلک النہار واللیل ثم دعا اللہ تعالیٰ فانطبقت القبۃ وصارت کبیضۃ النعامۃ وعادت الیٰ محلہا فی قاع البحر واللہ علیٰ کل شئ قدیر۔

حکایت: حکی انہ حشر لسلیمان علیہ السلام من الطیور سبعون الف جنس کل جنس منہا لہ لون لایشبہہ غیرہ فوقفت علیٰ راسہ کالسحاب فسالہا من معاشہا واین تبیض واین تفقس۔

مطلب خیز ترجمہ: اس نے کہا کہ جب میں بھوکا ہوتا ہوں تو پتھر سے درخت اگتا ہے اور درخت سے پھل لگتا ہے اور اس سے دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ ٹھنڈا پانی ابلتا ہے سو میں کھاتا ہوں اور پیتا ہوں اور جب میں آسودہ ہوتا ہوں تو وہ غائب ہوجاتا ہے۔ حضرت سلیمان ؑ نے پوچھا کہ تم رات کو دن سے کیونکر پہچانتے ہو اس نے کہا کہ جب صبح صادق طلوع ہوتی ہے تو یہ قبہ سفید اور روشن ہوجاتا ہے اور جب آفتاب غروب ہوتا ہے تو اندھیرا ہوجاتا ہے۔ چنانچہ میں اس سے رات اور دن کو پہچانتا ہوں۔ حضرت سلیمان ؑ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو وہ قبہ منطبق ہوگیا اور شتر مرغ کے انڈے کی طرح بنگیا اور دریا کے قعر میں اپنے مقام کی طرف لوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کیواسطے چڑیوں کی جنس سے ستر ہزار قسم کے پرندے جمع کئے گئے۔ ان میں سے ہر جنس کا ایسا رنگ تھا جو دوسرے کا مشابہ نہ تھا پس وہ سب ابر کی طرح ان کے سر مبارک پر ٹھہر گئے۔ اس کے بعد حضرت سلیمان ؑ نے ان کو انکی زندگی کے بارے میں پوچھا اور (پوچھا) کہ کہاں وہ انڈا دیتی ہیں اور کہاں بچہ دیتی ہیں

تحقیقات: قولہ عَسَل بمعنی شہد (مذکر و مؤنث) ج اَعْسَالٌ وعُسُلٌ وعُسُوْلٌ وعُسْلَانٌ. قولہ اَحْلیٰ اسم تفضیل بمعنی زیادہ لذیذ از نصر وسمع وکرم مصدر الحَلَاوَۃُ والحُلْوَانُ بمعنی میٹھا ہونا۔ ناقص واوی۔ قولہ ثلج بمعنی برف ج ثلوج واحد ثلجۃ۔ ماء ثلج ٹھنڈا پانی قولہ ینبع مضارع از نصر وسمع وکرم مصدر النبع والنبعان۔ والنبوع الماء بمعنی پانی کا چشمہ سے نکلنا۔ قولہ نعامۃ شتر مرغ (مذکر و مؤنث) ج نَعَامٌ ونَعَامَاتٌ ونَعَائِمُ. اور مذکر کو ظَلِیْمٌ اور شتر مرغ کے گلہ کو نبات الہیسق کہتے ہیں۔ شتر مرغ کے پر خوبصورت ہوتے ہیں جس کو زینت کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ بھاگنے اور غباوت میں اس کی مثال دیجاتی ہے۔ قولہ قاع پست ہموار، پہاڑ اور ٹیلوں سے دور والی زمین ج اَقْوَاعٌ واَقْوُعٌ وقِیْعٌ وقِیْعَانٌ وقِیْعَۃٌ۔ قولہ حشر ماضی مجہول از نصر وضرب مصدر الحشر جمع کرنا۔ قولہ جنس ماہیت جو انواع متعددہ کو شامل ہو جیسے انسان۔ اور گھوڑے کے لئے حیوانیت۔ قسم۔ ج اجناس۔ قولہ تبیض مضارع واحد مؤنث غائب از ضرب مصدر۔ البیض انڈے دینا اجوف یائی۔ قولہ تفقس از ضرب نقساً البیضۃ۔ انڈے کو ہاتھ سے توڑنا۔ فقس الطائر بیضتہ۔ پرندے کا انڈے کو توڑنا اور بچہ نکالنا۔

فقالت لہ منا ما یبیض فی الھواء ویفرخ فیہ ومنا ما یبیض علی جناحہ حتی یفرخ ومنا ما یمسك بیضتہ بمنقارہ حتی یفرخ ومنا ما لا یتسافد ولا یبیض ونسلنا قائم ابدًا۔ قال السدی کان بساط سلیمان علیہ السلام من نسیج الجن وکان من حریر وذھب وکان یحمل عسکرہ ودوابہ وخیولہ وجمالہ وسائر الانس والجن والوحش والطیر وکان عسکرہ الف الف ویتبعھا الف الف وکان یسیر ما بین السماء والارض قریبًا من السحاب وکان یحملہ الی ای موضع اراد بسرعۃ او بطیٔ بحسب ما اراد وکانت الریح فی قوۃ ھبوبھا لاتضر شجرًا ولا زرعًا ولا غیر ذلك واذا تکلم احد القت کلامہ فی اذنہ وکان لہ کرسی من ذھب مرصع بالیواقیت والجواھر وحولہ ثلثۃ الاف کرسی وقیل ست مائۃ الف کرسی برسم العلماء والوزراء واکابر بنی اسرائیل۔

مطلب خیز ترجمہ: انہوں نے کہا ہم میں سے بعض تو ہوا میں انڈا دیتی ہیں اور اسی میں بچہ دیتی ہیں۔ اور بعض اپنے بازو پر انڈا دیتی ہیں یہانتک کہ وہیں بچہ دیتی ہیں اور بعض اپنے انڈے چونچ میں روکے رکھتی ہیں۔ حتی کہ بچہ ہو جاتا ہے اور ہم میں سے بعض ایسے ہیں کہ نہ تو وہ جفتی کھاتے ہیں اور نہ انڈے دیتی ہیں اور ہماری نسل ہمیشہ قائم رہی ہے۔ سدیؒ نے فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ کا فرش جنات کا بنا ہوا تھا اور وہ ریشم اور سونے کا تھا۔ اور وہ فرش حضرت سلیمانؑ کے لشکر، ان کے چوپائے، گھوڑے، اونٹ، تمام انسان، جنات وحشی جانور اور پرندوں کو اٹھا لیتا تھا۔ حضرت سلیمانؑ کے لشکر دس لاکھ تھے اور دس لاکھ انکی اتباع کرتے تھے۔ اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان بادل کے قریب سیر کرتے تھے۔ وہ جس مقام کا ارادہ کرتے تھے ہوا ان کو وہیں لیجاتی تھی ان کی چاہت کے موافق تیز رفتاری یا دیری کے ساتھ۔ اور ہوا اپنے چلنے کے زور میں نہ تو کسی درخت کو ضرر پہونچاتی تھی اور نہ کسی زراعت کو نقصان کرتی تھی۔ اور جب کوئی کلام کرتا تھا تو ہوا اس کے کلام کو حضرت سلیمانؑ کے کان میں ڈالدیتی تھی۔ اور ان کی ایک سونے کی کرسی تھی جو یاقوت اور موتیوں سے جڑی ہوئی تھی۔ اور اس کی گرد تین ہزار کرسیاں تھیں اور بعض کا کہنا ہے کہ علماء و وزراء اور اکابرین بنی اسرائیل کے رسم پر چھ لاکھ کرسیاں تھیں۔

تحقیقات: قولہ یفرخ مضارع از تفعیل فرخ البیضۃ۔ انڈے کا بچہ سے جدا ہونا۔ قولہ لا یتسافد مضارع منفی از تفاعل مصدر التسافد بمعنی جفتی کرنا۔ قولہ نسل خلق، اولاد، ذریت ج انسال۔ قولہ بساط بم بچھونا، فرش ج بُسُط قولہ نسیج صفت مفعولی بم بنا ہوا ج نُسُج۔ کہا جاتا ہے ہو نسیج وحدہ۔ وہ صفات محمودہ میں بے نظیر و لاثانی ہے از نصر و ضرب مصدر النسج بم کپڑا بننا۔ قولہ عسکر بم لشکر ج عساکر۔ ہر چیز کا بہت کہا جاتا ہے انجلت عنہ عساکر الہم۔ غم کی کثرت اس سے دور ہو گئی۔ قولہ خیل بم گھوڑوں کا گروہ ج خیول اور مجازًا خیل کا اطلاق سواروں پر بھی ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے اتی بخیلہ ورجلہ۔ وہ اپنے سوار اور پیادوں کے ساتھ آیا۔ قولہ وحش بم جنگلی جانور ج وحوش و وُحشان۔ واحد وَحْشِیٌّ۔ قولہ وزراء یہ وزیر کی جمع ہے۔ بم امور سلطنت میں بادشاہ کا معین و مددگار مثال وادی۔

وكان لعسكره مائة فرسخ خمسة وعشرون فرسخا للانس وخمسة وعشرون فرسخا للجن وخمسة وعشرون فرسخا للوحش وخمسة وعشرون فرسخا للطير وكانت الجن تستخرج له الدر والجواهر من البحار وكان في مطبخه من الذبائح في كل يوم مائة الف شاة واربعون الف بقرة ومع ذلك كان لا يأكل الا من عمل يده كما نقل من خبز الشعير وقيل انه ركب يوما على بساط في مركبه الكبير ورأى ما اعطاه الله وما سخر له فاعجبه ذلك فاعجب بنفسه فمال به البساط فهلك من عسكره اثنا عشر الفا فضرب البساط بقضيب كان في يده وقال له اعتدل يا بساط فاجابه بقوله حتى تعتدل انت يا سليمان فعلم ان البساط مامور فخر ساجدا لله تعالى معتذرا مما قام بنفسه والله اعلم

حکایت[۲۱] : حكى ان الملك بهرام جور خرج يوما للصيد فظهر له حمار وحش فاتبعه

مطلب خیز ترجمہ : حضرت سلیمانؑ کے لشکر کے واسطے ایک سو فرسخ (ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے) زمین تھیں۔ پچیس فرسنگ انسانوں کے لئے اور پچیس فرسنگ جنات کے لئے اور پچیس فرسنگ وحشیوں کے لئے اور پچیس فرسنگ پرندوں کے لئے (مقرر) تھے۔ اور جنات آپ کے لئے سمندروں سے موتیاں اور جواہرات نکالتے تھے۔ اور ان کے باورچی خانہ میں روزانہ ایک لاکھ بکریاں اور چالیس ہزار گائے ذبح ہوتی تھیں۔ اور اس کے باوجود اپنے ہاتھ کے کام ہی سے کھاتے تھے۔ چنانچہ منقول ہے کہ وہ جَو کی روٹی کھاتے تھے اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ ایک دن اپنے بڑے سواروں کے ساتھ یعنی سواروں کا بڑا گروہ ان کے ساتھ تھا۔ فرش پر سوار ہوئے اور انہوں نے وہ چیز دیکھی جو اللہ تو نے انکو عطا کی ہے اور مسخر کردی ہے۔ پس اس (شان و شوکت) نے ان کو تعجب میں ڈالدیا اور غرور کیا۔ چنانچہ بساط ٹیڑھا ہوگیا اور ان کے لشکر سے بارہ ہزار ہلاک ہوگئے۔ آپ نے فرش کو اپنے ہاتھ کے کوڑے سے مارا اور فرمایا اے فرش سیدھا ہوجا۔ فرش نے اپنے قول سے جواب دیا یہاں تک کہ آپ سیدھے ہوجائیں اے سلیمانؑ۔ اس کے بعد سلیمانؑ کو معلوم ہوا کہ فرش (حکم خداوندی کا) مامور ہے۔ چنانچہ آپ اللہ کے واسطے سجدہ کرتے ہوئے گرگئے۔ اور جو خیال ان کے دل میں قائم ہوا تھا اس سے معذرت مانگی واللہ اعلم
بیان کرتے ہیں کہ شاہ بہرام گور ایک دن شکار کیواسطے نکلا کہ ایک جنگلی گدھا اس کے سامنے ظاہر ہوا۔ اس نے اس کا پیچھا لیا۔

تحقیقات : قولہ فرسخ تین میل ہاشمی۔ اور بقول بعض بارہ ہزار گز۔ اور یہ تقریباً آٹھ کیلومیٹر کے برابر ہوتا ہے جمع فراسخ۔ قولہ خبز روٹی۔ خبز الخبز روٹی پکانا۔ خبز القوم روٹی کھلانا۔ کہا جاتا ہے خبزتہم وتمرتہم میں نے ان کو روٹی کھجور کھلائی۔ از ضرب۔ قولہ شعیر بمعنی جَو۔ واحد شعیرۃ جمع شعیرات۔ اور شعیرہ کا اطلاق اس پیمائش پر بھی ہوتا ہے جو خچر کے بالوں کے چھ بال کے برابر ہو۔ نیز گوہاجنی جو آنکھ کے پلک کے کنارے پر ہوتی ہے۔ قولہ قضیب بمعنی کٹی ہوئی شاخ جمع قضبان و قضبانٌ۔ قضب الشیٔ کاٹنا۔ قضب الرجل کسی کو شاخ سے مارنا از ضرب۔ قولہ بھرام جو شاہان فارس میں سے پانچواں بادشاہ ہے۔ جو نہایت دلیر بڑا بہادر اور صاحب دبدبہ تھا۔ گورخر کے شکار کا بڑا خوگر تھا۔ اس لئے اس کا لقب جور ہوگیا۔ اپنے والد کے بعد ۴۲۵ء میں تخت نشیں ہوئے اور ۲۱ سال تک حکومت کی۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان تک آیا تھا اور کسی راجہ نے اپنی لڑکی کے ساتھ شادی بھی کرادی تھی۔ ۶

حتی خفی عن عسکرہ فظفر بہ فمسکہ ونزل عن فرسہ یرید ان یذبحہ فرای راعیًا اقبل من البریۃ فقال لہ یاراعی امسك فرسی ھٰذا حتی اذبح ھٰذا الحمار فمسکہ ثم تشاغل بذبح الحمار فلاح منہ التفات فرای الرّاعی یقطع جوھرۃ فی عذار فرسہ فاعرض الملك عنہ حتی اخذھا وقال ان النظر الی العیب من العیب ثم رکب فرسہ ولحق بعسکرہ فقال لہ الوزیرُ ایھا الملك این جوھرۃ عذار فرسك فتبسم الملك ثم قال اخذھا من لا یردھا وابصرہ من لا ینم علیہ فمن راٰھا منکم مع احد فلا یعارضہ بشئ بسبب ذلك

حکایتؒ: حکی ان الملك کسریٰ کان اعدال الملوك قیل ان رجلًا اشتری دارًا من رجل اٰخر۔

مطلب خیز ترجمہ: حتی کہ وہ اپنے لشکر سے پوشیدہ ہوگیا اس کے بعد اس شکار پر کامیاب ہوا۔ پس اس کو پکڑا اور اس کو ذبح کرنے کا ارادہ کرتا ہوا اپنے گھوڑے سے اترا (اتنے میں) ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ جنگل سے آرہا ہے۔ سو بہرام نے اسکو کہا کہ اے چرواہا میرا یہ گھوڑا پکڑ کہ میں اس گدھے کو ذبح کرلوں۔ چنانچہ اس نے گھوڑے کو پکڑا پھر بہرام گدھے کے ذبح میں مشغول ہوا۔ پس بہرام کو گوشہ چشم سے ظاہر ہوا اور چرواہے کو دیکھا کہ وہ اس موتی کو کاٹ رہا ہے جو اس کے گھوڑے کی باگڈور میں تھا۔ (یہ دیکھکر) بادشاہ نے اس سے اعراض کیا یہانتک کہ چرواہے نے اس موتی کو لے لیا اور بادشاہ نے (اپنے دل میں) فرمایا عیب کا دیکھنا بھی عیب ہے۔ پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنے لشکر سے ملا۔ پس وزیر نے کہا اے بادشاہ آپ کے گھوڑے کی باگڈور کا موتی کہاں ہے (یہ سنکر) بادشاہ نے مسکرایا۔ پھر فرمایا اس کو جس نے لیا ہے وہ واپس نہ کریگا۔ اور جس نے اس کو لیتے دیکھا ہے وہ اس کی چغلی نہ کھائیگا۔ سو تم میں سے جو شخص کسی کے پاس وہ موتی دیکھے تو اس کی وجہ سے اس سے کچھ بھی مزاحمت نہ کرے۔ منقول ہے شاہ کسریٰ تمام بادشاہوں سے زیادہ منصف تھا۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک گھر خریدا ہے۔

تحقیقات: قولہ راعی بمعنی بہت الفت کرنے والا، حاکم قوم، راعی الماشیۃ چرواہا، مویشی کا نگہبان ج رُعاۃٌ و رُعیانٌ ورُعاءٌ ورِعاءٌ۔ رعی الماشیۃ الکلأ جانور کا گھاس چرنا از فتح ناقص یائی قولہ بریۃ بمعنی جنگل، بیابان ج برار یٌ۔ قولہ مسك ماضی واحد مذکر غائب مسکًا از نصر وضرب بمعنی چمٹنا، متعلق ہونا۔ قولہ تشاغل ماضی واحد مذکر غائب از تفاعل بصلہ با، بمعنی مشغول ہونا قولہ لحق ماضی واحد مذکر غائب از سمع مصدر اللَّحق واللَّحاق فلانًا بفلانٍ بمعنی آملنا، پا لینا۔ قولہ عذار بمعنی پونزی، باگڈور ج عذر۔ رخسارہ، رخسارہ پر کان کے مقابل بال، حیا۔ کہا جاتا ہے خلع عذارہ" وھو خلیع العذار" یعنی وہ اپنی خواہشات کا پابند ہے اور گمراہیوں میں منہمک ہے اور اپنے قول وفعل میں کوئی پروا نہیں کرتا گویا بلا رسی کے جانور ہے۔ شیخ کے قول میں باگڈور مراد ہے قولہ تبسم ماضی واحد مذکر غائب از تفعل بمعنی مسکرانا۔ بسمًا از ضرب وابتسامٌ از افتعال بھی اسی معنی میں ہیں صفت باسم متبسم لا ینم مضارع منفی واحد مذکر غائب از ضرب ونصر مصدر نمًّا چغلخوری کرنا مضاعف ثلاثی قولہ کسریٰ یہ خسرو کا معرب ہے بمعنی واسع الملک۔ نوشیروان اور دوسرے شاہان فارس ومدائن کا لقب ہے ج اکاسرۃ اکاسِرُ کَسَاسِرۃ وکُسُورٌ۔ اور نسبت کیلئے کِسْرَوِیٌّ ہے قولہ کنز ہر ذخیرہ کی ہوئی قابل رغبت چیز، زمین میں دفن کیا ہوا مال۔ جس میں مال محفوظ رکھا جائے ج کنوز۔

فوجد المشتری فیہا کنزا فمضی الی البائع واخبرہ بہ فقال لہ البائع انما بعتك دارا لا اعرف فیہا کنزا وان کان فیہا کنز فہو لك فقال المشتری لابد ان تأخذہ فانہ لیس داخلا فیما اشتریت فطال الجدال بینہما فتحاکما الی الملك کسریٰ فلما وقفا بین یدیہ وذکرا لہ امر الکنز اطرق ملیًا ثم قال لہما ھل معکما اولاد فقال البائع ان لی ولدًا ذکرًا بالغًا وقال المشتری ان لی بنتًا بالغۃً فقال کسریٰ لہما اٰمرکما ان تزوجا الابن بالبنت لیکون بینکما صلۃ وقرابۃ وانفقا ذلك الکنز فی مصالحہما ففعلا ذلك امتثالًا لامر الملك - وقیل انہ ولّی عاملًا علیٰ بعض البلاد فارسل لہ العامل زیادۃ علی الخراج المعتاد فی کل سنۃ فلما بلغ ذلك الی کسریٰ امر بردّ الزیادۃ الیٰ اصحابہا وامر بصلب ذلك العامل

مطلب خیز ترجمہ: اس کے بعد خریدار نے اس میں ایک خزانہ پایا پس وہ بیچنے والے کے پاس آیا اور اس کو خزانہ کی اطلاع دی۔ بائع نے اس سے کہا میں نے تیرے ہاتھ گھر بیچا ہے۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ اس میں کوئی خزانہ ہے۔ اگر اس میں کوئی خزانہ ہے تو وہ تیرا ہے۔ اور مشتری نے کہا کہ تجھے اس کا لینا ضروری ہے اس لئے کہ وہ خزانہ اس گھر میں داخل نہیں ہے جسکو میں نے خریدا ہے۔ چنانچہ ان دونوں کے درمیان جھگڑا طویل ہوگیا۔ پس ان دونوں نے شاہ کسریٰ کی خدمت میں فیصلہ چاہا۔ جب وہ دونوں بادشاہ کے سامنے کھڑے ہوئے اور ان سے خزانہ کا حال بیان کیا تو انہوں نے سر نیچا کرکے تھوڑی دیر غور کیا۔ پھر ان دونوں سے فرمایا کہ کیا تم دونوں کی کوئی اولاد ہے! تو بائع نے کہا کہ میرا ایک نوجوان لڑکا ہے۔ اور مشتری نے کہا کہ میری ایک نوجوان لڑکی ہے۔ اس کے بعد کسریٰ نے ان دونوں سے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم اپنے اپنے لڑکے اور لڑکی کا آپس میں شادی کرادو۔ تاکہ تم دونوں کے درمیان رشتہ اور قرابت قریبی قائم ہوجائے اور اس خزانہ کو لڑکے اور لڑکی کی مصلحتوں میں خرچ کرو۔ چنانچہ ان دونوں نے شاہی حکم کی فرمانبرداری کے لئے ایسا ہی کیا۔ اور نقل کیا گیا کہ شاہ کسریٰ نے کسی شہر پر ایک عامل مقرر کیا۔ چنانچہ عامل نے ہر سال جو خراج مقرر تھا اس سے کچھ زیادہ ان کے پاس بھیجا۔ پس جب یہ خبر بادشاہ کو پہونچی تو انہوں نے یہ زیادہ ٹیکس جو لوگوں سے لیا گیا ہے ان کو واپس کرنے کا حکم دیا اور اس عامل کیلئے سولی کا حکم دیا ہے۔

تحقیقات: قولہ اطرق ماضی از افعال مصدر الاطراق۔ بم خاموش ہونا، نگاہ جھکا کر زمین کی طرف دیکھنا کہا جاتا ہے اطرق رأسہ یعنی سر جھکایا۔ قولہ ملیا بم زمانہ طویل۔ کہا جاتا ہے انتظرتہ ملیًّا۔ زمانہ دراز تک میں نے اس کا انتظار کیا۔ ومَرَّ ملیٌّ من اللیل۔ رات کا تہائی حصہ گذر گیا اور بقول بعض رات کا ایک حصہ گذر گیا جس کی حد معین نہیں۔ قولہ عامل بم وہ شخص جو کسی کے امور مالی وغیرہ کا متولی ہو، رئیس، والی، حاکم۔ ج عُمّال وعاملون وعملۃ۔ عملًا از سمع کام کرنا محنت کرنا، عمل للامیر علی بلاد، عامل بننا، حاکم بننا۔ قولہ خَرَاجٌ (مثلثۃ الخاء) زمین کا محصول، جزیہ۔ ج اَخراج واخرجۃ جج اَخاریج قولہ المعتاد بمعنی عادی۔ اعتاد الشیٔ از افتعال خوگر ہونا، عادی ہونا۔ مادہ عود اجوف داوی۔

وقال کل ملك اخذ من رعیته شیئاً ظلماً لایفلح ابداً وترتفع البرکة من ارضه ویکون وبالاً علیه ثم قال المُلکُ بالملِكِ والملكُ بالجنودِ والجند بالمال والمال بعمارة البلاد وعمارة البلاد بالعدل فی الرعیة۔ والسلام۔

وقال بعض الحکماء لما سُئل اَیُّما افضل للملك الشجاعة اوالعدل فقال اذا عدل الملك لایحتاج الی الشجاعة۔ والله المعین۔

حکایت: حکی ان عیسیٰ بن مریم علیهما السلام مرّ علیٰ صیاد فی البر وقد نصب شبکةً فتعلقت بها ظبیة فلما رأته انطقها الله تعالیٰ له فقالت له یاروح الله ان لی اولاداً اصغاراً وانی تعلقتُ بهذه الشبکة منذ ثلثة ایام فاستاذن لی الصیاد حتی ارضعهم وارجع۔

مطلب خیز ترجمہ: اور فرمایا کہ جو بادشاہ اپنی رعیت سے تھوڑی چیز بھی ظلم سے لیگا وہ کبھی فلاح نہیں پائیگا اور اس کی زمین سے برکت اٹھ جائے گی اور یہ اس پر وبال ہوگا۔ پھر فرمایا بقائے ملک بادشاہ سے ہے اور بقائے بادشاہ لشکر سے ہے اور بقائے لشکر مال سے ہے اور بقائے مال آبادی شہر سے ہے اور آبادی شہر رعیت میں انصاف سے ہے والسلام۔ اور بعض حکماء نے فرمایا جب ان سے پوچھا گیا کہ بادشاہ کیلئے بہادری افضل ہے یا انصاف؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ جب بادشاہ انصاف کریگا تو بہادری کا محتاج نہ ہوگا۔

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام میدان میں ایک شکاری پر گذرا۔ اس شکاری نے اپنا جال قائم کیا ہے۔ اس میں ایک ہرنی پھنس گئی تھی۔ جب اس نے حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو گویائی دی۔ اس نے حضرت عیسیٰؑ سے کہا اے روح اللہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں میں اس جال میں تین دن سے پھنس گئی ہوں آپ میرے لئے شکاری سے اجازت مانگئے یہاں تک کہ میں اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں اور واپس آؤں۔

تحقیقات: قولہ رعیۃ بمعنی قوم، کسی حاکم کے ماتحت عام لوگ ج رعایا۔ قولہ جند بمعنی لشکر ج أجناد وجنود۔ واحد جندی جنّد الجنود از تفعیل فوج جمع کرنا۔ کہا جاتا ہے جنود مجندۃ جمع شدہ لشکر۔ قولہ لایفلح مضارع واحد مذکر غائب از افعال مصدر الافلاح بمعنی مطلوب پر کامیاب وفتحمند ہونا۔ کوشش میں کامیاب ہونا۔ قولہ وبالٌ بمعنی سختی، برا انجام، بدہضمی۔ یہاں پہلے دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ قولہ معین اسم فاعل بمعنی مددگار از افعال مصدر الاعانۃ۔ بصلہ علیٰ مدد کرنا۔ مجرد عانت المرأۃ عونًا عورت ادھیڑ عمر کی ہونا۔ قولہ نصب ماضی از نصر وضرب مصدر النصب۔ کھڑا کرنا، گاڑنا، بلند کرنا۔ قولہ ظبیۃ بمعنی ہرنی۔ بکری، گائے، عورت اور اونٹنی کی اندام نہانی۔ ج ظبیات وظباء الظبی ہرن نر یا مادہ ج ظباءٌ واظبٍ وظُبِیٌّ وظبیاتٌ۔ اظبی المکان بہت ہرنیوں والا ہونا۔ صحت جسم کے متعلق عرب کا قول ہے۔ بہ داء الظبی یعنی اسے کوئی مرض نہیں ہے اس لئے کہ ہرن کو سوائے مرض الموت کے کوئی بیماری نہیں ہوتی۔ دوسرا قول یہ ہے اذا اتیتم فاربض فی دارہم ظبیاً یعنی جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ تو ہرن بنکر اقامت کرو۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح ہرن کو کوئی شک ہوتا ہے تو وہ نہیں ٹھہرتا اسی طرح تم بھی شک ہونے پر چل دو۔ قولہ انطق ماضی از افعال مصدر الانطاق گفتگو کرانا، گویا کرنا۔ قولہ ارضع مضارع واحد متکلم از افعال مصدر الارضاع بمعنی دودھ پلانا۔ ارضعت المرأۃ دودھ پیتے بچہ والی ہونا۔ صفت مرضع۔ اس کلمہ میں تاء علامت تانیث لاحق نہیں ہوتی اس وجہ سے کہ یہ صفت اناث ہی کیلئے مخصوص ہے اور جب بچہ پستان کو منہ میں لے لے تو صفت اس وقت مرضعۃ ہوگی۔ جمع مرضعات ومراضع۔

فاخبرہ بذلك فقال له انها لا تعود فاخبرها بذلك فقالت ان لم اعد فانا شر من الذين وجدوا الماء يوم الجمعة ولم يغتسلوا فاخذ عليها العهد فذهبت ورجعت خوفًا من نقض العهد فذهب عيسى عليه السلام فلقي لبنةً من ذهب احمر فامر الله تعالى ان يدفعها الى الصياد فداءً عن الظبية فذهب بها اليه فقبل وصوله وجده قد ذبحها فدعا عليه فقال اذهب الله البركة من عمله فكان كذلك۔

حکایت : حكى ان رجلا كان بسمرقند فمرض فنذر ان شفاه الله ليتصدقن بجميع عمله يوم الجمعة لوالديه فعاش زمانًا طويلًا يفعل هكذا ففي جمعةٍ طاف جميع النهار فلم يحصل له شئ يتصدق به فاستفتى بعض العلماء فقال له اخرج واطلب قشر البطيخ واغسله بالماء واخرج به على طريق اهل الرساتيق واطرحه بين حميرهم واجعل ثوابه لوالديك فتخرج من النذر۔

مطلب خیز ترجمہ :۔ حضرت عیسیٰ نے شکاری کو یہ خبر دی۔ اس نے کہا وہ واپس نہ آئے گی۔ پس حضرت عیسیٰ ؑ نے ہرنی کو شکاری کی اس بات کی اطلاع دی۔ اس نے کہا اگر میں واپس نہ آؤں تو میں ان لوگوں سے بھی بدتر ہوں جنہوں نے جمعہ کے دن پانی پایا اور غسل نہیں کیا۔ پس حضرت عیسیٰ ؑ نے ہرنی سے عہد لیا سو وہ گئی اور اقرار توڑنے کے خوف سے واپس آئی چنانچہ حضرت عیسیٰ ؑ چلے گئے اور سرخ سونے کی ایک اینٹ پائی اور اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ شکاری کو ہرنی کی رہائی میں یہ اینٹ دیدیں۔ پس حضرت عیسیٰ ؑ وہ اینٹ لے کر شکاری کے پاس تشریف لے گئے۔ لیکن ان کے شکاری کے پاس پہونچنے کے پہلے ہی وہ اس کو ذبح کر چکا تھا پس حضرت عیسیٰ ؑ نے اس کو بد دعا دی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کے کام سے برکت کو دور کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بیان ہے کہ سمرقند میں ایک آدمی تھا وہ بیمار ہو گیا۔ سو اس نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ اس کو شفا بخشے تو وہ جمعہ کے دن کے اپنے تمام عملوں کو اپنے ماں باپ کے واسطے صدقہ کریگا۔ چنانچہ وہ مدت دراز تک زندہ رہا اور ایسا ہی کرتا رہا (اتفاقًا) ایک جمعہ کو وہ پورا دن پھرا۔ لیکن اسکو ایسی کوئی چیز نہیں ملی جس کو صدقہ کر سکے۔ پس اس نے ایک عالم سے فتویٰ چاہا انہوں نے اس کو کہا کہ (گھر سے) نکلو اور خربوزہ کا چھلکا تلاش کرو اور اس کو پانی سے دھوؤ۔ اور جس راستہ سے گاؤں والے آتے جاتے ہیں اس چھلکے کو وہاں لیجاؤ اور ان کے گدھے کے سامنے رکھدو اور اس کا ثواب اپنے ماں باپ کو بخشو۔ پس تم نذر سے بری الذمہ ہو جاؤ گے۔

تحقیقات : قولہ نقض مصدر از نصر۔ ڈھانا، توڑنا۔ نقض البناء عمارت ڈھانا۔ نقض العہد مضبوطی کے بعد خراب کرنا۔ قولہ لبنۃً کچی اینٹ ج لبن۔ لَبَّنَ از تفعیل بمعنی اینٹ بنانا۔ قولہ فدیٰ از مفاعلہ کا مصدر بمعنی چھوڑ دینا اور فدیہ لے لینا، چھڑانا۔ ناقص یائی۔ قولہ دعا علیہ بمعنی بد دعا کی۔ کیونکہ دعا کا صلہ جب علیٰ آتا ہے تو بد دعا کے معنی دیتا ہے۔ قولہ عاش ماضی از ضرب۔ مصدر عیشًا وعیشۃً ومعاشًا ومعیشًا ومعیشۃً وعیشوشۃً۔ بمعنی زندہ رہنا۔ عَیَّشَہٗ از تفعیل واعاشہٗ از افعال زندہ رکھنا۔ اجوف یائی۔ قولہ استفتیٰ ماضی از استفعال مصدر الاستفتاء بمعنی فتویٰ طلب کرنا۔ قولہ قشر بمعنی چھلکا، لباس ج قشور قشرًا از نصر و ضرب۔ وقشّرہ از تفعیل کھال یا چھال اتارنا۔ قشرًا از سمع موٹی کھال والا ہونا۔ قولہ بطیخ بمعنی خربوزہ خربوزہ کی بیل واحد بطیخۃ۔ رساتیق یہ رستاق کی جمع ہے بمعنی دیہات اور رُستاق روستا کا معرب ہے۔

ففعل ذلك فرأى ليلة السبت فى المنام ابويه يعانقانه ويقولان له يا ولدنا عملت معنا كل شئ من وجوه الخير حتى اطعمتنا البطيخ وكنا نشتهيه فرضى الله عنك۔ ورأى امير خراسان اباه فى المنام فقال له يا امير فقال لا تقل يا امير فان الامارة قد ذهبت ولكن قل يا اسير وانما يا بنى اذا اكلت اللحم فاطعمنا منه بان تطرحه بين السنانير والكلاب واجعل ثوابه لنا فانا نشتهيه ولذلك يقال ان الارواح يجتمعون فى كل ليلة جمعة فى منازلهم يرجون دعاء الاحياء وصدقاتهم۔

حکایت[۵]: حكى انه كان فى زمن مالك بن دينار مجوسيان يعبدان النار فقال الاصغر لاخيه الاكبر ايها الاخ انك عبدت هذه النار ثلاثا وسبعين سنة وانا عبدتها خمسا وثلثين سنة فتعال ننظر هل تحرقنا كما تحرق غيرنا ممن لم يعبدها فان لم تحرقنا عبدناها والا فلا۔

مطلب خیز ترجمہ:- چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد اس نے شنبہ کی رات اپنے ماں باپ کو اس کے ساتھ معانقہ کرتے ہوئے اور اس کو یہ کہتے ہوئے دیکھا کہ اے ہمارے لڑکے نیکی کے جتنے طریقے ہیں تم نے ہمارے ساتھ ان سب کو برتا۔ یہاں تک کہ تم نے ہم کو خربوزہ بھی کھلایا اور ہم اس کی خواہش رکھتے تھے۔ سو اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو۔ اور خراسان کے امیر نے اپنے باپ کو خواب میں دیکھا سو اس نے کہا یا امیر باپ نے کہا یا امیر نہ کہو۔ کیونکہ امارت تو جاتی رہی۔ بلکہ یا اسیر کہو۔ اور (فرمایا) اے میرے پیارے بیٹے جب تم گوشت کھاتے ہو تو اس میں سے ہم کو بھی کھلاؤ اس طور پر کہ گوشت کو بلیوں اور کتوں کے سامنے ڈالدیا کرو اور اس کا ثواب ہمارے واسطے بخشو۔ کیونکہ ہم اس کی خواہش رکھتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ہر جمعرات میں روحیں اپنی منزل میں جمع ہوتی ہیں اور زندوں کی دعا اور صدقوں کی امید رکھتی ہیں۔ منقول ہے کہ مالک بن دینارؒ کے زمانہ میں دو آتش پرست تھے (ایک دن) چھوٹے بھائی نے اپنے بڑے بھائی سے کہا کہ اے بھائی تم نے اس آگ کو تہتر برس تک پوجا ہے اور میں نے پینتیس برس تک پوجا ہے۔ پس آؤ ہم دیکھیں کہ آیا یہ آگ ہم کو اسی طرح جلا دیتی ہے جس طرح ہمارے علاوہ ان لوگوں کو جلاتی ہے جنہوں نے اس کو نہیں پوجا ہے۔ اگر وہ ہم کو نہ جلائے تو ہم اس کی پوجا کریں گے ورنہ نہیں۔

تحقیقات: قولہ یعانقان مضارع تثنیہ مذکر غائب از مفاعلہ مصدر المعانقۃ والعناق بمعنی بغلگیر ہونا گلے لگانا۔ قولہ سنانیر سنور کی جمع ہے بمعنی بلی۔ قولہ نشتہی مضارع جمع متکلم از افتعال مصدر الاشتہاء بمعنی خواہش کرنا، رغبت شدید کرنا۔ مادہ شہو ناقص واوی۔ شہو الطعام لذیذ ہونا از کرم۔ قولہ مالک بن دینار۔ یہ بصرہ کا رہنے والا ہے۔ اور کنیت ابو یحییٰ تھی۔ عابد اور صدوق تھے۔ فن حدیث کے رواۃ میں طبقۂ خامسہ میں سے تھے اور ۱۳۰ھ میں انتقال فرما گئے۔ قولہ مجوسیان۔ یہ مجوسی کا تثنیہ ہے بمعنی آتش پرست یا آفتاب پرست ج مجوس۔ اور مجوسی کا اطلاق کبھی جادوگر اور فلسفی پر بھی ہوتا ہے۔ مجس از تفعیل بمعنی مجوسی بنانا اور تفعل سے بمعنی مجوسی ہونا۔

فاوقد نارا ثم قال الاصغر لاخیه هل تضع یدك قبلی ام انا قبلك فقال له ضع انت فوضع الاصغر یده فحرقت اصبعه فنزع یده وقال آه عبدتك کذا وکذا سنة وانت توذینی ثم قال یا اخی تعال نعبد من لو اذنبنا وترکناه خمس مائة سنة لتجاوز عنا بطاعة ساعة واحدة واستغفار مرة واحدة فاجابه اخوه الی ذلك وقال نذهب الی من یدلنا علی الصراط المستقیم فاجتمع رایهما ان یذهبا الی مالك بن دینار فقصداه فرایاه فی سواد البصرة قد جلس للعامة یعظهم فلما وقع بصرهما علیه وقال الاخ الاکبر لاخیه قد بدالی ان لا اسلم وقد مضیٰ اکثر عمری فی عبادة النار فاذا اسلمت عیرنی اهل بیتی

مطلب خیز ترجمہ: چنانچہ اس نے آگ جلائی اور چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کو کہا کیا تم اپنا ہاتھ مجھ سے پہلے (آگ پر) رکھوگے یا میں تم سے پہلے رکھوں؟ بڑے بھائی نے کہا تم ہی (پہلے) رکھو۔ چنانچہ چھوٹے بھائی نے اپنا ہاتھ رکھا اور اس کی انگلی جل گئی۔ پس اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور کہا افسوس! میں نے اتنے اتنے برس تیری پوجا کی۔ اور تو مجھے ایذا دیتی ہے۔ پھر کہا اے بھائی آؤ ہم ایسی ذات کی عبادت کریں کہ اگر اس کا گناہ کریں اور اس کو پانچ سو برس تک چھوڑ دیں تو وہ ایک گھڑی کی عبادت اور ایک مرتبہ استغفار کی بدولت ہم سے درگذر فرمادیں۔ سو اس کے بھائی نے یہ استدعا منظور کی اور کہا ہم ایسے شخص کی خدمت میں چلیں جو ہم کو راہ راست دکھلائے۔ چنانچہ دونوں کی رائے متفق ہوئی کہ وہ مالک بن دینارؒ کی خدمت میں جائیں۔ پس انہوں نے اس کا قصد کیا اور ان دونوں نے مالک بن دینار کو بصرہ کی دیہات میں دیکھا کہ وہ عام لوگوں کے گھیرے میں بیٹھ کر ان کو وعظ کر رہے ہیں۔ جب دونوں بھائیوں کی آنکھ مالک بن دینار پر پڑی تو بڑے بھائی نے اپنے (چھوٹے) بھائی کو کہا میری رائے اس پر قرار پائی کہ میں مسلمان نہ ہوں۔ کیونکہ میری زیادہ عمر آتش پرستی میں گذری ہے۔ پس جب میں مسلمان ہوں گا تو میرا کنبہ مجھے ملامت کریگا۔

تحقیقات: قولہ آہ کلمۂ حسرت وافسوس۔ آہ از نصر اھًّا واھَّۃً واِھَّۃً واَھَہَ وتَأھَّہَ بمعنی آہ آہ کرنا مہموز فا اور مضاعف ثلاثی۔ قولہ توذین مضارع واحد مونث حاضر از افعال مصدر الایذاء بمعنی تکلیف پہونچانا۔ مہموز فا اور ناقص یائی سے جنس مرکب ہے۔ قولہ اذنبنا ماضی جمع متکلم از افعال۔ اذنب الرجل بمعنی گنہگار ہونا تجاوز ماضی واحد مذکر غائب از تفاعل مصدر تجاوز۔ بصلہ عن بمعنی چشم پوشی کرنا اور معاف کرنا اور بصلہ فی بمعنی افراط کرنا۔ یدل مضارع واحد مذکر غائب از نصر مصدر الدَّلالۃ والدُّلولۃ والدَّلیلی۔ بصلہ الی وعلی راستہ دکھانا۔ رہنمائی کرنا۔ دلاًّ ودَلالًا از ضرب ودللًا از سمع ناز ونخرہ کرنا۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ رای بمعنی رائے، اعتقاد۔ تم کہتے ہو رأی کذا۔ میرا اعتقاد ایسا ہے۔ تدبیر کی رسائی ج آراء وأرآء ارأی وارْءاءُ۔ عقل ورائے والا ہونا۔ مہموز عین اور ناقص یائی سے جنس مرکب ہے۔
قولہ سواد البصرۃ۔ بمعنی بصرہ کے اردگرد آبادیاں۔ کیونکہ سواد البلدۃ کے معنی شہر کے اردگرد آبادیاں ہیں۔
قولہ عیّر ماضی از تفعیل مصدر التعییر بمعنی عار کی طرف نسبت کرنا، فعل کی برائی بیان کرنا۔ یُعیّرُ اسی سے مضارع منصوب بان ہے۔ جمع مذکر غائب۔ اجوف یائی۔

والنار احب الیّ من ان یُعیّرونی فقال له الاصغر لا تفعل فان تعییرهم وقتا یزول
وان النار ابداً لا یزول فلم یستمع الیه فقال له شانك وما ترید یا شقی فرجع
الاکبر وجاء الاصغر الی مالك بن دینار مع اولاده وامرأته وجلسوا عنده
حتی فرغ من مجلسه فقام الیه واخبره بالقصة وسأله ان یعرض علیه الاسلام
وعلی اولاده وامرأته فعرض علیهم الاسلام ثم اراد الشاب ان یرجع باهله
فقال له مالك حتی اجمع لك شیئاً من اصحابی فقال لا ارید شیئاً ثم انصرف
ودخل الخربة فوجد فیها بیتا معمورا فنزل فیه فلما اصبح قالت امرأته اذهب
الی السوق واطلب عملاً واشترلنا باجرتك شیئا ناکله فذهب الی السوق
فلم یستاجره احد فقال فی نفسه اعمل الله تعالیٰ فدخل خربة اُخریٰ وصلّی فیها الی المغرب
ثم ذهب الی منزله صفر الید. فقالت له امرأته لم تاتنا بشیئ.

مطلب خیز ترجمہ: اور میرے نزدیک ملامت کے مقابلہ میں آگ زیادہ پسندیدہ ہے۔ چھوٹے بھائی نے کہا کہ تم ایسا نہ کرو اس لئے کہ لوگوں کی ملامت ایک وقت زائل ہوجائیگی اور آگ کبھی زائل نہ ہوگی۔ لیکن بڑے بھائی نے نہیں سنا اور چھوٹے بھائی نے کہا اے بدبخت تو اپنے ارادہ کا مالک ہے جو چاہے کر۔ پس بڑے بھائی واپس ہوگیا اور چھوٹا بھائی اپنی اولاد اور بی بی کے ساتھ مالک بن دینار کی خدمت میں آیا۔ اور سب ان کے پاس بیٹھے یہاںتک کہ وہ اپنی مجلس وعظ سے فارغ ہوئے۔ پس یہ شخص ان کے پاس کھڑا ہوا اور ان سے سارا قصہ بیان کیا اور ان سے اپنی ذات پر اور اپنی اولاد پر اور اپنی بی بی پر اسلام پیش کرنے کی درخواست کی۔ سو مالک بن دینار نے ان پر اسلام پیش کیا (پس وہ مسلمان ہوگئے) پھر اس نوجوان مسلم نے چاہا کہ اپنے اہل وعیال کو لیکر واپس جائے۔ مالکؒ نے اس سے فرمایا کہ (اس وقت تک ٹھہرے رہو) کہ میں تیرے واسطے اپنے شاگردوں سے کچھ جمع کردوں۔ اس نے کہا میں کوئی چیز نہیں چاہتا ہوں پھر واپس ہوا اور ایک ویران مقام میں داخل ہوا اور وہاں ایک آباد گھر پایا۔ پس اس میں اترا۔ جب صبح ہوئی تو اس کی بی بی نے اس سے کہا کہ بازار کی طرف جاؤ اور کوئی کام تلاش کرو۔ اور اپنی مزدوری سے ہمارے لئے کوئی چیز خرید لاؤ۔ جس کو ہم کھائیں۔ چنانچہ وہ بازار کی طرف گیا اور کسی نے اس کو مزدوری پر نہیں رکھا۔ سو اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا کام کرونگا۔ پس دوسرے ویران مقام میں داخل ہوا اور اس میں مغرب تک نماز پڑھی پھر وہ خالی ہاتھ اپنے منزل کیطرف گیا پس اس کی بی بی نے اس سے پوچھا کہ تو ہمارے لئے کوئی چیز نہیں لائی!

تحقیقات: قولہ شَقِیّ صفت کا صیغہ بمعنی بدبخت۔ ج اشقیاء از سمع مصدر شَقَاوَةً وشِقَاوَةً وشُقُوَةً وشقاءً وشقاً بدبخت ہونا شَقْوًا از نصر۔ واشقی اللّٰہ فلاناً بدبخت بنانا۔ ناقص واوی۔ قولہ خَرِبَة بمعنی ویران جگہ جمع خَرِبَات وخَرِبٌ۔ قولہ معموراً اسم مفعول بمعنی آباد کیا ہوا۔ عَمَرَ عمراً از نصر آباد ہونا و آباد کرنا۔ قولہ صفر بمعنی خالی کہا جاتا ہے صفر الید بمعنی وہ خالی ہاتھ ہے۔ بیت صفر من المتاع گھر سامان سے خالی ہے۔ الصفر زیرو۔ اہل حساب کا وہ نقطہ جو عدد نہ ہونے پر دلالت کرے۔

فقال لها قد عملت للملك اليوم فلم يعطني شيئا وقال اعطيك غدا فباتوا جياعا فلما اصبح ذهب الى السوق فلم يجد عملا ففعل كما فعل بالامس وذهب الى امرأته صفر اليد وقال لها ان الملك وعدني الى يوم الجمعة فلما اصبح يوم الجمعة ذهب الى السوق فلم يجد عملا ففعل كما سبق فلما كان آخر النهار صلى ركعتين ورفع يديه الى السماء وقال يارب لقد اكرمتني بالاسلام وتوجتني بتاج الهدیٰ فبحرمة هذا الدين وبحرمة هذا اليوم المبارك ارفع نفقة العيال عن قلبي وانا استحي من عيالي واخاف من تغير حالهم لحداثة عهدهم بالاسلام فلما دخل وقت الظهر ذهب الى الجامع وكان غلب على اولاده الجوع فجاء الى بيته شخص وقرع عليهم الباب فخرجت المرأة فاذا هي بشباب حسن الوجه على يده طبق من ذهب مغطى بمنديل من ذهب

مطلب خیز ترجمہ: اس نے جواب دیا کہ میں نے آج بادشاہ کا کام کیا۔ لیکن انہوں نے (آج) کوئی چیز نہیں دی اور فرمایا ہے کہ کل دوں گا۔ چنانچہ بھوک کی حالت میں انہوں نے شب باشی کی۔ جب صبح ہوئی تو پھر وہ بازار کی طرف گیا اور کوئی کام نہیں پایا پس گذشتہ کل کیطرح آج بھی ایسا ہی کیا (یعنی نماز پڑھی) اور اپنی بی بی کی طرف خالی ہاتھ واپس ہوا اور بی بی کو کہا کہ بادشاہ نے مجھ سے جمعہ کے دن تک کا وعدہ کیا ہے۔ پھر جب جمعہ کا دن ہوا تو وہ بازار کی طرف گیا لیکن کوئی کام نہیں پایا۔ سو گذشتہ دنوں کی طرح ایسا ہی کیا۔ اور جب دن ڈھلا تو دو رکعت نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا خدا وندا تونے مجھے اسلام سے بزرگی بخشی اور مجھے ہدایت کا تاج پہنایا۔ پس اس دین کی عزت اور اس روز مبارک کی حرمت سے بال بچوں کے نفقہ (کا غم) میرے دل سے دور فرما (کیونکہ) مجھے بال بچوں سے شرم آتی ہے۔ اور میں انہوں کی حالت بگڑ جانے سے ڈرتا ہوں۔ اس لئے کہ ان کے اسلام کا زمانہ جدید ہے۔ جب ظہر (جمعہ) کا وقت ہوا تو وہ جامع مسجد کی طرف گیا (ادھر) اس کے بال بچوں پر بھوک غالب ہوگئی۔ پس ایک شخص اس کے گھر پر آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا (یہ سنکر) اس کی بی بی نکلی کہ اچانک ایک خوبصورت نوجوان ہے جس کے ہاتھ میں سونے کے رومال سے ڈھانپا ہوا سونے کا ایک طبق ہے۔

تحقیقات: قولہ جیاع یہ جائع وجوعان کی جمع ہے بمعنی بھوکا۔ جوعًا از نصر بمعنی بھوکا ہونا۔ صیغہ صفت جائع وجوعان ہے اور بصلہ الیٰ بمعنی مشتاق ہونا۔ اجوف وادی۔ قولہ توجتنی ماضی واحد مذکر حاضر از تفعیل مصدر التتویج۔ تاج پہنانا۔ مجرد توجا از نصر تاج پہننا۔ اجوف وادی۔ التاج شاہی ٹوپی جمع تیجان۔ قولہ العیال یہ عیل کی جمع ہے۔ عیل الرجل بمعنی گھر کے لوگ جن کا نان ونفقہ واجب ہو۔ مذکر ومؤنث دونوں کو شامل ہے اور عیل کی جمع عیائل وعیائل وعالۃ بھی ہیں۔ اجوف وادی اور یائی دونوں آیا ہے قولہ حداثۃ باب نصر کا مصدر بمعنی نو پیدا ہونا اور جب قدم کے مقابلہ میں بولتے ہیں تو عین کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں جیسے اخذنی ما قدم وما حدث یعنی مجھ کو نئے اور پرانے غموں نے گھیر لیا۔ اس کے علاوہ دوسری جگہ ضمہ نہیں۔ تو نہ قرع ماضی از فتح مصدر قرعًا دروازہ کھٹکھٹانا۔ قولہ مغطیً اسم مفعول از تفعیل مصدر التغطیۃ بمعنی ڈھانپنا، چھپانا۔

فقال لها خذی هذه وقولی لزوجك هذا اجرة عملك فی یومین وان زدت زدناك فاخذت الطبق فاذا فیه الف دینار فاخذت دینارًا واحدًا وذهبت الی الصیرفی وکان ذٰلك الصیرفی نصرانیًا فوزن الدینار فزاد علی المثقال او المثقالین فنظر الی نقشته فعرف انه من هدایا الاٰخرة فقال لها من این لك هذا وفی ای محل وجدت هذا فقصت علیه القصة فقال لها الصیرفی اعرضی علیَّ الاسلام فعرضت فاسلم ثم دفع لها الف درهم وقال لها انفقیها واذا فرغتِ فاعلمینی فاخذت منه واصلحت طعاما فلمّا صلیٰ زوجها المغرب واراد ان ینصرف الی منزله صفر الید بسط مندیلًا وصلیٰ رکعتین وملأ المندیل من التراب وقال فی نفسه اذا سالتنی قلت لها هذا دقیق عملت به

مطلب خیز ترجمہ : اس نوجوان نے عورت سے کہا کہ اس کو لو اور اپنے شوہر سے کہدینا کہ یہ تمہاری دو دن کی مزدوری ہے۔ اگر تم زیادہ کام کرتے تو ہم بھی تم کو زیادہ مزدوری دیتے۔ چنانچہ اس نے وہ طباق لے لیا اور (دیکھا کہ) اچانک اس میں ایکہزار اشرفیاں ہیں پس اس نے ایک اشرفی لیکر صیرفی کے یہاں گئی۔ اور وہ صیرفی نصرانی تھا۔ پس جب اس نے اشرفی کو تولا تو ایک مثقال یا دو مثقال سے زائد ہوئی۔ (اس کے بعد جب) اس نے اس کے نقش کی طرف نظر کی تو پہچان لیا کہ یہ آخرت کے ہدیوں میں سے ہے۔ صیرفی نے اس عورت کو کہا کہ یہ تجھے کہاں سے ملی اور کہاں پائی۔ عورت نے اس سے سارا ماجرا بیان کیا۔ پس صیرفی نے اس سے کہا کہ مجھ پر اسلام پیش کرد۔ تو اس نے اسلام پیش کیا۔ اور صراف مسلمان ہوگیا اس کے بعد صراف نے اس عورت کو ہزار درہم دیئے اور کہا ان کو خرچ کرو اور جب یہ ختم ہوجائیں تو مجھے اطلاع دو۔ اس عورت نے اس سے دراہم لئے اور کھانا طیار کیا۔ جب اس کے شوہر نے مغرب کی نماز پڑھ چکی اور اپنے گھر کیطرف خالی ہاتھ واپسی کا ارادہ کیا تو اس نے رومال بچھایا اور دو رکعت نماز پڑھی اور مٹی سے رومال کو بھر لیا۔ اور جی میں کہا کہ جب بی بی مجھ سے پوچھیگی تو اس سے کہوں گا کہ یہ آٹا ہے اور یہی میرے کام کی مزدوری ہے۔

تحقیقات : قولہ اجرۃ کرایہ، مزدوری ج اُجَرٌ مہموز فا۔ اجرًا از نصر وایجارًا (الرجل علی کذا) بدلہ دینا، مزدوری دینا۔ قولہ صیرفی بم روپے پیسے کی تجارت کرنے والا ج صَیَارِفَۃٌ۔ قولہ نصرانیًا بم شہر ناصرہ کی طرف منسوب ہے وہ لوگ جو حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے متبع ہیں ج نصاریٰ۔ مؤنث نصرانیۃ۔ قولہ المثقال تولنے کے اوزان۔ مثقال الشیئ چیز کا وزن یا چیز کی ترازو ج مثاقیل۔ اور مثقال عرف میں ڈیڑھ درہم کے وزن کا ہوتا ہے۔ کبھی کم اور کبھی زیادہ۔ ثقل سے ماخوذ ہے۔ ثقالۃً وثقلاً از کرم بھاری ہونا۔ صفت ثقیل۔ اصلحت ماضی واحد مؤنث غائب۔ از افعال مصدر الاصلاح درست کرنا۔ قولہ دقیق باریک، مشکل معاملہ، تھوڑا آٹا۔ یہاں معنی آخر مراد ہیں ج اَدِقَّۃٌ واَدِقَّاءُ مؤنث دقیقۃٌ

ثم جاء الیٰ منزلہ فلما دخل الیہ وجدہ مفروشاً مھیّاءً ووجد رائحۃ الطعام فوضع المندیل
عند الباب کیلا تشعر امرأتہ بہ ثم سألھا عن حالھا وعما رأی فی المنزل فقصت علیہ القصۃ
فسجد للّٰہ شکراً فسألتہ عما جاء بہ فی المندیل فقال لھا لا تسألینی عنہ ثم ذھب الی
المندیل واراد ان یرمی التراب الذی فیہ ففتحہ فراٰہ دقیقا باذن اللّٰہ فسجد
ثانیا شکراً للّٰہ عزوجل علی ما اکرمہ بہ وعبد اللّٰہ حتی توفاہ رحمہ اللّٰہ۔

حکایت: حکی انہ کان فی بیت علی رضی اللّٰہ عنہ خمسۃ انفس۔

مطلب خیز ترجمہ: پھر وہ اپنے گھر کو پہونچا۔ اور جب گھر میں داخل ہوا تو اسے فرش سے آراستہ پیراستہ پایا اور کھانے کی خوشبو سونگھی۔ پس اس نے رومال کو دروازہ کے پاس رکھدیا تاکہ اس کی بی بی کو اس کی خبر نہ ہو پھر بی بی سے اس کا حال پوچھا اور جو کچھ گھر میں دیکھا تھا (اس کی بھی کیفیت دریافت کی) چنانچہ بی بی نے پورا قصہ بیان کیا۔ پس اس نے اللہ تعالیٰ کا سجدہ شکر ادا کیا۔ اور بی بی نے بھی اسکی کیفیت پوچھی جو رومال میں لایا تھا۔ اس نے کہا اس کا حال مجھ سے نہ پوچھو۔ پھر وہ رومال کیطرف گیا اور چاہا کہ جو مٹی رومال میں ہے اس کو پھینکدے (جب) اس کو کھولا تو دیکھا کہ وہ بحکم الٰہی آٹا ہے۔ چنانچہ دوبارہ اللہ بزرگ و برتر کا سجدۂ شکر ادا کیا اس چیز پر جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بزرگی بخشی۔ اور برابر اللہ کی عبادت کرتا رہا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو وفات دیدی یعنی مرتے دم تک عبادت کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے
منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں پانچ آدمی تھے۔

تحقیقات: قولہ مفروش اسم مفعول از نصر و ضرب مصدر فرشاً وفراشاً۔ بچھانا۔ قولہ مھیّئاً اسم مفعول از تفعیل مصدر التھیئۃ بمعنی درست کرنا، تیار کرنا۔ قولہ رائحۃ رائح کا مؤنث بمعنی بو۔ جمع رائحات وروائح۔ قولہ علی رضؓ نام علی۔ لقب اسد اللہ، حیدر اور مرتضیٰ کنیت ابو الحسن اور ابو تراب والد کا نام ابو طالب۔ والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد بن ہاشم۔ آپ نجیب الطرفین ہاشمی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی چچا کے بیٹے ربیب اور داماد تھے۔ بعثت نبویؐ کے دس سال پہلے پیدا ہوئے۔ لڑکوں میں سب سے پہلے آپ نے ایمان لایا۔ ہجرت کے دوسرے سال حضرت سیدہ فاطمہ رضؓ سے آپ کا نکاح ہوا۔ تبوک کے سوا تمام غزوات میں شریک رہے۔ اور ذو الفقار حیدری کے عظیم القدر کارناموں کا ظہور ہوا۔ درسگاہ نبوت میں مکمل طور پر آپ کی تعلیم ہوئی۔ حضورؐ کا ارشاد ہے انا مدینۃ العلم وعلیؓ بابھا۔ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ میں وزیر و مشیر تھے۔ حضرت عثمانؓ بھی اکثر آپ سے مشورہ لیتے۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد آپ اسلام کے چوتھے خلیفہ ہوئے۔ آپ کی خلافت مورخہ ۲۴۔ ذی الحجہ ۳۵ھ مطابق ۲۳۔ جون ۶۵۶ء سے ۱۷ رمضان ۴۰ھ مطابق ۲۵۔ جنوری ۶۶۱ء تک قائم تھی۔ آپ کی مدت خلافت خانہ جنگی، شورش اور ہنگاموں میں ختم ہوگئی۔ مگر آپ نے اخیر دم تک جس غیر معمولی ہمت واستقلال وعدیم النظیر عزم وثبات کے ساتھ حمایت حق میں تمام مشکلات ومصائب کا مقابلہ کیا وہ تاریخ اسلام میں رہتی دنیا تک یادگار رہیگا۔ باب مدینۃ العلم باتفاق علماء کرام اسلام میں سب سے پہلے مصنف ہیں۔ جمعہ ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو اخیر شب فجر کی نماز کیلئے مسجد کی طرف جاتے وقت ابن ملجم شبیب اور وردان کی تلوار سے زخمی ہوئے اور اسی زخم سے پیکر تسلیم شاہ ولایت پناہ نے وصال فرمایا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ۵

هو وفاطمة والحسن والحسين والحارث فمكثوا المريا كلوا ثلثة ايام وكان لفاطمة ازار فدفعته الى علي رضي الله عنه ليبيعه فباعه بستة دراهم وتصدّق بها على الفقراء فلقيه جبرئيل في صورة ادمي ومعه ناقة من نوق الجنة

مطلب خیز ترجمہ: وہ خود (یعنی حضرت علیؓ) اور حضرت فاطمہؓ اور حسنؓ وحسینؓ اور حارث رضی اللہ عنہم (ایک مرتبہ) ان کو تین دن تک کھانے کی کوئی چیز نہیں ملی۔ اور حضرت فاطمہؓ کا ایک تہبند تھا۔ انہوں نے اسکو حضرت علیؓ کا حوالہ کیا تاکہ وہ اس کو فروخت کریں۔ چنانچہ انھوں نے اس کو چھ درہم سے بیچا اور ان داموں کو فقراء پر صدقہ کر دیا۔ اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام ان سے آدمی کی صورت میں ملے اور ان کے ساتھ جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی تھی۔

تحقیقات: قولہ فاطمۃ نام فاطمہؓ لقب زہرا اور سیدۃ نساء اہل الجنۃ۔ نبوت کے پانچویں سال آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ اور حضورؐ کی حضرت خدیجہ سے آپ سب سے چھوٹی لڑکی ہیں۔ بچپن ہی سے آپ کے اخلاق حسنہ کی روشنیاں چمکتی رہیں۔ دوسرے بچے اور بچیوں کی طرح بیہودہ کھیل کود اور لایعنی بات کی طرف آپ کا میلان بالکل نہ تھا۔ حضورؐ نے آپ کی شادی حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کی ہے۔ آپ سے پانچ اولاد ہوئے۔ تین لڑکے۔ سیدنا حضرت امام حسنؓ سیدنا امام حسین اور سیدنا محسن اور دو لڑکیاں یعنی زینب اور ام کلثوم۔ ۱۱ھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد آپ بھی انتقال فرما گئیں۔ دولتِ فاطمیہ آپ ہی کی طرف منسوب ہے۔

قولہ حسنؓ۔ نام حسن بن علیؓ۔ والدہ ماجدہ کا نام فاطمہؓ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہے۔ ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ مطابق ۶۲۴ء کو مدینہ منورہ میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ آپ کو یہ فخر حاصل ہے کہ آپ کی ولادت کے بعد اپنے مفخر کائنات نانا سید الکونین ؐ نے نواسے کی کان میں اذان اور اقامت کہی۔ آپ کی تمام تعلیم وتربیت اپنے نانا سید الانبیاء اور اپنے برگزیدہ والدین ماجدین سے ہوئی۔ آپ اور آپ کے بھائی حضرت حسینؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سید شباب اہل الجنۃ سے ملقب فرمایا۔ ہجرت کے چالیسویں سال اپنے والد ماجد کی شہادت کے بعد آپ منصب خلافت پر جلوہ افروز ہوئے اور ۲۲ رمضان المبارک ۴۰ھ کو مسلمانوں نے آپ کے دست مبارک پر بیعت کی یزید بن معاویہؓ نے خفیہ طور پر جعدہ بنت اشعث زوجہ حسنؓ سے کہلا بھیجا کہ اگر حسنؓ کے قتل میں تیرا کوئی حیلہ کارگر ہو جائے تو میں تجھے ایک لاکھ درہم انعام دوں گا۔ اور تجھے اپنے نکاح میں لیلوں گا چنانچہ جعدہ نے آپ کو زہر دیدیا جس کی وجہ سے ۵۰ھ مطابق ۶۷۰ء آپ مرتبہ عالیہ شہادت پر فائز ہوئے۔ جناب سیدۃ النساء کے پہلو میں آپ کو دفن کیا۔

قولہ حسینؓ۔ حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کے جگر گوشہ تھے۔ نہایت عابد وزاہد بندہ نواز اور کثرت سے حج کرنے والے تھے۔ آپ کی ولادت مورخہ ۵ شعبان ۴ھ کو مدینہ میں ہوئی۔ آپ نے چھ برس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر سایہ پرورش پائی۔ اس کے بعد والدہ ماجدہ کے ہمراہ رہے۔ آپ کے فضائل میں بکثرت احادیث مروی ہیں۔ سید شباب اہل الجنۃ ہیں۔ آپ کی شہادت بقول اصح جمعہ (یا ہفتہ) کے دن یوم عاشورہ ۱۰ محرم ۶۱ھ کو میدان کربلا میں واقع ہوئی۔

قولہ ازار ہر وہ چیز جو تم کو چھپالے، چادر، تہبند جمع آزرۃ وازُرٌ۔ تأزّر واتّزر وائتزر۔ ازار پہننا۔ مجرد آزر بالشئ احاطہ کرنا۔ از ضرب مھموز فا۔ قولہ لقی از سمع مصدر لقاءً ولقاءۃً ولِقایۃً ولَقایۃً ولُقیا ناً ولَقیاناً بمعنی ملاقات کرنا، استقبال کرنا ناقص یائی۔ قولہ جبرئیل۔ ایک فرشتہ کا نام جو وحی الہی لانے پر مؤکل تھے اور ان کو جبریل بھی کہتے ہیں۔ قولہ ناقۃ بمعنی اونٹنی جمع نوقٌ ونُوقٌ والوُق وأنوُقٌ وأوْنُقٌ وأيْنُقٌ ونِيَاقٌ وناقاتٌ وانواقٌ جمع الجمع أيانق ونياقات

فقال لہ یا ابا الحسن اشترمنی ھذہ الناقۃ فقال لہ لیس معی ثمنھا قال بالنسیئۃ قال بکم تبیعھا قال بمائۃ درھم فاشتراھا منہ بذٰلک واخذ بزمامھا وذھب فاستقبلہ میکائیلؑ علی صورۃ اعرابی فقال لہ اتبیع ھٰذہ الناقۃ یا ابا الحسن قال نعم قال بکم اشتریتھا قال بمائۃ درھم قال انا اشتریتھا بربح ستین درھما فباعھا لہ بذلک فدفع لہ المائۃ وستین درھما فاخذھا وذھب فلقیہ بائعھا الاول وھو جبرئیلؑ فقال لہ قد بعت الناقۃ یا ابا الحسن قال نعم قال فاعطنی حقی فدفع لہ المائۃ وبقی معہ الستون درھما فذھب ھا الی بیتہ عند فاطمۃ رضی اللہ عنہا فصبھا بین یدیھا فقالت لہ من این لک ھٰذا فقال تاجرت مع اللہ بستۃ دراھم فاعطانی ستین درھما لکل درھم عشرۃ دراھم۔

مطلب خیز ترجمہ: حضرت جبرئیلؑ نے حضرت علیؓ سے کہا اے ابوالحسن (کنیت حضرت علیؓ) مجھ سے یہ اونٹنی خرید لیجئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میرے پاس اس کی قیمت نہیں ہے۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا ادھار سے خرید لئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کتنے کو بیچوگے۔ جبرئیل نے کہا سو درہم سے چنانچہ حضرت علیؓ نے سو درہم کو ان سے وہ اونٹنی خریدی اور اس کی مہار پکڑی اور چل بسے۔ اس کے بعد حضرت میکائیلؑ ایک اعرابی کی صورت میں سامنے آیا اور کہا اے ابوالحسن کیا آپ یہ اونٹنی بیچیں گے۔ انہوں نے فرمایا ہاں! میکائیل نے کہا آپ نے اس کو کتنے درہم سے خریدا ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا سو درہم سے۔ میکائیل نے کہا میں ساٹھ درہم نفع پر اس کو خریدتا ہوں چنانچہ حضرت علیؓ نے اس کو ان کے ہاتھ اسی قیمت پر بیچ ڈالا۔ اور میکائیلؑ نے ایک سو ساٹھ درہم ان کے حوالہ کئے اور اونٹنی لی اور چل بسے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ سے پہلا بائع یعنی حضرت جبرائیلؑ ملے۔ اور ان سے کہا اے ابوالحسن آپ نے اونٹنی بیچ ڈالی! آپ نے فرمایا ہاں! حضرت جبرئیلؑ نے کہا مجھے میرا حق دیجئے۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے ایک سو درہم ان کے حوالہ کئے۔ اور ان کے پاس ساٹھ درہم بچ رہے۔ اس کے بعد وہ ان درہموں کو لے کر اپنے مکان کی طرف حضرت فاطمہؓ کے پاس گئے۔ اور ان درہموں کو ان کے سامنے ڈال دیا۔ حضرت فاطمہؓ نے ان سے کہا کہ آپ کو یہ کہاں سے مل گئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میں نے چھ درہم سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ تجارت کی۔ پس اس نے مجھے ساٹھ درہم عطا کئے۔ ہر درہم کے عوض دس درہم عنایت کی۔

تحقیقات: قولہ نسیئۃ بم ادھار، نقد کا ضد۔ قولہ زمام جس سے کوئی چیز باندھی جائے، مہار، باگ، نکیل، لگام۔ ج اَزِمَّۃ۔ قولہ میکائیل۔ ایک فرشتہ کا نام ہے جو مخلوقات کو رزق پہنچانے پر مامور ہے قولہ ربح بم نفع ج اَرْبَاحٌ۔ ربح فی تجارتہ۔ نفع اٹھانا۔ از سمع۔

ثم جاء الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بالقصۃ فقال لہ یاعلی البائع جبریل والمشتری میکائیل والناقۃ مرکب فاطمۃ رضی یوم القیامۃ ثم قال لہ یاعلی أُعطیتَ ثلاثا لم یعطها غیرك۔ لك زوجۃ سیدۃ نساء اهل الجنۃ ولك ولدان هما سیّد اشباب اهل الجنۃ ولك صهر هو سید المرسلین فاشکر اللہ تعالیٰ علیٰ ما اعطاك واحمدہ فیما اولاك۔ واللہ اعلم۔

حکایت ۳۷: حکی عن ابی قلابۃ رح انہ رأی فی المنام مقبرۃ کان قبورها قد انشقت وان امواتها خرجوا منها وقعدوا علیٰ شفیر القبور وکان بین یدی کل واحد منهم طبق من نور ورأی فیما بینهم رجلا من جیرانهم لم یر بین یدیہ نورًا فسألہ وقال لہ مالی لا اریٰ نورًا بین یدیك قال ان لهؤلاء اولادًا واحبّاء یدعون ویتصدقون لهم وهذا النور مما بعثوا الیهم

مطلب خیز ترجمہ: پھر حضرت علی رضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ اور آپ کو قصہ کی اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا اے علی بائع جبریل تھے۔ اور مشتری میکائیل تھے اور وہ اونٹنی قیامت کے دن فاطمہ رضی کی سواری ہوگی۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے علی تم کو تین چیزیں ایسی عنایت فرمائی گئیں کہ تمہارے سوا اور کسی کو نہیں عطا کی گئیں۔ ایک تمہاری بی بی جو جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہے۔ اور دوسرے تمہارے دو لڑکے جو جنتیوں کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔ تیسرے تمہارے خسر جو تمام رسولوں کے سردار ہیں۔ پس تم ان نعمتوں پر اللہ کا شکر کرو جو اس نے تم کو عطا کی ہیں۔ اور ان نعمتوں پر اس کی حمد کرو جو اس نے تم پر احسان کی ہیں۔ واللہ اعلم۔ حکایت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے خواب میں ایک ایسا گورستان دیکھا جس کی قبریں شق ہوگئی تھیں اور ان کے مُردے باہر نکل آئے تھے اور قبروں کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے اور ہر ایک کے سامنے نور کا ایک ایک طباق تھا۔ اور ان کے پڑوسیوں میں سے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے سامنے نور کا طبق نہیں ہے۔ چنانچہ اس سے پوچھا اور کہا کہ کیا بات ہے تمہارے سامنے میں نور نہیں دیکھتا ہوں اس نے کہا کہ ان لوگوں کی اولاد اور احباب ہیں۔ جو ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں اور یہ نور انھیں صدقات اور دعاؤں کی وجہ سے ہے

تحقیقات: قولہ صِہر قرابت، داماد، سسر، بہنوئی، قبر ج اَصْہَار۔ یہاں معنی سوم مراد ہیں۔ مونث صِہرۃ قولہ اولیٰ ماضی از افعال مصدر الایلاء والی مقرر کرنا۔ اولاہ معروفًا کسی پر احسان کرنا اولاہ اسی سے ہے جو تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے۔ ما اولاہ بالمعروف۔ وہ کتنا قیاس ہے اور یہ شاذ ہے اس لئے کہ ثلاثی مزید سے یہ صیغہ نہیں آتا۔ قولہ ابو قلابۃ اس نام کے دو آدمی گذرے ہیں ایک عبداللہ بن زید بن عمرو الجرمی البصری ہیں۔ کنیت ابو قلابہ بھی جو بڑے معتمد علیہ اور دانشمند تھے۔ قضاء کے خوف سے ملک شام سے بھاگ گئے اور وہاں ۱۰۴ھ میں انتقال کر گئے اور دوسرا عبدالملک بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبدالملک الرقاشی ہیں۔ ابو قلابہ ان کا لقب تھا اور کنیت ابو محمد تھی بڑے راست باز تھے چھیاسی سال کی عمر میں ۲۷۶ھ میں انتقال کر گئے۔ شیخ کے قول میں کون صاحب مراد ہیں اس کی پہچان احقر کو حاصل نہیں ہوئی قولہ شفیر ہر چیز کا کنارہ، پلک کی جڑ۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ جیران یہ جار کی جمع ہے پڑوسی۔ اور جار کی جمع جیرۃ وجوار واجوار بھی آتی ہیں۔

وان لی ولداً اغیر صالح لا یدعو لی ولا یتصدق لاجلی فلا نور لی وانی اخجل من جیرانی فلما انتبہ ابو قلابۃ دعا ابن الرجل المیت واخبر بما رأی فقال لہ الابن اما انا فقد تبت ولا اعود الیٰ ماکنت علیہ ثم اقبل علی الطاعۃ والدعاء لابیہ والصدقۃ لاجلہ ثم بعد مدۃ رأی ابو قلابۃ تلک المقبرۃ علیٰ حالھا الاول ورأی بین یدی ذلک الرجل نوراً اعظیما اضوء من الشمس واکمل من نور غیرہ فقال الرجل یا ابا قلابۃ جزاک اللّٰہ عنّی خیراً بقولک نجا ابنی من النیران ونجوت انا من خجلتی بین الجیران والحمد للّٰہ

حکایت: حکی عن اوس الیمانی قال کان رجل لہ اربعۃ اولاد فمرض فقال احدھم لھم اما ان تمرضوہ ولیس لکم من میراثہ شیئ واما ان امرضہ ولیس لی من میراثہ شیئ فمرضہ بذلک الشرط فقیل لہ فی النوم ایت مکانا کذا وخذ منہ مائۃ دینار ولیس فیھا برکۃ فاصبح وذکر ذلک لامرأتہ

مطلب خیز ترجمہ: اور میرا ایک لڑکا ہے جو نیک بخت نہیں ہے۔ وہ نہ تو میرے واسطے دعا کرتا ہے اور نہ صدقہ دیتا ہے۔ سو (اسی وجہ سے) میرے واسطے نور نہیں ہے۔ اور میں اپنے ہمسایوں سے شرمندہ ہوں چنانچہ جب ابو قلابہ بیدار ہوا تو اس میت کے لڑکے کو بلایا اور جو کچھ خواب میں دیکھا تھا اس سے بیان کیا۔ لڑکے نے کہا بیشک میں نے توبہ کی اور جس حالت پر میں پہلے تھا اب اس کی طرف نہ لوٹوں گا۔ پھر وہ اللہ کی عبادت اور اپنے باپ کیلئے دعا اور صدقہ کی طرف متوجہ ہوا پھر ایک مدت کے بعد ابو قلابہ نے اس مقبرہ کو اس کی پہلی حالت پر دیکھا اور اس شخص کے سامنے ایک عظیم نور دیکھا جو آفتاب سے زیادہ روشن اور دوسروں کے نور سے زیادہ کامل تھا۔ پس اس شخص نے کہا اے ابو قلابہ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ ہی کے کہنے سے میرے بیٹے نے آگ سے نجات پائی اور میں نے اپنے ہمسایوں میں شرمندگی سے رہائی پائی اور اللہ کے واسطے سب تعریفیں ہیں۔ اوس یمانی سے منقول ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک آدمی کے چار بیٹے تھے۔ پس وہ بیمار ہوگیا۔ ان لڑکوں میں سے ایک نے کہا کہ یا تو تم باپ کی تیمار داری کرو اور تمہارے لئے انکی میراث میں سے کچھ نہ ہوگا۔ یا تو میں ان کی تیمار داری کرونگا اور میرے لئے ان کی میراث میں سے کچھ نہ ہوگا۔ چنانچہ اس نے اسی شرط پر باپ کی تیمار داری کی۔ (ایک دن) خواب میں اس سے کہا گیا کہ تم فلاں جگہ آؤ اور وہاں سے سو اشرفیاں لے لو۔ لیکن اس میں برکت نہیں ہے۔ پس صبح ہوئی اور اس نے اپنی بی بی سے اس خواب کا تذکرہ کیا۔

تحقیقات: قولہ اخجل مضارع واحد متکلم از سمع مصدر خجلاً بمعنی شرم سے سرگشتہ و بیخود ہونا صفت خجل و خجلان۔ تخجلہ و اخجلہ از تفعیل و افعال۔ شرمندہ کرنا۔ قولہ اضوء اسم تفضیل بمعنی زیادہ روشن۔ ضوءً و ضیاءً از نصر بمعنی روشن ہونا چمکنا اجوف واوی اور مہموز لام قولہ اکمل اسم تفضیل بمعنی زیادہ کامل۔ کمالاً و کمولاً از نصر و سمع و کرم۔ تکمّل و تکامل و اکتمل بمعنی پورا ہونا کامل ہونا۔ قولہ تمرضوا مضارع منصوب بان۔ جمع مذکر حاضر از تفعیل معدر التمریض بمعنی تیمار داری کرنا، مریض کر دینا۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔

فقالت له خذها فابیٰ و فی اللیلة الثانیة قیل له ایت مکانا کذا وخذ منه عشرة دنانیر ولا برکة فیها فشاور امرأته فحرضته علی اخذها فابیٰ و فی اللیلة الثالثة قیل له اذهب الیٰ مکان کذا وخذ منه دینارا وفیه البرکة فذهب الیه واخذه فلما خرج به رأی شخصا یبیع سمکتین فقال له بکم تبیعهما قال بدینار فاخذهما به وذهب بهما الیٰ بیته فشق جوفهما فاذا فی باطن کل منهما درة یتیمة فذهب باحدهما الی الملك فدفع له مبلغا کثیرا ثم قال له هذه لا تصلح الا مع اختها فاعطنیها ونعطیك بما کذا وکذا فذهب واحضرها فاعطاه الملك ما وعده من المال فحصل له ببرکة خدمة والده۔ رحمه الله تعالیٰ۔

حکایت[۳۹] :- حکی ان داؤد علیه السلام قرأ یوما الزبور فرقَّ قلبه عند قرأته

مطلب خیز ترجمہ: بی بی نے کہا کہ اس کو لے لو۔اس نے انکار کیا۔ اور دوسری رات میں اس کو کہا گیا کہ فلاں جگہ آؤ اور وہاں سے دس اشرفیاں لے لو۔ لیکن اس میں بھی برکت نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی بی بی سے مشورہ کیا۔ پس بی بی نے اشرفیوں کے لینے پر اس کو برانگیختہ کیا۔ لیکن اس نے پھر بھی انکار کیا۔ اور تیسری رات میں اس کو کہا گیا کہ فلاں جگہ آؤ اور وہاں سے ایک اشرفی لے لو اور اس میں برکت ہے۔ پس وہ شخص وہاں گیا اور اس اشرفی کو لیا۔ جب اس کو لیکر نکلا تو دیکھا کہ ایک شخص دو مچھلیاں بیچ رہا ہے اس نے مچھلی بیچنے والے سے کہا کہ تم ان دونوں مچھلیوں کو کتنے میں بیچتے ہو؟ اس نے کہا کہ ایک اشرفی میں۔ چنانچہ اس نے ان دونوں مچھلیوں کو ایک اشرفی سے لے لیا اور اپنے گھر لے گیا۔ پس ان کا پیٹ چاک کیا تو ناگاہ ہر ایک کے پیٹ میں ایک ایک بے بہا اور انوکھا موتی ہے۔ پس وہ شخص ان میں سے ایک کو بادشاہ کی طرف لے گیا۔ بادشاہ نے اس کو اس موتی کے بدلہ میں بہت سے روپئے دیئے اور کہا کہ یہ موتی اپنے جوڑے بغیر درست نہ ہوگا۔ سو اس کا جوڑا بھی مجھے دے دو اور میں اس کے بدلہ میں اس قدر روپئے دوں گا۔ اس کے بعد وہ گیا اور دوسرا موتی بھی حاضر کیا۔ بادشاہ نے جو مال دینے کا وعدہ کیا تھا اس کو دیدیا پس اس کو اپنے باپ کی خدمت کی برکت سے یہ دولت ملی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔ حکایت منقول ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے ایک دن زبور کی تلاوت فرمائی۔ اور تلاوت کیوقت ان کا دل نرم ہوگیا۔

تحقیقات: قولہ شاور۔ ماضی از مفاعلہ مصدر المشاورة بمعنی مشورہ طلب کرنا۔ قولہ حرضت ماضی واحد مؤنث غائب از تفعیل مصدر التحریض بمعنی برانگیختہ کرنا۔ اور بصلہ علیٰ مستعمل ہے قولہ شق ماضی از نصر مصدر الشق پھاڑنا۔ قولہ جوف بمعنی پیٹ ج اجواف قولہ مبلغ بمعنی روپے پیسے کی مقدار ج مبالغ۔ قولہ زبور بمعنی فرشتہ، گروہ، کتاب۔ ج زُبُر۔ یہاں وہ کتاب مراد ہے جو حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی۔ قولہ رق ماضی از ضرب مصدر الرقة بمعنی پتلا ہونا، نرم ہونا بصلہ لام زحم کرنا۔ مضاعف ثلاثی۔

فقال فی نفسه لیس فی الدنیا اعبد منی فاوحی اللہ تعالیٰ الیہ یاداود اصعد الی جبل کذا لتریٰ رجلاً زرّاعًا یعبد فی سبع مائۃ عام ویعتذر من ذنب فعلہ لیس بذنب عندی وذلك انہ مر یومًا علیٰ سطحٍ وکانت والدتہ تحت السطح فاصابہا شئ من التراب من مشیہ وانہ اعبد منك فاذھب الیہ وبشرہ بالمغفرۃ منی فذھب داوٗد الی الجبل واذا رجل نحیف جدًّا قد ظھر عظمہ من العبادۃ وراٰہ محرمًا بالصلوٰۃ فلما فرغ سلم داوٗد علیہ فرد علیہ السلام وقال لہ من انت قال انا داوٗد فقال لو علمت انك داوٗد ما رددت علیك السلام لما وقع منی من الزلۃ وتفرغت للصعود علی الجبل ولم تستغفر اللہ۔

مطلب خیز ترجمہ: پس انہوں نے اپنے جی میں سوچا کہ دنیا میں مجھ سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد فلاں پہاڑ پر چڑھو تاکہ تم ایک کاشتکار کو دیکھو گے جو سات سَو برس تک میری عبادت کرتا ہے۔ اور (پھر بھی) اپنے ایک کام سے عذر خواہی کرتا ہے جو میرے پاس گناہ نہیں ہے اور وہ کام یہ ہے کہ وہ شخص ایک دن ایک چھت پر گزرا اور اس کی ماں چھت کے نیچے تھی۔ اور اس کے چلنے سے اس کی ماں پر کچھ مٹی گری۔ اور وہ تم سے زیادہ عبادت کرنے والا ہے۔ چنانچہ تم اس کی طرف جاؤ اور اس کو میری طرف سے مغفرت کی خوشخبری دو پس حضرت داؤد علیہ السلام پہاڑ کی طرف چلے۔ (تو دیکھا) کہ ناگاہ ایک نہایت دبلا پتلا آدمی موجود ہے۔ اور عبادت (کی مشقت) سے اس کی ہڈیاں ظاہر ہوگئی ہیں۔ اور داؤد علیہ السلام نے اس کو دیکھا کہ وہ نماز میں مشغول ہے۔ پس جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت داؤد علیہ السلام نے اس کو سلام کیا اور اس نے سلام کا جواب دیا اور پوچھا کہ تو کون ہے؛ حضرت داؤد علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں داؤد ہوں۔ اس نے کہا کہ اگر میں جانتا کہ آپ داؤد ہیں تو میں آپ کے سلام کا جواب نہیں دیتا۔ اس گناہ کی شرم سے جو مجھ سے صادر ہوئی ہے۔ اور میں پہاڑ پر چڑھنے کے لئے فارغ ہوگیا ہوں اور آپ نے بھی میرے لئے استغفار نہیں کیا۔

اور اگر عبارت میں "لما وقع منی" کی بجائے "وقع منک" ہو اور "تفرغت" کو صیغۂ حاضر مانا جائے۔ تو ترجمہ اسطرح ہوگا کہ اس لغزش یا گناہ کی وجہ سے جو آپ سے صادر ہوگیا ہے اور آپ پہاڑ پر چڑھنے کے لئے فارغ ہوئے اور اب تک استغفار نہیں کیا ہے۔ لیکن نسخۂ متداولہ اس کی مساعدت نہیں کرتی ہے۔

تحقیقات: قولہ زرّاع صیغۂ مبالغہ۔ بم بہت کھیتی کرنے والا، چغلخور (کیونکہ وہ بھی لوگوں کے دلوں میں کینہ بو دیتا ہے) یہاں معنی اول مراد ہیں۔ ج زرّاعون وزرّاعۃ۔ زرَعَ از فتح وازدرَعَ از افتعال بم بونا، بیج ڈالنا۔ قولہ بشّر امر واحد مذکر حاضر از تفعیل مصدر التبشیر بم خوش کرنا، خوشخبری دینا۔ قولہ نحیف صیغۂ صفت بم دبلا ج نحفاء ونحاف نحافۃ از سمع وکرم بم لاغر ہونا یا خلقۃً دبلا ہونا۔ قولہ محرم اسم فاعل از تفعیل مصدر التحریم بم حرام کرنا۔ حرّم الصلوٰۃ بم نماز کا تحریمہ باندھنا۔ قولہ زلّۃ بم لغزش۔ زلاً از ضرب وسمع بم پھسل کر گرنا۔ مضاعف ثلاثی۔

فو اللہ قد مررت علی سطح وکانت والدتی تحتہ فنزل علیھا شیئ من تراب السطح بمشی علیہ فخرجت ولی سبعمائۃ سنۃ فلا ادری اساخطۃ علیّ ام راضیۃ ومع ذلک استغفر اللہ لظنی انھا ساخطۃ علیّ لیرضی عنّی ربی وترضی عنّی والدتی وانا علی ذلک سبع مائۃ سنۃ لا تفرغ للاکل ولا للشراب مخافۃ عذاب اللہ تعالیٰ فاذھب عنی فقد منعتنی من العبادۃ فقال لہ ان اللہ بعثنی الیک لاخبرک انہ غفر لک وھو راضٍ عنک وان والدتک خرجت من الدنیا وھی راضیۃ عنک وانھا لم تکن تحت السطح الذی مشیت علیہ ولم یصبھا تراب فلما سمع الرجل ذلک قال واللہ لا احب الحیوٰۃ بعد ھٰذا فسجد وقال ربّ اقبضنی الیک فمات من ساعتہ رحمہ اللہ تعالیٰ

حکایت: حکی عن عطاء بن یسار ان قومًا سافروا ونزلوا فی بریۃ فسمعوا نھیق حمارٍ متواترًا فاسھرھم۔

مطلب خیز ترجمہ: قسم بخدا میں چھت پر گزرا اور میری ماں اس کے نیچے تھی۔ اور چھت پر چلنے سے چھت کی مٹی سے کچھ ان پر گری اس لئے میں گھر سے نکلا اور مجھے سات سو برس گذر گئے مجھے معلوم نہیں کہ وہ مجھ سے ناخوش ہے یا خوش ہے۔ اور اس کے باوجود میں اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اس گمان سے کہ وہ مجھ سے ناراض ہے۔ تاکہ میرا پروردگار مجھ سے خوش ہو جائے اور میری ماں بھی مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور میں اس حالت پر سات سو برس سے ہوں اللہ تعالیٰ کے عذاب کے خوف سے خورد نوش پر راغب نہیں ہوں۔ پس آپ میرے پاس سے جائیے کیونکہ آپ نے مجھے اللہ کی عبادت سے روک دیا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تجھے بشارت دوں کہ اس نے تیرا قصور معاف کر دیا ہے اور وہ تجھ سے راضی ہے اور تیری ماں دنیا سے رحلت کر گئی۔ حالانکہ وہ تجھ سے راضی تھی۔ اور وہ اس چھت کے نیچے نہ تھی جس پر تو چلا تھا۔ اور نہ اس پر مٹی گری۔ جب اس نے یہ بات سنی تو کہا کہ خدا کی قسم اس کے بعد میں زندگی کو پسند نہیں کرتا ہوں۔ پس اس نے سجدہ کیا اور کہا خداوندا میری روح قبض کر کے مجھے اپنے پاس بلا لے۔ چنانچہ وہ اسی وقت مر گیا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

عطاء بن یسار سے منقول ہے کہ ایک جماعت نے سفر کیا اور ایک میدان میں اتری۔ پس انہوں نے متواتر گدھے کی آواز سنی۔ جس نے ان کو بیدار کر دیا۔

تحقیقات: قولہ مشیت ماضی واحد مذکر حاضر از ضرب مصدر المشیٔ۔ بمعنی چلنا۔ ناقص یائی۔ قولہ نھیق مصدر از نصر و ضرب و فتح و سمع۔ بمعنی گدھے کا رینکنا۔ صفت ناہق۔ اور اس کا مصدر نھقا ونھاقا ونھاقا آتے ہیں۔ قولہ عطاء بن یسار آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ حضور کی بی بی حضرت میمونہؓ کے غلام تھے مشہور تابعی تھے۔ زیادہ روایت حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے تھے۔ ۹۴ھ کو ۸۴ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ قولہ اسھر ماضی از افعال مصدر الاسھار بمعنی جاگتے رہنا مجرد باب سمع مصدر السھر بمعنی بیدار کرنا، رات بیدار رہنا۔

فانطلقوا ینظرون الیہ واذا ھم ببیت من الشعر فیہ عجوز فقالوا قد سمعنا نھیق حمار اسھرنا ولم نر عندك حمارًا فقالت ھذا ابنی کان یقول لی یا حمارۃ تعالی ویا حمارۃ اذھبی وھکذا فدعوت اللہ ان یصیرہ اللہ حمارًا فلذلك لم یزل ینھق فی کل لیلۃ الی الصباح فقالوا لھا انطلقی بنا الیہ لننظرہ.

فانطلقوا معھا الیہ واذا ھو فی القبر وعنقہ کعنق الحمار فلا حول ولا قوۃ الا باللہ.

حکایۃ: حکی انہ کان فی بنی اسرائیل عابد ضاقت علیہ معیشتہ فخرج الی الصحراء یعبد اللہ ویسألہ ان یعطیہ شیئًا فنودی ذات یوم ایھا العابد مدّ یدك وخذ فمدّ یدہ فوضع علیھا درتان کانھما کوکبان ضیاءً فجاء بھما الی منزلہ وقال لامرأتہ امنّا من الفقر ثم انہ رأی ذات لیلۃ فی منامہ انہ فی الجنۃ فرأی فیھا قصرًا فقیل لہ ھذا قصرك فرأی فیہ اریکتین متقابلتین احدٰھما من الذھب الاحمر والاخریٰ من الفضۃ

مطلب خیز ترجمہ: چنانچہ وہ لوگ (تحقیق کیلیے) چلے تاکہ اس کو دیکھے۔ یکایک ان کو بال کا ایک گھر نظر آیا جس میں ایک بوڑھیا موجود تھی۔ پس ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے گدھے کی آواز سنی جس نے ہم کو بیدار کیا اور تیرے یہاں گدھا نہیں دیکھتے ہیں تو اس بوڑھیا نے ان سے کہا کہ وہ میرا لڑکا ہے جو مجھے کہتا تھا کہ اے گدھیا آ۔ اور اے گدھیا جا۔ اور ایسا ہی (اس کی عادت تھی) پس اس کے حق میں بددعا کی تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو گدھا کر دے۔ چنانچہ اب ہر رات کو صبح تک گدھے کی آواز کرتا ہے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم کو اسکی طرف لے چلو تاکہ ہم اس کو دیکھیں۔ پس سب اس کی طرف چلے (تو کیا دیکھتا ہے) کہ یکایک وہ قبر میں ہے۔ اور اس کی گردن گدھے کی گردن کیطرح ہے۔ فلا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عبادت گزار تھا جس پر معیشت زندگانی تنگ ہوگئی تھی۔ پس وہ میدان کیطرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوا نکلا اور اسے کچھ دینے کا سوال (دعا) کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن اسے آواز دیگئی کہ اے عابد اپنا ہاتھ پھیلا اور لے۔ پس اس نے ہاتھ پھیلایا اور اس پر دو موتی رکھے گئے۔ گویا کہ وہ دونوں روشنی میں ستارے ہیں۔ وہ ان کو لیکر اپنے گھر واپس آیا اور اپنی بی بی کو کہا کہ ہم محتاجی سے بے خوف ہوگئے۔ پھر اس نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے اور اس میں ایک محل دیکھا پس اس سے کہا گیا کہ یہ تیرا محل ہے اور اس میں آمنے سامنے دو تخت دیکھے ایک سرخ سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا ہے۔

تحقیقات: قولہ حمارۃ گدھی۔ یہ حمار کا مؤنث ہے۔ حمار کی دو قسمیں ہیں۔ اہلی اور جنگلی۔ اسی وجہ سے جنگلی کو حمار وحش وحمار الوحش اور الحمار الوحشی کہتے ہیں۔ حمار کی جمع حَمِیْرٌ واَحْمِرَۃٌ وحُمُرٌ وحُمُوْرٌ وحُمُرَاتٌ آتی ہیں اور حمارۃ کی جمع حمائر ہے۔ قولہ انطلقی امر واحد مؤنث حاضر از انفعال۔ انطلق بہ لے جانا۔ انطلق جانا۔ قولہ ضاقت ماضی از ضرب مصدر الضیق بمعنی تنگ ہونا اجوف یائی۔ قولہ امنا ماضی جمع متکلم از سمع مصدر الأمن والامان بمعنی مطمئن ہونا صفت آمن۔ مہموز فاء۔ قولہ اریکتین اریکۃ بمعنی آراستہ ومزین تخت کا تثنیہ ہے جمع ارائکُ واُرُكٌ مہموز فاء۔

وسقفها من اللؤلؤ وقيل له احدهما مقعدك والاخرى مقعد امرأتك فنظر الى سقفهما فاذا فيه موضع خال مقدار درتين فقال ما بال هذا الموضع انه خال فقيل لم يكن خاليا وانت تعجلت فى الدنيا الدرتين وهذا موضعهما فانتبه من منامه باكيا واخبر امرأته بذلك فقالت له عليك ان تدعو الله وتسأله حتى يردهما مكانهما فخرج الى الصحراء وهما فى كفه وصار يدعو الله ويتضرع اليه ان يردهما ولم يزل حتى اخذتا من كفه ونودى ان رددناهما مكانهما فحمد الله على ذلك واثنى عليه

حکایت: حكى ان يزيد بن معاوية قال لاصحابه انه لا يمكن ان يمر على انسان يوم كامل بلا مكروه وغم وانى اريد ان اجعل لى يوما لا ارى فيه ذلك فهيا له مجلسا للهو واتخذ فيه من الرياحين وغيرها ما تفعله الملوك وكانت له جارية احب الناس اليه اسمها حنانة احسن الناس وجها واحسنهم صوتا۔

مطلب خیز ترجمہ: اور ان دونوں کی چھت موتی کی ہے اور اس سے کہا گیا کہ ان میں سے ایک تیرے بیٹھنے کی جگہ ہے اور دوسرا تیری بی بی کی نشستگاہ ہے اس کے بعد اس نے ان کی چھت کی طرف نظر کی (تو دیکھتا ہے) کہ یکایک اس میں دو موتی کی مقدار جگہ خالی ہے پس اس نے پوچھا کہ اس جگہ کا کیا حال ہے کہ خالی (پڑی) ہے جواب دیا گیا کہ وہ جگہ خالی نہیں تھی لیکن تو نے دنیا ہی میں ان دو موتیوں کیلئے جلدی کی یہ انہیں موتیوں کی جگہ ہے۔ چنانچہ وہ خواب سے روتا ہوا بیدار ہوا اور اپنی بی بی کو اس کی خبر دی۔ بی بی نے اس سے کہا تم اللہ سے دعا اور سوال کرتے رہو یہاں تک کہ وہ ان موتیوں کو اپنی جگہ رکھدے پس وہ دونوں موتیوں کو اپنے ہاتھ میں لے کر میدان کی طرف نکلا اور اللہ سے دعا اور اس کی طرف رونا زاری کرنے لگا کہ وہ ان کو اپنی جگہ واپس کردے اور برابر دعا کرتا رہا یہاں تک کہ وہ موتی اس کی ہتھیلی سے پکڑ لئے گئے اور آواز دی گئی کہ ہم نے ان موتیوں کو اپنی جگہ واپس کر دیا۔ پس اس نے اس پر اللہ کا شکر ادا کیا اور اس کی حمد وثنا کی۔

بیان کیا گیا ہے کہ یزید بن معاویہ نے اپنے ساتھیوں سے (ایک دن) کہا کہ کسی انسان پر ایک پورا دن رنج اور غم کے بغیر گذرنا ممکن نہیں ہے اور میں اپنے لئے ایک ایسا دن بنانا چاہتا ہوں کہ اس میں غم واندوہ نہ دیکھوں۔ چنانچہ اس نے شاہانہ ایک لہو ولعب کی مجلس کی تیاری کی اور خوشبودار پھول وغیرہ سے گلدستہ تیار کیا۔ اور اس کی ایک لونڈی تھی جو اسے سب سے زیادہ محبوب تھی جس کا نام حنانہ تھا اور وہ چہرے کے اعتبار سے تمام لوگوں سے حسین تھی اور آواز کے لحاظ سے سب سے زیادہ اچھی تھی۔

تحقیقات: قولہ رددنا ماضی جمع متکلم از نصر مصدر الردّ والمرد۔ واپس کرنا۔ مضاعف ثلاثی۔

قولہ یزید بن معاویہ بن ابو سفیان الاموی۔ کنیت ابو خالد ۲۵ھ مطابق ۶۴۵ء کو پیدا ہوئے ۶۰ھ مطابق ۶۸۰ء کو بنی امیہ کے خلیفہ ثانی ہوئے اپنے باپ امیر معاویہؓ کی زندگی میں قسطنطنیہ پر حملہ کرنے میں شریک ہوئے۔ اس نے ۶۱ھ مطابق ۶۸۰ء کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور جگر گوشے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو کربلا میں شہید کرایا۔ بڑے شرابی تھے۔ ۶۴ھ مطابق ۶۸۳ء کو شہر حمص میں مرگئے۔

قولہ ریاحین یہ ریحان بمعنی ہر ایک خوشبودار پودہ کی جمع ہے۔

فجعلها خلفه تحت الستارة وجعل الندماء امامه وصار ينظر الى الجارية ويلعب معها تارة والى ندمائه تارة لسماع اصواتهم ولم يزل كذلك الى وقت العصر فاحضروا له رمانا فاخذ يجعل حبه على يديه لتاخذه منه الجارية فاخذت واكلت فوقعت حبة في حلقها فماتت لوقتها فحصل له الغم ما لامزيد عليه واستمر على ذلك اربعة ايام ثم مات على معاصيه والله اعلم

حکایت: حكي عن ابي يزيد البسطامي انه عبد الله تعالى سنين كثيرة فلم يجد للعبادة طعمًا ولا لذة فدخل على امه وقال لها اماه اني لا اجد للعبادة وللطاعة حلاوةً ابدًا فانظري هل تناولت شيئا من الطعام الحرام حيث كنت في بطنك اوحين رضاعتي۔

مطلب خیز ترجمہ: پس یزید نے اس لونڈی کو اپنے پیچھے پردہ کی آڑ میں رکھا اور مصاحبوں کو اپنے سامنے۔ پھر وہ کبھی اس لونڈی کی طرف دیکھتا اور اس کے ساتھ کھیلتا تھا اور کبھی اپنے مصاحبین کی جانب ان کی آواز سننے کے لئے دیکھتا تھا۔ اور اسی طرح عصر کے وقت تک کرتا رہا۔ اس کے بعد لوگوں نے یزید کے واسطے ایک انار پیش کیا۔ پس وہ اپنے ہاتھوں پر انار کا دانہ نکال کر رکھنے لگا تاکہ وہ لونڈی اس میں سے کچھ پکڑے۔ چنانچہ لونڈی نے ان دانوں کو لے کر کھایا اور ایک دانہ اس کے حلق میں اٹک گیا اور وہ اسی وقت مرگئی۔ پس یزید کو اس کی وجہ سے ایسا غم حاصل ہوا کہ اس سے زیادہ ممکن نہیں تھا اور وہ اسی غم میں چار دن زندہ رہا۔ پھر اپنے گناہوں پر ہی مرگیا۔ واللہ اعلم۔

حضرت ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سالہا سال اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ لیکن عبادت میں مزہ اور لذت نہیں پائی۔ پس وہ اپنے والدہ ماجدہ کی خدمت میں تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ اے مادر مہربان میں عبادت الٰہی اور اس کی بندگی میں کبھی مزہ نہیں پاتا ہوں۔ لہٰذا آپ غور کیجئے کہ کیا آپ نے اس زمانہ میں کوئی حرام طعام کھایا ہے۔ جب میں آپ کے بطن میں تھا یا میرے دودھ پینے کے زمانہ میں۔

تحقیقات: قولہ الستارۃ بم پردہ ج ستائر۔ قولہ رمان بم انار، انار کا درخت۔ واحد رُمّانۃٌ۔ یہاں معنی اول مراد ہیں۔ قولہ حبۃ بم دانہ ج حبات۔ قولہ ابویزید بسطامی۔ ان کا نام مبارک طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن سروشان ہے۔ طبقۂ اولیٰ کے اولیاء میں سے ہیں۔ احمد بن حضرویہ اور ابوحفص اور یحییٰ معاذ کے ہمعصر ہیں اور حضرت شقیق بلخی رح کو بھی دیکھا ہے ۲۶۱ھ اور بقول بعض ۲۶۴ھ کو اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ۔ موصوف نے موت کے وقت فرمایا الٰہی ما ذکرتک الا عن غفلۃ وما خدمتک الا عن فترۃ یہ فرمایا اور انتقال کرگئے۔ بسطام صاحب منتخب اور مزین الاغلاط نے لکھا ہے کہ لفظ بِسطام بالکسر ایک شہر کا نام ہے۔ جس میں حضرت ابویزیدؒ پیدا ہوئے۔ اور صراح میں بَسطام بالفتح لکھا ہے۔ اور بالضم کسی نے نہیں لکھا ہے۔ قولہ رضاعۃ مصدر از ضرب وسمع وفتح الولد امہ۔ ماں کا دودھ پینا۔ صفت راضع ج رُضّعٌ

فتفكرت طويلاً ثم قالت له يا بني لما كنت في بطني صعدت في سطح فرأيت اجانة فيها اقط فاشتهيته فاكلت منه مقدار انملة بغير اذن صاحبه فقال ابو يزيد ما هو الا هذا فاذهبي الى صاحبه واخبريه بذلك فذهبت اليه واخبرته بذلك فقال لها انت في حل منه فاخبرت ابنها بذلك فعند ما ذاق حلاوة الطاعة

حکایۃ: حكى ان اباحنيفة رضي الله عنه كان بينه وبين رجل من البصرة شركة في تجارة فبعث اليه ابوحنيفة سبعين ثوبًا من ثياب الخز وكتب اليه ان في واحد منها عيبا وهو الثوب الفلاني فاذا بعته فبيّن العيب ۔

مطلب خیز ترجمہ: انہوں نے دیر تک سوچا پھر فرمایا کہ اے میرے لاڈلے بیٹے! جب تم میرے پیٹ میں تھے تو میں ایک چھت پر چڑھی اور ایک مرتبان دیکھا جس میں پنیر تھا۔ اور میں نے اس کی خواہش کی اور مالک کی اجازت کے بغیر میں نے اس میں سے بقدر سر انگشت کے کھایا۔ حضرت ابویزیدؒ نے فرمایا کہ عبادت میں لذت نہ ہونے کی صرف یہی وجہ ہے۔ لہذا آپ اس کے مالک کے پاس جایئے۔ اور اس کو اس بات کی اطلاع دیجئے۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گئیں اور اسکو اس بات کی خبر دی۔ مالک نے کہا آپ اس سے حلت میں ہیں یعنی میں نے معاف کر دیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے بیٹے کو اس کی اطلاع دی۔ پس اسی وقت حضرت ابویزید بسطامیؒ نے عبادت میں شیرنی چکھی۔

بیان ہے کہ امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اور شہر بصرہ کے رہنے والے ایک شخص کے درمیان تجارت میں شرکت تھی۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ نے ریشمی کپڑوں میں سے ستر کپڑے اپنے شریک تجارت کے پاس بھیجے اور لکھا کہ ایک کپڑے میں عیب ہے اور وہ فلاں کپڑا ہے۔ پس جب تم اس کو فروخت کرو تو اس کا عیب بیان کر دو۔

تحقیقات: قولہ اجانۃ کپڑے دھونے کا ٹب۔ ج اجاجین۔ اور بمعنی تغالہ، مرتبان۔ یہاں یہی معنی مراد ہیں قولہ اقط پنیر۔ ہمزہ میں تینوں حرکات جائز ہیں۔ اور قاف ساکن ہے۔ اور ہمزہ کے فتحہ کی صورت میں قاف میں بھی تینوں حرکات جائز ہیں۔ اور بکسرتین بھی آیا ہے۔ قولہ انملۃ اس میں نو لغات ہیں تثلیث ہمزہ ومیم بمعنی سر انگشت اور بقول بعض انگلی کے اوپر کا پورا ج انامل و انملات (تثلیث الحرفین۔) قولہ ابوحنیفہ ان کا مبارک نام نعمان بن ثابت ہے اور کوفہ کے رہنے والے تھے ۸۰ھ مطابق ۶۹۹ء کو کوفہ میں ان کی ولادت با سعادت ہوئی۔ مذہب حنفی کے امام اور شریعت اسلامیہ کے ائمہ اربعہ میں سب سے بڑے رتبے والے تھے بڑے تاجر تھے۔ تابعین اور حضرت امام جعفر صادق اور حماد بن سلیمان وغیرہ مشہور محدثین وفقہائے کرام کے شاگرد ہیں اور کوفہ میں درس وتدریس اور فتاوے کا کام جاری رکھا۔ اسپین کے سوا اسلامی دنیا کا کوئی حصہ نہ تھا جو ان کی شاگردی کے تعلق سے آزاد ہو۔ مکہ، مدینہ، دمشق، بصرہ، واسط، موصل، جزیرہ، رقہ، مصر، یمن، یمامہ، بحرین، بغداد، اصفہان، ہمدان، بخارا، سمرقند، مداین، حمص وغیرہ کے لوگ بلکہ ان کے استادی کے حدود خلیفۂ وقت کی حدود حکومت کے برابر تھے انہوں نے سب سے پہلے فقہ کو ابواب اور اقسام کیطرف تفصیل کی ہے فقہ اور فرائض میں صاحب اجتہاد تھے ان کی تصنیفات میں "الفقہ الاکبر" اور "مسند ابو حنیفہ" مشہور ہیں ۱۵۰ھ مطابق ۷۶۷ء کو اس دنیائے فانی سے کوچ فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قولہ الخزّ بمعنی ریشم، ریشم اور اون کا کپڑا، بنا ہوا کپڑا ج خزوز۔ قولہ بیّن امر از تفعیل مصدر التبیین بمعنی ظاہر ہونا واضح ہونا اور ظاہر کرنا، واضح کرنا۔ لازمی ومتعدی دونوں آیا ہے۔ اجوف یائی

فباعها بثلثين الف درهم وجاء بها الى ابى حنيفةؓ فقال له هل بيّنت العيب فقال لقد نسيت فتصدق ابوحنيفة بجميع ثمنها المذكور ـ

حکایتٌ : حكى ان قاضيًا مات وترك امرأته حاملا فولدت ابنًا فلما ترعرع بعثته امه الى الكتاب فلقّنه المعلم التسمية فرفع الله العذاب عن ابيه وقال ياجبرئيل انه لايليق بنا ان يكون ابنه فى ذكرنا وهو فى عذابنا فاذهب اليه وهنّئه بابنه فذهب اليه وهنّاه رحمه الله تعالیٰ ـ

حکایتٌ : حكى ان حاتما الاصم دخل بغداد فقيل له ان هٰهنا يهوديًا غلب العلماء فقال انا اكلمه فلما حضر اليهودي سأل حاتما عن اى شيئ لايعلمه الله واى شيئ لايوجد عند الله واىّ شيئ ليس فى خزائن الله واى شيئ يسأله الله من العباد واى شيئٍ يعقده الله واى شيئٍ يحله الله

مطلب خیز ترجمہ : انہوں نے وہ کپڑے تیس ہزار درہم سے بیچے۔ اور قیمت امام صاحبؒ کی خدمت میں لائے۔ امام صاحب نے اس سے فرمایا کہ آیا تم نے اس کا عیب بیان کیا تھا۔ اس نے کہا کہ میں بیان کرنا بھول گیا۔ پس امام صاحبؒ نے تیس ہزار درہم سب کے سب صدقہ کر دیئے۔ منقول ہے کہ ایک قاضی مرگیا اور اپنی بی بی کو حاملہ چھوڑ گیا۔ چنانچہ بی بی سے ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جب وہ لڑکا بڑا ہوا تو اس کی ماں نے اس کو مکتب میں بھیجا۔ معلم نے اس کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تعلیم دی۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کے باپ سے عذاب اٹھا لیا اور فرمایا کہ اے جبرئیل ہم کو یہ مناسب نہیں ہے کہ جس کا لڑکا ہمارا ذکر کرے وہ ہمارے عذاب میں رہے۔ تم اس کے پاس جاؤ اور اس کو لڑکے کی مبارکباد دو چنانچہ حضرت جبرئیل تشریف لائے اور اس کو لڑکے کی مبارکباد دی۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے۔

نقل ہے کہ حاتم اصم بغداد میں تشریف لائے پس ان سے کہا گیا کہ یہاں ایک یہودی ہے جو علماء پر غالب ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اس سے گفتگو کروں گا۔ چنانچہ جب یہودی حاضر ہوا تو اس نے حاتم سے پوچھا کہ کون سی ایسی چیز ہے جسکو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا۔ اور کون سی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس موجود نہیں ہے۔ اور کون سی ایسی چیز ہے جو اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے۔ اور کون سی ایسی چیز ہے جس کو اللہ بندوں سے چاہتا ہے اور کون سی ایسی چیز ہے جس کو اللہ باندھتا ہے۔ اور کون سی چیز ہے جس کو اللہ کھولتا ہے۔

تحقیقات : قولہ نسیتُ ماضی واحد متکلم از سمع مصدر النسیان بھولنا۔ ناقص یائی۔ قولہ قاضی اسم فاعل بمعنی حاکم شرعی جمع قضاۃ۔ قضیٰ بین الخصمین از ضرب بمعنی فیصلہ کرنا۔ ناقص یائی۔ قولہ ترعرع ماضی از تسربل۔ ترعرع الصبی بمعنی بچہ کا بڑھنا و جوان ہونا۔ مضاعف رباعی۔

فقال لہ حاتم ان اجبتك تقر بالاسلام قال نعم فقال حاتم الذی لایعلمہ الله هو شریکہ او ولدہ فان الله لایعلم لہ شریگا ولا ولدًا والذی لیس عند الله هو الظلم ان الله لایظلم الناس شیئًا والذی لیس فی خزائن الله الفقر هو الغنی وانتم الفقراء والذی یسالہ الله من العباد هو القرض من ذا الذی یقرض الله قرضًا حسنًا والذی یعقدہ الله هو الزنار للکفار والذی یحلہ الله هو ذلك الزنار عن احبائہ فاسلم الیهودی باذن الله۔

حکایۃ: حکی عن ابی یزید البسطامیؒ انہ خرج یومًا وعلیہ اثر البکاء فقیل لہ لم ذلك فقال بلغنی ان عبدًا یاتی یوم القیمۃ الی موقف الحساب مع خصم لہ فیقول یارب انی کنت رجلا قصّابًا فجاء الیّ هذا الرجل واستام منی اللحم ووضع اصبعہ علیٰ لحمی حتی رسمت اصبعہ ولم یشتر لحما۔

مطلب خیز ترجمہ: پس حاتم نے یہودی سے پوچھا کہ اگر میں تیرے سوالوں کا جواب دیدوں تو تو اسلام کا اقرار کریگا اس نے کہا ہاں۔ اس کے بعد حاتم نے کہا جس چیز کو اللہ تعالیٰ نہیں جانتا ہے وہ اس کا شریک یا اس کا لڑکا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنا شریک اور لڑکا نہیں جانتا ہے۔ اور جو چیز اللہ کے پاس نہیں ہے وہ ظلم ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر کسی قسم کا ظلم نہیں کرتا ہے۔ اور جو چیز اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں نہیں ہے وہ محتاجی ہے۔ اللہ غنی ہے اور تم محتاج ہو اور جو چیز اللہ تعالیٰ بندوں سے چاہتا ہے وہ قرض ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون ایسا شخص ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے۔ اور وہ چیز جو اللہ تعالیٰ گرہ لگاتا ہے وہ کفار کیواسطے زنار ہے اور جو چیز اللہ کھولتا ہے وہ بھی دوستوں کے لئے یہی زنار ہے۔ یعنی زنار کو اپنے پیارے بندوں سے کھول دیتا ہے۔ یہ سنکر اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہودی مسلمان ہو گیا۔ حضرت ابو یزید بسطامیؒ سے مروی ہے کہ ایک دن موصوف باہر نکلے اور ان پر رونے کی علامت نمودار تھی۔ چنانچہ ان سے پوچھا گیا کہ یہ رونا اسی کیوں ہے فرمایا کہ مجھے یہ خبر ملی کہ قیامت کے دن ایک بندہ موقف حساب کیطرف اپنے مخالف کے ساتھ آئیگا اور کہیگا کہ خداوندا میں ایک قصائی آدمی تھا یہ شخص میری طرف آیا اور مجھ سے گوشت کا بھاؤ چکایا اور اپنی انگلی میرے گوشت پر رکھا حتی کہ اس کی انگلی نے گوشت پر نشان لگا دیا اور اس نے گوشت نہیں خریدا۔

تحقیقات: قولہ زنار بمعنی جنیو ج زنانیر۔ قولہ خصم بمعنی مدمقابل، مخالف، جھگڑا کرنے والا۔ تثنیہ، جمع اور مذکر و مونث سب کے لئے مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے ھُمَا ھُمْ وھی خصمی ج خصوم، خِصَام، أخْصَامٌ قولہ قصاب بمعنی قصائی۔ قصبًا از ضرب بمعنی کاٹنا۔ قصب الشاۃ۔ بکری کے عضو عضو کاٹنا۔ قولہ استام ماضی از افتعال مصدر الاستیام بمعنی قیمت دریافت کرنا۔ مادہ سوم۔ اجوف واوی۔ قولہ رسمت ماضی واحد مونث غائب از ضرب مصدر الرسم بمعنی نشان چھوڑنا۔

فاحتجت الیوم الی ذلک المقدار فیأمر اللہ ان یعطی من حسناتہ بقدر حقہ وکان میزان ذلک الرجل قد خف مقدار ذرۃ فیوضع ذلک فیرجح ویومر بہ الی الجنۃ فینقص میزان خصمہ بذلک المقدار فیومر بہ الی النار فلا ادری حالی ذلک الیوم

حکایۃ: حکی عن ابراہیم بن ادھم رضی اللہ عنہ انہ کان بمکۃ فاشتری من رجلٍ تمرًا فاذا ھو بتمرتین وقعتا علی الارض بین رجلیہ

مطلب خیز ترجمہ: اور میں آج اسی قدر کا محتاج ہوں پس اللہ تعالیٰ حکم جاری کریگا کہ مدعا علیہ کے نیکیوں میں سے مدعی کے حق کی مقدار اس کو دیا جائے۔ اور اس شخص (مدعی) کی ترازو ایک ذرہ کی مقدار ہلکی تھی۔ پس یہ اس کی ترازو میں رکھا جائیگا۔ اور اس کی ترازو کا پلڑا بھاری ہوجائے گا اور اس کو جنت کا حکم دیا جائے گا۔ اور مخاصم کی ترازو اسی قدر کم ہوجائے گی اور اس کو دوزخ کا حکم دیا جائے گا۔ پس میں نہیں جانتا ہوں کہ اس دن میرا کیا حال ہے۔

حضرت ابراہیم بن ادہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مکہ معظمہ میں تھے چنانچہ انہوں نے ایک شخص سے خرمے خریدے (تو دیکھا کہ) یکایک دو خرمے ان کے پاؤں کے درمیان زمین پر گر گئے۔

تحقیقات: قولہ احتجت ماضی واحد متکلم از افتعال مصدر الاحتیاج۔ بصلہ الیٰ بم محتاج ہونا اجوف واوی۔ قولہ خفّ ماضی از ضرب مصدر الخفۃ والخف بم ہلکا ہونا۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ یرجح مضارع مجہول واحد مذکر غائب از تفعیل مصدر الترجیح۔ بم بوجھل کردینا۔ جھکا دینا، ترجیح دینا۔ قولہ میزان۔ بم ترازو جمع موازین۔ وزن الشیٔ تولنا۔ مصدر الوزن والزنۃ از ضرب مثال واوی۔ قولہ لا ادری مضارع منفی واحد متکلم از ضرب۔ مصدر دَرْیًا ودِرْیًا۔ ودَرْیَۃً ودِرْیَۃً ودَرَیَانًا ودِرْیَانًا ودُرِیًّا ودِرَایَۃً۔ بم جاننا۔ اور بعض نے کہا حیلے سے جاننا۔ کذا فی اقرب الموارد۔ آخری مصدر زیادہ مستعمل ہے۔ ناقص یائی۔

قولہ ابراہیم بن ادھم۔ ان کی کنیت ابو اسحٰق تھی۔ اور ان کا نسب اس طرح پر ہے ابراہیم بن ادہم بن سلیمان بن منصور البلخی مکہ کے راستے میں پیدا ہوئے انکی والدہ نے ان کو گود میں لے کر طواف کیا اور یہ دعا کی ادعو لابنی ان یجعلہ اللہ صالحًا۔ یہ شخص بادشاہ زادوں میں سے تھے جوانی میں توبہ کرکے ولی کامل بن گئے اور طبقۂ اولیٰ میں تھے۔ ان کی توبہ کا سبب یہ تھا کہ ایک وقت شکار کھیلنے کے ارادے سے باہر نکلے تھے کہ ناگاہ ایک ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے ابراہیم تجھے اللہ نے اس کام کیلئے نہیں بنایا۔ انکو اس بات سے آگاہی ہوئی اور مکہ معظمہ میں تشریف لے گئے اور وہاں حضرت سفیان ثوری اور فضیل بن عیاض اور ابو یوسف غسولی سے صحبت رکھی۔ اور شام میں گئے وہاں کسب حلال کرتے تھے۔ علامہ کردری کا بیان ہے کہ یہ شخص امام ابوحنیفہؒ کی صحبت میں رہے اور ان سے روایت حدیث بھی کی۔ امام صاحب نے ان کو نصیحت فرمائی تھی کہ تم کو خدا نے عبادت کی تو بہت کچھ توفیق بخشی ہے۔ اس لئے علم کا بھی اہتمام کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ عبادت کی اصل ہے اور اسی پر سارے کاموں کا مدار ہے۔ آپ کسی غزوہ میں جارہے تھے۔ راہ میں ۱۶۱ھ کو اور بقول بعض ۱۶۲ھ کو اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللھم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعیٰ فیہ

فظن انهما مما اشتراه فرفعهما واكلهما وخرج الى بيت المقدس ودخل الى قبة الصخرة وخلا فيها وكان الرسم فيها ان يخرج من كان فيها وتخلى للملائكة ليلاً بعد العصر فاخرج من كان فيها فاحتجب ابراهيم فلم يروه فبقي فدخلت الملائكة فقالوا ههنا جنس آدمي فقال واحد منهم هو ابراهيم بن ادهم عابد خراسان فاجابه آخر منهم نعم فقال آخر هذا الذي يصعد منه كل يوم عمل الى السماء فتقبل فقال آخر نعم غير ان طاعته موقوفة منذ سنة ولم تستجب دعوته تلك المدة لمكان التمرتين ثم اشتغلت الملائكة بالعبادة حتى طلع الفجر فرجع الخادم وفتح باب القبة فخرج ابراهيم الى مكة وجاء الى باب الحانوت فرأى فتًى يبيع التمر فقال له كان ههنا شيخ يبيع التمر في العام الاول فاخبره انه والده وانه فارق الدنيا۔

مطلب خیز ترجمہ: انہوں نے خیال کیا کہ یہ دو خرمے بھی انھیں خرموں میں سے ہیں جو انہوں نے خریدے ہیں۔ پس انہوں نے ان کو اٹھا لیا اور کھا گئے اور (جب وہاں سے) بیت المقدس کی طرف نکلے اور صخرہ (ایک پتھر ہے جو بیت المقدس میں ہوا پر معلق ہے) کے گنبد میں داخل ہوئے اور خلوت کی۔ اس گنبد میں رسم تھی کہ جو شخص اس میں رہتا وہ عصر کے بعد باہر نکل جاتا اور رات کو فرشتوں کے واسطے خالی ہو جاتا۔ چنانچہ جو لوگ اس میں تھے وہ نکل گئے اور ابراہیم چھپ گئے۔ لوگوں نے انھیں نہیں دیکھا۔ پس وہ باقی رہ گئے اس کے بعد فرشتے داخل ہوئے۔ پس انہوں نے کہا کہ یہاں آدمی کی جنس ہے۔ ان میں سے ایک فرشتہ نے کہا کہ وہ ابراہیم بن ادھم عابد خراسان ہے۔ دوسرے نے جواب دیا کہ ہاں! اس کے بعد اور ایک فرشتہ نے کہا کہ یہ وہی شخص ہے کہ جس کا عمل روزانہ آسمان پر چڑھتا ہے اور وہ مقبول ہوتا ہے۔ پھر اور ایک نے کہا کہ ہاں! لیکن ایک سال سے اس کی عبادت موقوف ہے۔ اور اس مدت سے اس کی دعا قبول نہیں کی گئی ہے وہی دو خرمے کی وجہ سے اس کے بعد فرشتے عبادت الٰہی میں مشغول ہو گئے یہاں تک کہ صبح طلوع ہوئی۔ پس خادم واپس آیا اور اس نے گنبد کا دروازہ کھولا۔ پس حضرت ابراہیم بن ادہم مکۂ معظمہ کی طرف نکلے اور اس مکان کے دروازہ پر آئے پس انہوں نے ایک جوان کو دیکھا جو خرما بیچ رہا ہے حضرت ابراہیم نے اس سے فرمایا کہ سال گذشتہ میں یہاں ایک بڈھا خرما بیچتا تھا۔ اس جوان نے ان کو اطلاع دی کہ وہ اس کا باپ تھا جس نے دنیا سے مفارقت اختیار کر لی۔

تحقیقات: قولہ خلا ماضی از نصر مصدر الخلوۃ۔ بصلۂ بار والی بم تنہائی میں ملنا۔ خلا الرجل بنفسہ بم منفرد ہونا مادہ خلو ناقص واوی قولہ تخلّیٰ ماضی از تفعل مصدر التخلّی بم تنہائی میں رہنا اور بصلۂ لام بم کسی کام کیلئے فارغ ہونا۔ اور شیخ کے قول میں معنی ثانی مراد ہیں۔ قولہ احتجب ماضی از افتعال مصدر الاحتجاب بم چھپنا قولہ خراسان ایران میں ایک شہر کا نام ہے قولہ حانوت بم دوکان۔ شراب بیچنے والے کی دوکان (مذکر و مؤنث) یہاں معنی اول مراد ہیں ج حوانیت۔ نسبت کیلئے حانیٌ وحانوتیٌ۔ قولہ فتیً نوجوان۔ تثنیہ فتوانِ وفتیانِ اور جمع فتیانٌ وفتیۃٌ وفتوۃٌ وفتوٌّ وفتیٌّ مفتیٌّ۔ فتی از سمع تفتّیٌ از تفعل بم جوان ہونا۔ قولہ تمر خرما واحد تمرۃٌ ج تمرات وتمورٌ وتمرانٌ۔

فاخبرہ ابراھیم بالقصۃ فقال لہ الفتیٰ انت فی حل من نصیبی من التمرتین ولی اخت و والدۃ فقال لہ این ھما فقال فی الدار فجاء ابراھیم فقرع الباب فخرجت عجوز متکئۃ علیٰ عصًا فسلم علیھا فردت علیہ السلام ثم قالت لہ ماحاجتك فاخبرھا بالقصۃ فقالت لہ انت فی حل من نصیبی ثم فعل مع بنتھا کذلك ثم توجہ ابراھیم الیٰ بیت المقدس ودخل القبۃ فدخلت الملائکۃ ویقول بعضھم لبعضٍ ھذا ابراھیم بن ادھم کانت اعمالہ موقوفۃ ودعوتہ غیر مقبولۃ منذ سنۃ فلما عمل ما علیہ من شان التمرتین قبلت اعمالہ واجیبت دعوتہ واعادہ اللّٰہ الیٰ درجتہ فبکیٰ ابراھیم فرحًا وصار لا یفطر الا فی کل سبعۃ ایام بطعام حلال انتھیٰ۔

مطلب خیز ترجمہ : اس کے بعد ابراہیمؒ نے اس سے پورا قصہ بیان کیا۔ پس جوان نے کہا دو خرموں میں جس قدر میرا حصہ ہے آپ اس سے حل میں ہیں یعنی میں نے معاف کر دیا۔ اور میری ایک بہن اور ایک ماں ہیں۔ ابراہیم نے فرمایا کہ وہ دونوں کہاں ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ گھر میں ہیں۔ پس ابراہیم اس کے گھر پر آئے اور دروازہ کھٹکھٹایا چنانچہ ایک بوڑھیا لاٹھی پر ٹیکتی ہوئی باہر نکلی۔ ابراہیم نے اس کو سلام کیا اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر بوڑھیا نے ابراہیم سے کہا آپ کی کیا حاجت ہے۔ پس ابراہیم نے وہ قصہ بیان فرمایا۔ اس کے بعد بوڑھیا نے کہا آپ میرے حصہ سے حل میں ہیں۔ پھر اس کی بیٹی کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا۔ اس کے بعد ابراہیم بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس گنبد میں داخل ہوئے اس کے بعد فرشتے داخل ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے یہ شخص ابراہیم بن ادہم ہیں۔ ایک سال سے ان کی عبادت موقوف تھی۔ اور ان کی دعا مقبول نہ تھی۔ لیکن جب سے انھوں نے اپنی اس غلطی کو معاف کرا لیا جو دو خرموں سے پیش آئی تھی تو ان کے اعمال مقبول ہونے لگے اور ان کی دعا قبول کیجانے لگی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ان کے درجہ کیطرف پھیر دیا (یہ سنکر) ابراہیم خوشی سے روئے اور (ان کی یہ حالت ہوئی کہ) ہر سات دن کے بعد افطار کرنے لگے۔ ختم شد۔

تحقیق : قولہ نَصِیبٌ حصہ، عوض، نصب کیا ہوا پھندا۔ جمع اَنْصِبَۃٌ وَاَنْصِبَاءٌ وَنُصُبٌ
قولہ فَرِحَ مصدر از سمع بمعنی خوش ہونا

حکایۃ: حکی عن ذی النون المصری رحمہ اللہ تعالیٰ انہ دخل المسجد الحرام فرای رجلا مطرحًا تحت اسطوانۃ وھو عریان یذکر اللہ بقلب حزین قال فدنوت منہ وسلمت علیہ فقلت لہ من انت قال انا رجل غریب فقلت لہ ما اسمک فقال انا مطلوب الذی ھربت منہ فقلت لہ ما تقول فبکی فبکیت لبکائہ فما زال یبکی حتی مات من ساعتہ فرمیت علیہ ازاری لاسترہ بہ فذھبت اطلب لہ کفنا ثم رجعت فما وجدتہ فقلت یا سبحان اللہ من سبقنی الیہ فاخذنی النوم واذا بھاتف یقول یا ذا النون ھٰذا الذی یطلبہ الشیطان فی الدنیا فلا یراہ ویطلبہ مالک خازن النار فلا یراہ ویطلبہ رضوان الجنان فلا یراہ فقلت للھاتف فاین ھو بعد ھٰذا قال فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر ولذلک یقال الناس فی العبادۃ علیٰ ثلثۃ اقسام رھبانی وحیوانی وربانی

مطلب خیز ترجمہ: ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں انہوں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو ستون کے نیچے برہنہ پڑا ہوا ہے۔ اور پریشان دل سے اللہ تعالیٰ کو یاد کر رہا ہے۔ ذوالنون فرماتے ہیں کہ میں اس کے نزدیک گیا اور اس کو سلام کیا۔ اور اس کو پوچھا کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا کہ میں پردیسی ہوں۔ میں نے اس سے کہا کہ تمھارا نام کیا ہے۔ اس نے کہا کہ میں جس کا مطلوب ہوں اسی سے بھاگا ہوں۔ میں نے اس کو کہا یہ تم کیا کہتے ہو۔ پس وہ رو دیا۔ اور اس کے رونے کی وجہ سے میں بھی رو دیا۔ چنانچہ وہ روتا رہا۔ یہانتک کہ اسی وقت مرگیا۔ میں نے اس پر اپنا ازار ڈالدیا تاکہ اس کے ذریعہ اس کو چھپاؤں۔ اور اس کے لئے کفن طلب کرنے کے واسطے گیا۔ پھر میں واپس ہوا تو اس کو نہ پایا۔ میں نے کہا اسے لوگو! تعجب کرو سبحان اللہ کون شخص میرے پہلے اس کی طرف آیا۔ پس مجھے نیند آگئی کہ یکایک ایک ہاتف غیبی کہتا ہے کہ اسے ذوالنون یہ وہ شخص ہے جس کو شیطان دنیا میں تلاش کرتا تھا۔ لیکن اس کو نہیں دیکھتا اور اس کو مالک داروغہ دوزخ بھی ڈھونڈھتا تھا۔ لیکن اس نے بھی اس کو نہیں دیکھا۔ اور اس کو رضوان مالک جنت بھی تلاش کرتا تھا۔ لیکن وہ بھی اس کو نہیں دیکھتا تھا۔ پس میں نے منادی غیب سے کہا اس کے بعد وہ کہاں ہے تو اس سے کہا کہ (اس وقت وہ) بادشاہ قادر کے پاس دوستی کی نشستگاہ میں ہے۔ اور اسی لئے کہا جاتا ہے لوگ عبادت کے لحاظ سے تین قسم پر ہیں۔ رہبانی۔ حیوانی۔ ربانی

تحقیقات: قولہ اسطوانۃ بمعنی ستون، کھبا ج اساطین۔ قولہ عریان بمعنی ننگا۔ صفت کا صیغہ ج عراۃ۔ صفت مؤنث عاریۃ وعریانۃ ج عوار وعاریات۔ عُریًا وعُریۃ از سمع بصلہ من ننگا ہونا۔ ناقص یائی۔ قولہ خازن بمعنی خزینہ دار ج خزنۃ وخزّان از سمع مصدر الخزن بمعنی ذخیرہ کرنا۔ جمع کرنا۔ خازن النار۔ داروغہ دوزخ۔ قولہ ملیک بمعنی بادشاہ ج ملکاء۔ قولہ مقتدر اسم فاعل از افتعال مصدر الاقتدار بمعنی قدرت پانا، قوی ہونا۔

فالرهبانی هو الذی یعبد الله رهبةً وخوفًا والحیوانی هو الذی یعبد الله رجاء رحمته وعفوه والربانی هو الذی یعبد الله ولا یعرف الدنیا ولا الآخرة ولا الجنة ولا النار ولا النفس ولا الرُّوح فالاول یقال له یوم اذا بعث من قبره نجوت من النار ویقال للثانی ادخل الجنة ویقال للثالث انت محبوبی انت مطلوبی انت مرادی وعزتی وجلالی ما خلقت الجنان الا لمثلك -

حکایۃ: حکی انه کان ملك کافر وله وزیر مسلم صالح وکان الوزیر یترصد فرصةً للموعظة له ففی ذات لیلة قال له الملك قم حتی نرکب وننظر احوال الناس فرکبا ومرّا فی طریق فاذا هو بمحل شبیه الجبل وفیه ضوء نار فذهب الیه فاذا هو ببیت فیه اصوات غناء واوتار ورأیا فیه رجلًا خلق الثیاب فی مزبلة متکئًا علی تلّ من زبل -

مطلب خیز ترجمہ: پس رہبانی وہ ہے جو خوف اور ڈر سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ اور حیوانی وہ ہے جو اللہ کی رحمت اور عفو کی امید پر عبادت کرتا ہے۔ اور ربّانی وہ ہے جو اللہ کے واسطے اللہ کی عبادت کرتا ہے اور نہ دنیا کو پہچانتا ہے اور نہ آخرت کو۔ اور نہ جنت کو اور نہ دوزخ کو اور نہ نفس کو اور نہ روح کو۔ پس اوّل کو قیامت کے دن جب قبر سے اٹھایا جائے گا تو کہا جائے گا تم نے آتش دوزخ سے نجات پائی اور دوسرے کو کہا جائے گا تم جنت میں داخل ہو۔ اور تیسرے کو کہا جائے گا کہ تم میرا محبوب ہو۔ تم میرا مطلوب ہو تم میری مراد ہو۔ مجھے عزت وجلال کی قسم ہے میں نے جنت کو صرف تم جیسے لوگوں ہی کیلئے پیدا کیا ہے۔ نقل کیا گیا ہے کہ ایک کافر بادشاہ تھا۔ اور اس کا ایک وزیر مسلمان نیک کار تھا۔ وزیر بادشاہ کو نصیحت کرنے کی فرصت کا منتظر تھا۔ ایک رات بادشاہ نے وزیر کو کہا چلو۔ یہانتک کہ ہم دونوں سوار ہوں اور لوگوں کے احوال دیکھیں۔ سو دونوں سوار ہوئے اور ایک راستے میں گزرے۔ ناگاہ ایک محل (دیکھا) جو پہاڑ کے مانند تھا اور اس میں آگ روشن تھی پس اس کی طرف چلے کہ یکایک ایک گھر (دیکھا گیا) جس میں گانے اور تارہائے ساز کی آواز ہے اور اس میں بوسیدہ کپڑے والا ایک ایسے شخص کو دیکھا جو گوبر گوہ کے تودہ اور ڈھیر پر تکیہ لگائے ہوئے گھورے پر بیٹھا ہے۔

تحقیقات: قولہ یترصد مضارع از تفعل مصدر الترصد بمعنی امید لگانا اور بصلہ لام بمعنی گھات میں بیٹھنا۔ یہاں معنی ثانی مراد ہیں۔ قولہ فرصۃ بمعنی مہلت، وقت مناسب۔ ج فرص۔ فرص فرصًا از نصر بمعنی کاٹنا۔ وفرص الفرصۃ بمعنی فرصت پانا۔ قولہ غناء مصدر از سمع بمعنی گنگنانا۔ مضاعف ثلاثی۔ قولہ خلق الثیاب۔ خلق بمعنی بوسیدہ (مذکر و مؤنث) کہا جاتا ہے ثوب خلق وجبۃ خلق۔ ج اخلاق، خلوقۃ وخلقًا از سمع وکرم ونصر بمعنی بوسیدہ ہونا۔ قولہ مزبلۃ بمعنی کوڑا خانہ۔ ج مزابل۔ قولہ زبل بمعنی گوبر۔ زبلًا از ضرب بمعنی زمین میں کھاد ڈالنا۔ قولہ تلّ بمعنی چھوٹا سا ٹیلہ۔ ج تلال وتلول۔

وبين يديه ابريق من فخار وفي يده مربط وامرأته بين يديه تحيّه بتحيّة الملوك وهو يحيّيها بسيدة النساء فقال الملك لعلّهما يصنعان كل ليلة كذلك فحينئذٍ اغتنم الوزير الفرصة فقال للملك ايها الملك نخاف ان تكون فى الغرور مثلهما قال كيف ذلك فقال ان ملكك فى عين من يعرف الملكوت مثل هذه المزبلة فى عينك وكذلك متكاك وقصورك وان جسدك وملبوسك عند من يعرف النظافة والنظارة مثل هٰذين فى عينك

مطلب نخر ترجمہ: اور اس کے سامنے مٹی کا ایک بدھنا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک رسّی ہے۔ اور اس کی بی بی اس کے سامنے رہ کر اس کو بادشاہوں کے سلام کیطرح سلام کرتی ہے۔ اور وہ شخص بھی اپنی بی بی کو عورتوں کی سردار کو سلام کرنے کی طرح سلام کرتا ہے۔ پس بادشاہ نے کہا کہ شاید یہ دونوں ہر رات کو ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس وقت وزیر نے فرصت کو غنیمت جانی اور بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ ہم ڈرتے ہیں کہ ان دونوں کی طرح آپ بھی دھوکے میں رہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ یہ کیونکر۔ وزیر نے کہا آپ کا ملک اس شخص کی آنکھ میں جو عالم بالا کو پہچانتا ہے اس گھورے کی مثل ہے جو آپ کی نظر میں ہے۔ اور اسی طرح آپ کا تکیہ آپ کے محلات، آپ کا جسم اور آپ کا لباس اس شخص کی نظر میں جو پاکیزگی اور تازگی کو پہچانتا ہے۔ ان دونوں کی مثل ہے جو آپ کی نظر میں ہے۔

تحقیقات: قوله ابریق ہم لوٹا، بدھنا۔ ج اباریق۔ یہ لفظ آبریز کا معرب ہے۔ قوله فخار ہم ٹھیکری پکی ہوئی مٹی۔ واحد فخارة۔ قوله اغتنم ماضی از افتعال مصدر الاغتنام۔ ہم غنیمت سمجھنا۔ قوله غرور مصدر از نصر ہم دھوکہ دینا مضاعف ثلاثی۔ قوله نظافة مصدر از کرم۔ ہم صاف ستھرا ہونا بارونق وحسین ہونا۔ صفت مذکر نظیف مؤنث نظیفة ج نظفاء۔ قوله نظارة بمعنی فراست اور دانائی

اللهم اغفر لکاتبہ ولوالدیہ ولمن سعیٰ فیہ

فقال الملك ومن هم اصحاب هٰذه الصفة قال هم اهل المدينة التى فيها الفرح لا الحزن والنور لا الظلمة والامن لا الخوف فقال له الملك ما منعك ان تخبرنى بهٰذا قبل اليوم فقال له هيبتك فقال له الملك لئن كان الذى وصفت حقًا فينبغى لنا ان نجعل ليلنا ونهارنا فيه فقال له الوزير اتأمران اطلب لك ذلك قال نعم فبعد ايام قال الوزير ايها الملك وجدت مطلوبك فى ابيات على قبور اٰبائك۔

مطلب خیز ترجمہ: پس بادشاہ نے کہا کہ وہ کون لوگ ہیں جن کی صفت یہ ہے۔ وزیر نے کہا کہ اہل مدینہ ہیں کہ اس میں خوشی ہے اور غم نہیں۔ اور نور ہے اندھیری نہیں۔ اور امن واطمینان ہے خوف نہیں۔ اس کے بعد بادشاہ نے وزیر سے کہا کہ کیا چیز تم کو مانع ہوئی کہ تم نے آج سے پہلے مجھے خبر نہیں دی۔ وزیر نے کہا آپ کا ڈر (یعنی آپ کے ڈرنے مجھے باز رکھا) پھر بادشاہ نے اس کو کہا تم نے جو صفت بیان کی اگر وہ حق ہو تو ہم کو مناسب ہے کہ ہم اپنی رات اور اپنا دن اسی میں صرف کریں۔ وزیر نے بادشاہ سے کہا کہ کیا آپ حکم دیتے ہیں کہ میں آپ کے لئے اس کو تلاش کروں۔ بادشاہ نے کہا ہاں۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد وزیر نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ میں نے آپ کا مطلوب ان اشعار میں پایا جو کہ آپ کے آباد واجداد کی قبروں پر لکھے ہوئے ہیں۔

اللھم اغفر لکاتبہ
ولوالدیہ
ولمن سعیٰ
فیہ

فقال ماھی فقال شعر

اتعمی عن الدنیا وانت بصیر ؛ وتجھل ما فیھا وانت خبیر
وتصبح تبنیھا کانک خالد ؛ وانت غداً اعما بنیت تسیر
وترفع فی الدنیا بناءً مفاخراً ؛ ومثواک بیت فی القبور صغیر
ودونک فاصنع کلما انت صانع ؛ فان بیوت المیّتین قبور

فلما سمع الملک تاب الی اللہ واسلم وحسن اسلامہ وکان ذلک سبباً لنجاتہ

مطلب مختصر ترجمہ: بادشاہ نے کہا وہ اشعار کیا ہیں۔ پس وزیر نے کہا ے ترجمہ:۔ (۱) کیا تو دنیا سے اندھا ہے حالانکہ تو انکھیارا ہے۔ اور کیا دنیا میں جو کچھ ہے تو اس کو نہیں جانتا ہے حالانکہ تو باخبر ہے۔ (۲) اور تو دنیا کو آباد کرنے لگا گویا کہ تو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ حالانکہ جو کچھ تو نے بنایا ہے کل اسکو چھوڑ کر چلتا بنے گا۔ اور تو ناز و فخر کرتا ہوا دنیا میں بلند عمارت بناتا ہے۔ اور حالانکہ قبروں میں تیری ٹھکانے کی جگہ چھوٹا سا گھر ہے۔ (۳) اس کو لے (اور یاد کر) پس ہر وہ چیز جو تو کرنے والا ہے اس کو کر۔ بے شک مردوں کا گھر قبریں ہیں۔

جب بادشاہ نے یہ سنا تو اس نے اللہ کی جانب رجوع کیا اور توبہ کی اور مسلمان ہوا اور اس کا اسلام اچھا ہوا۔ اور یہ اس کی نجات کا سبب بنا۔

تحقیقات: قولہ تعمیٰ صیغہ مضارع واحد مذکر از سمع مصدر عمیٰ بمعنی اندھا ہونا، دل کا اندھا ہونا، جاہل ہونا۔ وبصلہ عن بمعنی ہدایت نہ پانا۔ قولہ بصیر بمعنی دانا، بینا۔ جمع بصراء از کرم مصدر البصارۃ بمعنی جاننا دیکھنا۔ قولہ خبیر بمعنی واقف، آگاہ، دانا۔ جمع خبراء۔ از کرم مصدر الخبرۃ بمعنی حقیقت حال سے واقف ہونا۔ قولہ خالد اسم فاعل از نصر مصدر الخلود بمعنی ہمیشہ رہنا۔ قولہ مثوای منزل جمع مثاوی از ضرب مصدر الثواء والثوی بمعنی اقامت کرنا۔ قولہ دونک اسم فعل بمعنی خذ۔ امر حاضر۔ قد تمت بعون اللہ تعالیٰ

میر محمد کتب خانہ آرام باغ کراچی